TIGHT BINDING BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222765
UNIVERSAL
LIBRARY

حیدرآباد بک ڈپو حیدرآباد دکن

صبر جمیل

حصہ دوم

اسم تاریخی

برق غم

فہرست مطالع ہائے صبر جمیل یعنی برق غم جلد دوم

(۱) ولائے چہاردہ معصوم حق کی نعمت ہے

(۲) آلِ ہاشم کا زمانہ پہ شرف ظاہر ہے

(۳) جاں نثاری کی صفت جسمیں ہو انساں وہ ہے

ان کے علاوہ رباعیات حضرت ثابت مدظلہ تقریباً ۳۱۵ - اور سلام ومخمسات وقصائد تقریباً ۷۰۰ کے آخر میں درج ہیں قیمت علاوہ محصولڈاک

در مطبع اثنا عشری دہلی طبع شد

کشف الحقائق فی احوال امام جعفر صادقؑ

وہ امام جس سے مذہب جعفری کو تقویت ہوئی وہ امام جس نے اپنی صداقت کی بناپر دشمنوں اور مخالفوں سے صادق کا خطاب حاصل کیا۔ وہ امام جسکے زمانہ میں لوگ یہ کہنے کے قابل ہوئے سہ جعفری باش گر خدا خواہی۔ یہ اُسی امام ناطق کی مکمل سوانحعمری ہے جسے جناب مولانا مولوی السید مظہر حسن صاحب قبلہ مصنف تہذیب المتین فی تاریخ امیر المومنین قید قلم میں لاکر ملک اور قوم پر گرانبہا احسان فرمایا ہے

یہی وہ سوانحعمری ہے جوایک مرتبہ پنجاب کے دارالخلافہ لاہور سے ہوکر مومنین کے ہاتھوں میں پہنچ چکی ہے جسنے شیعی دنیا سے کلیۃً خراج تحسین وصول کیا ہے اب بارِ ثانی مناسب ترمیم اور اضافہ مضامین وصحت واقعات کے ساتھ مطبع اثنا عشری دہلی میں طبع ہوئی ہے۔ باوجود اعلیٰ درجہ کی کتابت کاغذ کی مسلمہ نفاست اور بے مثل طباعت کے قیمت وہی صرف دو روپیہ آٹھ آنے جو پہلے تھی اور یہ مالی قربانی صرف اسلئے کیجاتی ہے کہ آپ اپنے امام ششم کے حالات پڑھنے کے لئے گرانی قیمت کا عذر نہ پیش کریں

سیرۃ الفاطمہؑ

شیعی دنیا میں یہ خبر فرحت اثر ایمانی جوش کیساتھ سنی جائیگی کہ بضعۃ الرسول حضرت فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا کی مکمل اور مبسوط سوانح عمری مطبع اثنا عشری دہلی نے نہایت محنت اور جانفشانی سے طبع کرکے شائع کی ہے۔ واقعات کو بالاستیعاب درمورخانہ محققانہ حیثیت سے لکھا گیا ہے اور اسی طرح سیرۃ المعصومین کی ایک بڑی ضرورت کو پورا کرکے قوم کے سامنے پیش کیا گیا ہے یہ کتاب مستطاب جسطرح مردوں کیلئے سبق آموز ہے اسی طرح عورتوں کی پاکباز زندگی کی معین اور مددگار ثابت ہوگی، کون بدنصیب ہوگا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت اور شیعہ علیؑ ہونے کا دعوے کرے اور اس بیش بہا تصنیف سے اپنے ایمان کو تازہ اور اپنی روحانی قوتوں میں اضافہ کرنا پسند نہ کرے۔ قیمت عہ خوش قسمت ہیں وہ افراد جو اس اعلان کے پڑھتے ہی لبیک کی صدا بلند کریں منیجر مطبع اثنا عشری دہلی سے طلب فرمایئے

وما علینا الا البلاغ

المشتہر

مینیجر مطبع اثنا عشری دہلی

الحسن و الحسین سیدا شباب اہل الجنۃ

الحمد للہ والمنۃ کہ دریں ایام حزن التیام اعنی بماہ ذی الحجۃ الحرام

صحیفہ جمیل جلد دوم اشاعت غم

سنہ ۱۳۴۲

مصنفہ عالیجناب مولوی سید افضل حسین صاحب ثابت رضوی لکھنوی

در مطبع اثنا عشری دہلی بہ زیور طبع مزین شد

قیمت ایک روپیہ چار آنہ

[illegible] ایک روپیہ چار آنہ

۶۸۶

فہرست

مطلعہائے صبر جمیل حصہ دوم

مصنفہ

عالیجناب مولوی سید افضل حسین صاحب ثابت رضوی لکھنوی

(۱) ولائے چہاردہ معصوم حق کی نعمت ہے (۲) آل ہاشم کا زمانے پر شرف ظاہر ہے
(۳) جاں نثاری کی صفت جس میں ہو انسان وہ ہے

ان کے علاوہ رباعیات حضرت ثابت مدظلہٗ تقریباً ۳۱۵ اور سلامہائے و مخمسات و
قصائد وغیرہ تقریباً ستر اسی کے آخر میں درج ہیں

باہتمام

سید صغیر حسن شمس زیدی الواسطی مالک مطبع

اثنا عشری دہلی

در مطبع ہذا طبع شد

مرثیہ نمبر ۸

مطلع

والائے چہاردہ معصوم حق کی نعمت ہے

بند ۱۶۴

درحال حضرت حر رض

[illegible]

بنے ہے یہ ذہن تو معطر دماغ رہتا ہے
اسی شمیم سے دل باغ باغ رہتا ہے

[illegible]

عیاں ہیں جب تو یہ شان خدائے عالم ہیں
نہاں ہیں جب تو شب قدر و اسم اعظم ہیں

[illegible]

قبول کچھ بھی تو ان کی ولا بغیر نہیں
وبال جاں ہے عمل ـ خاتمہ بخیر نہیں

[illegible]

خدا نے دی ہے یہ تاثیر اس بیاں کیلئے
کہ میرے نطق نے بوسے مری زباں کیلئے

[illegible]

پھرا جو اس سے اوسے لطف زندگی خاک ملا
نہ چین پایا نہ قرب خدائے پاک ملا

[illegible]

غلام کے لئے ظلمت میں حق کے نور آئے
ادھر تو آئے نکیرین ادھر حضور آئے

۱۹
[illegible]

۲۰
[illegible]

اسی کی چاندنی ایمان کی سند بھی ہے
اسی سے قلزم رحمت کا جزر و مد بھی ہے

غرض یہ ہے درجہ اس کا سب سے افضل ہے
یہی چہار دہ و پنجتن میں اول ہے

۲۱
[illegible]

۲۲
[illegible]

نہ کیوں ہوں عقدہ کشائے زمانہ ہاتھ انکے
کتاب حق بھی ہے پاس انکے حق بھی ساتھ انکے

جو منحرف ہوا مردود درگاہ رہا
زبوں و زشت و ذلیل و خوار رہا

۲۳
[illegible]

۲۴
[illegible]

نہ پنجتن سے نہ حق سے انہیں جدا سمجھو
خدا نہ سمجھو مگر قدرت خدا سمجھو

زمانہ بھر سے ہر انداز ہے جدا اس کا
خدا کا خاص وہ بندہ ہے اور خدا اس کا

[illegible]

تن اشقیا میں ہے دل اتقیا کی جانب ہی
خدائی ایک طرف وہ خدا کی جانب ہے

[illegible]

دکھا دو اپنے ہنر پہلے سارے لشکر سے
کہ بھوکے پیاسوں پہ تیر ستم کا مینہ برسے

[illegible]

کشش بھی دل کی ہے شاہ انام کی جانب
نظر بھی روح بھی رخ بھی امام کی جانب

[illegible]

سیہ نشاں لئے ظالموں کی فوجیں نہیں
بلند قلزم قہر خدا کی موجیں نہیں

[illegible]

خیال تھا مجھے ابتک کہ رخ مشر ہوگا
نہ زر کے واسطے ایمان کا ضرر ہوگا

[illegible]

یہ منیر بانیاں مہمان کربلا کے لئے
یہ اژدحام تھا اک جان مصطفیٰ کے لئے

۱۹

جہاں کیا تھا اشقیا ابن سعد نحس و نا ہنجار
بڑھا کے گھوڑے کو حر آگیا وہیں یکبار
کہ گوش دل سے سنے وعظ سید ابرار
بڑھا صفوں سے جگر بند احمد مختار

جمال ور عب رخ دلبر بتول یہ تھا
سوار دوش نبی ناقۂ رسول یہ تھا

۲۰

جو حسن ریسہ تھے باہم سو نہیں تھی تقریر
یہ سر سے تا بقدم مصطفےٰ کی ہیں تصویر
نظر میں پھر گئے پیغمبر بشیر و نذیر
وہی ہیں پتلیاں وہی گردش وہی تیور

وہی بدن میں ہے خوشبو وہی یہ جامہ ہے
وہی عبا ہے وہی عنبریں عمامہ ہے

۲۱

گہر فشاں ہوئے لعل لب امام انام
بگوش ہوش سنو اے گروہ کوفہ و شام
برا ہے اس ستم و جور و ظلم کا انجام
کیا جو قتل مجھے تم نہ پاؤ گے آرام

نہ سمجھو دیر عذاب خدا شتاب آیا
یہ خواب خوب نہیں سر پہ آفتاب آیا

۲۲

کہیں ہے خاک بسر تاج گنج قاروں میں
ذلیل و خاک بسر ہو گئی ربع مسکوں میں
کہیں ہے منصب و جاگیر بخت واژونوں میں
پسو گے دانہ و دو آسیائے گردوں میں

عذاب شکنجۂ لیل و نہار دنیا ہے
عذاب قبر سے پہلے فشار دنیا ہے

۲۳

فساد و فتنہ و فسق و فجور و جور و جفا
بغاوت و حسد و کینہ و فریب و دغا
دروغ گوئی و محسن کشی و حرص و ہوا
جہالت و طمع و دشمنی آل عبا

ہر ایک معصیت و بدعت و ستم کر لو
مدد کو اپنی مددگار سب بہم کر لو

۲۴

ضرور شدت گرمی کے بعد سردی ہے
کمال ظلم تباہی و ہرزہ گردی ہے
یہ ہیں مرے اب وجد نے خبر دی ہے
شکست میں بھی خدا نے مجھے ظفر دی ہے

کب اہل ظلم کو انجام میں قلق نہ ہوا
کسی زمانہ میں باطل سے پست حق نہ ہوا

[illegible]

ضرور ہے کہ ہر اک مورد مصائب ہو
شفیق نہیں ہے کہ دم بھر کے بعد غائب ہو

[illegible]

گھرے ہوئے ہو عجب قہر کردگار میں تم
ہمیشہ مثل سمندر رہو گے نار میں تم

[illegible]

پسر زیادہ مرتد رجیم وہ ہے
یہ جس کے خواں پہ مہماں ہو تم لئیم وہ ہے

[illegible]

دعا یہی ہے تجھی سے مرا سوال بھی ہے
تو منتقم بھی ہے قادر بھی ہے ذوالجلال بھی ہے

[illegible]

ہیں حق کی حجت و رحمت ہوں بلے مرا آؤ
جو اس کی راہ پہ چلنا ہے میرے پاس آؤ

[illegible]

نکل کے جائے کہاں جس شقی کو گھیرے تو
دلوں کو پھیر دے چاہے دلوں کو پھیرے تو

[illegible]

پھیں یہ زہرا جل جیسے گھونٹ شربت کا
عوض ہو قتل کا قتل اور ضرب ضربت کا

[illegible]

تمام ہو چکی حجت خدا کی حجت کی
سوئے حسینؑ چلو راہ ہے یہ جنت کی

[illegible]

کہ جسکے واسطے تو اپنا دین کھوتا ہے
سدا ہارا دین تو دنیا سے ہات دہوتا ہے

[illegible]

کسی کو کہکے یہ ٹالا ابھی میں آتا ہوں
کہ اپنے گھوڑے کو پانی پلانے جاتا ہوں

[illegible]

سہام لعن کا تو وہ بجھے بنایا ہے
یہ ہے حکومت رے اور وہ رعایا ہے

[illegible]

عراق میں ترا ثانی کوئی جوان نہیں
یہ دبدبہ یہ تہور یہ آن بان نہیں

[illegible]

[illegible]

سقر کا ڈر ہے جو اس درجہ تھرتھراتا ہوں
چراغ آل سے اب چلکے لو لگاتا ہوں

مقابلہ ہمیں درپیش ہے دلیروں سے
جو شیر دل ہیں لڑینگے وہ ایسے شیروں سے

[illegible]

[illegible]

جواب اوس نے دیا مجھکو اوسسے کام نہیں
ترے امام وہ ہونگے مرے امام نہیں

کسی طرح سے ظفر اب تو دے خدا ہم کو
جو مصطفٰے کے نواسے ہیں کام کیا ہم کو

[illegible]

[illegible]

تو اون کے مرتبہ و قدر کا شناسا ہے
رسول کا وہ نواسا ہے اور پیاسا ہے

کبھی اثر نہ ہوا خاک اب اثر ہوگا
جو کچھ امام نے فرمایا سر بسر ہوگا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہیں دشمن خلف الصادق بوتراب نہیں
سقر میں جلنے کی واللہ مجھکو تاب نہیں

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پکارا تم دل وجان رسول ہو آقا
گناہگار کی توبہ قبول ہو آقا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہوا کے دوش پہ دو لکہ سحاب چلے
کہ باد پا پہ وہ دو آسمان جناب چلے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

خدا گواہ کہ مدہوش ہوں گناہوں سے
جدا ہو سر تو سبکدوش ہوں گناہوں سے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تمام عمر رہا مست خواب غفلت میں
پلک جھپکنے نہ پائی کہ پہونچا جنت میں

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

عجب شکوہ سے عالم کا پردہ پوش آیا
گناہگار پہ رحمت کو حق کی جوش آیا

[illegible]

[illegible]

فلک پہ غل تھا عجب عز و جاہ پایا ہے
کہ آج عفو کے دریا میں حرؓ نہایا ہے

مرے گناہ امام کریم نے بخشے
حضور بولے غفور الرحیم نے بخشے

[illegible]

[illegible]

خدا اس اوج پہ قربان عز و تمکیں پر
نثار کرتا ہے لعل و گہر شہ دیں پر

کبھی ہے کلفت و غم گہہ فراغ بالی ہے
کبھی ہے عیش کبھی رنج و خستہ حالی ہے

[illegible]

[illegible]

سخی نے عفو کی میزاں میں جرم تول دئے
گلے لگا لیا مہماں کے ہات کھول دئے

وہ بولا چین ملے گا بس اب تو مرنے سے
میں آب آب ہوں آقا کے عذر کرنے سے

[illegible]

فلک پہ شہرے ہیں ذریت پیمبر کے
بشر تو کیا کہ فرشتے گدا ہیں اس در کے

[illegible]

نہ ہوگا آب جہاں کوئی ایسا لذت میں
وہ ذائقہ ہو تو ہو شربت شہادت میں

[illegible]

جو نام پوچھا تو بولا وہ خوش کلام حجر
ابو تراب کے درکا غبار نام حجر

[illegible]

بس ست حب حسین و حسن بسینۂ ما
ہمیں زمرد و لعل ست در خزینۂ ما

[illegible]

گناہگار کو خود بخشیں حق سے بخشا دیں
نکالیں نار سے باغ جناں میں پہونچا دیں

[illegible]

خدا پرست و خدا دوست و خدا رس ہے
حجر تھا پہلے ملا پائے شہ سے پارس ہے

[illegible]

[illegible]

قبول عرض ہو۔ پوری یہ دل کی حسرت ہو
پسر کا داغ ملے پہلے پھر شہادت ہو

[illegible]

شریعت اسکو طریقت مآب کہتے ہیں
اسی طریق کو راہِ صواب کہتے ہیں

[illegible]

سوال رو نہ کرو مہماں جو پیارا ہے
یہ ہم خیال بھی ہمدرد بھی تمہارا ہے

[illegible]

پکاری موت یہ منشارہِ رضا کا نہیں
عوض شہادت ہمشکل مصطفےٰ کا نہیں

[illegible]

خراب رنگِ جہاں خراب ہے بھائی
ترا سفر ہے مرا یا تراب ہے بھائی

[illegible]

اوسی کے صدقہ سے ذی رتبہ ہے پسر تیرا
شہید اول اصحاب ہے جگر تیرا

[illegible]

تو تجھ غریب کا ہمدرد بھی ہے ہمدم بھی
پسر کو روئیں گے اے حر تری طرح ہم بھی

[illegible]

بتاؤ کہتے ہیں کیا ایسی میہمانی کو
ہمارے بچے بلکتے ہیں بوند پانی کو

[illegible]

رسول زادیوں کی سمت سے دعا دو نگی
بلائیں رد ہوں بلائیں بھی اونگی میں لونگی

[illegible]

زبانیں ہونٹوں پہ ہیں العطش نہ بانوں پر
بغیر آب بنی ہے سبھوں کی جانوں پر

[illegible]

پیام بھیجا نہ تم نے خط طلب اے حر
پھر اوس پہ کی مدد شاہ تشنہ لب اے حر

[illegible]

وہ رو کے بولا کہ واللہ منفعل ہوں میں
کمال نادم و شرمندہ و خجل ہوں میں

[illegible]

اوٹھا یہ شور کہ ہشیار شیر آپہونچا
دلوں میں بیٹھ گیا ڈر۔ دلیر آپہونچا

[illegible]

محال ہے کہ جو حق سے بلند باطل ہو
جو ہات جان سے دہو بیٹھے وہ مقابل ہو

[illegible]

حجرؓ کی تیغ نے سرمہ کہلا دیا سب کو
خدا کی شان کہ نیچا دکہا دیا سب کو

[illegible]

تمہاری موت مرے ہات سے یقینی ہے
میں ہوں مجاہد و غازی یہ جنگ دینی ہے

[illegible]

جو ظلم کرتے ہیں آخر وہ رنج سہتے ہیں
کہ سنگ آمد و سخت آمد اس کو کہتے ہیں

[illegible]

نسب میں۔ علم میں۔ انصاف میں شجاعت میں
نہیں حسینؓ کا ثانی خدا کی خلقت میں

[illegible]

یہ انحراف تمہیں روز بد دکھائے گا
کہ سیدھا تا جہنم میں لیکے جائے گا

[illegible]

کہا کہ تیغ زباں تم پہ کارگر نہ ہوئی
غضب ہے بے خبرو تجھکو تمہیں خبر نہ ہوئی

[illegible]

بھلا دی رسم شریعت تو کیا حمیت بھی
ڈبو دی تم نے لب نہر آدمیت بھی

[illegible]

کہ مجھ سے بڑھ کے کسی تیغ میں ہو شدت کیا
جگر کے پاس ہوں سنگ فسان کی حاجت کیا

[illegible]

عذاب حق سے ڈرو اب سوا نہ ایذا دو
تم اپنے سامنے پیاسوں کو پانی پلوادو

[illegible]

ہماری آب دم تیغ کا مزہ چکھو
نہ تشنہ کاموں کو پانی دیا مزہ چکھو

٢٥

[illegible]

فسادیوں کو مٹا ڈالا اور فسادوں کو
دلوں میں کاٹا ارادوں کو اور مرادوں کو

٢٦

[illegible]

جہاں سے جانے کا ساماں ہو گیا مولا
میں شاہزادے پہ قربان ہو گیا مولا

٢٧

[illegible]

اسیر قہر کبھی نہ رن میں کھوڑے تھے
کمند قدرتی آنکھوں کے لال ڈورے تھے

٢٨

[illegible]

حضور رن کو نہ جائیں کہ وہم آتا ہے
غلام زادے کا لاشہ غلام لاتا ہے

٢٩

[illegible]

ہر ایک شخص جو چکا چوندھ سے پریشاں تھا
کہ برق تیغ درخشاں تھی زرخشاں تھا

٣٠

[illegible]

تو میرے بدلے لڑے گا کہاں کہاں بھائی
یوہیں لڑوں گا بہتر لڑائیاں بھائی

[illegible]

بلند ہاتوں میں بھالے زباں پہ نالے تھے
وہ ہٹ گئے جو قریں لاش کے رسالے تھے

[illegible]

نظر وہ شام کے لشکر پہ سرسری کرنا
فرس پہ چڑھ کے وہ تسلیم آخری کرنا

[illegible]

بدن میں روح نہ تھی بوئے الفت آتی تھی
صدا حسینؑ کے رونے کی دور جاتی تھی

[illegible]

پکارنا وہ تڑپ کر کہ آئیے   بابا
گلے لگائیے لیلیں سنائیے   بابا

[illegible]

حسینؑ ہوگا عجب حال قلبِ مضطر کا
جو تھوڑی دیر میں دیکھو گے لاشہ اکبرؑ کا

[illegible]

وہ حسرتوں کا جنازہ وہ شان کا لاشا
اُٹھا کے لاؤ گے کڑیل جوان کا لاشا

[illegible]

[illegible]

جو لاکھہ ٹکڑے ہوں پھر بھی نہ مضطرب دل ہو
تو ہات تھام لے یارب کہ سطے یہ منزل ہو

تعجب اوس کا نہیں ہو گیا فدا کیونکر
عجب ہے اتنے دنوں خضرؑ جدا رہا کیونکر

[illegible]

[illegible]

او تہائی لاش کسی نے نہ کچھہ خیال کیا
میں کس زبان سے کہوں لاشہ پائمال کیا

رہ وصال میں سرگرم کوئی دانا ہے
مگر کسی نے کسی ہے کوئی روانا ہے

[illegible]

[illegible]

رہ وصال میں سرگرم کوئی دانا ہے
مگر کسی نے کسی ہے کوئی روانا ہے

نہ مال و زر پہ مرو ایک روز مرنا ہے
یہ وہ ہر راہ گذر ہے ہتھیں گذرنا ہے

[illegible]

[illegible]

عجیب رشتۂ نازک تریں حیات کا ہے
جو زندگی کا سبب ہے وہی وفات کا ہے

سروں کو صاف اُڑائے کی سیف مارہی
مدد حسینؑ کی واجب جہاد لازم ہے

[illegible]

[illegible]

ہزار طرح کے دسواس آتے ہیں دل میں
کہ راہبر نہیں ہمراہ رہتا منزل میں

رجز تمام ہوا ہوشیار ہو جاؤ
کھلا ہے سامنے باب جحیم ۔ لو جاؤ

[illegible]

[illegible]

یہ وہ عمل ہے جسے فرض عین سمجھا ہوں
خدا کا حکم رضائے حسینؑ سمجھا ہوں

سوار پیدل پر جا پڑے فرس بھاگے
جو بنیں کھیت رہے کھیت میں تو بس بھاگے

[illegible]

چمک نے راہ میں روحوں کی رہنمائی کی
سقر کے شعلوں نے بڑھ بڑھ کے پیشوائی کی

[illegible]

جو لشکروں میں گھرا ہے یہ کون پیاسا ہے
نبی کا نام و نشاں لاڈلا نواسا ہے

[illegible]

وہی ہے طاقت و ہمت جلال حرب وہی
وہی ہے شان وہی آن بان ضرب وہی

[illegible]

ہزار جان سے ہم جاں نثار حاضر ہیں
مدد کے واسطے سب خاکسار حاضر ہیں

[illegible]

شکستہ حال لعیں کتنے شکست کھائے ہوئے
سوار کانپ رہے تھے فرس ہٹائے ہوئے

[illegible]

نیا ستم ہے کہ گھر بھی نہ پھر کے جانے پائیں
نہ ان کے پاس مددگار دوڑ کے آنے پائیں

۱۱۵

[illegible]

ترپ رہے ہیں شہ مشرقین کے نیچے
بغیر آب ہیں بسمل حسین کے نیچے

۱۱۶

[illegible]

دلوں پہ نقش ہو بے مثل رزم خوانی ہے
زیادہ کیوں نہ ہو دلکش یہ نقش ثانی ہے

۱۱۷

[illegible]

پلاؤ پیاسوں کو پانی کہ قلب مضطر ہیں
یہ کوئی اور نہیں عترت پیمبر ہیں

۱۱۸

[illegible]

سوار کار بھی ہے شیر دل بھی غازی بھی
معرف اسکے عراقی بھی ہیں حجازی بھی

۱۱۹

[illegible]

عذاب حق کے ہر ایک دم امیدوار رہو
سروں پہ آتی ہے تلوار ہوشیار رہو

۱۲۰

[illegible]

صفوں میں غل ہوا رعب دلیر نے مارا
طمانچہ تان کے غصہ میں شبر نے مارا

۱۲۱

وہ ریل پیل وہ گھُس پس وہ چپقلش وہ کرب
نہ بھاگنے کی جگہ اور نہ دل میں ہمت حرب
اوٹھائیں سر تو ابھی مغز سر سے تیغ ہو چرب
ہزاروں مر گئے دہشت کی وجہ سے بے ضرب
جو پہونچی تیغ سر و جسم کی جدائی کو
بدن سے جان نکل آئی پیشوائی کو

۱۲۲

چلی وہ تیغ وہ سرکش گرا وہ اوسکی سپر
وہ جوشن سے کٹ کے گری سیف لمعہ وہ تبر
فرس نے بڑھ کے سموں سے وہ توڑا کاسۂ سر
اٹا جو خاک میں دی موت نے صدا بڑھ کر
زبان دراز ترا زور آج دیکھ لیا
سنا تھا زندہ کو در گور آج دیکھ لیا

۱۲۳

لرز رہے تھے دلیر ایسی چھائی تھی ہیبت
تمام کوفیوں میں شور تھا کہ یا قسمت
یہ ہے زبانہ نار جحیم یا صرصربت
ہمارے ہموطن خاص نے دی یہ ذلت
شرر نکلنے لگے دل کے داغ سے دیکھو
یہ آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے دیکھو

۱۲۴

پیادے ہو گئے پسپا تو پھر سوار بڑھے
اوٹھا کے نیزۂ خطی خطا شعار بڑھے
خدا کی شان سوئے شیر خود شکار بڑھے
لرز کے نیزہ صفت آگے نیزہ دار بڑھے
کبھی تو بڑھتے تھے ہٹ جاتے تھے کبھی پیچھے
ہوس تو کھینچتی تھی آگے بزدلی پیچھے

۱۲۵

یہ باحواس تھا مہمان سیدِ والا
کہ ایک آن میں طرزِ جدل بدل ڈالا
حسام میان میں تھی اور ہات میں بھالا
ظفر پکاری رہے بول آپ کا بالا
چلا جو نیزۂ خطی خطا شعاروں پر
تو آیا قہر خدا بن کے نیزہ داروں پر

مطلع چہارم ۱۲۶

سنان حُر سے بہت دل میں نیزہ دار کٹے
دلوں کے پردوں میں ارمان بیشمار کٹے
سوا پیادوں سے میدان میں سوار کٹے
دلوں میں شمر و بن سعد نابکار کٹے
کھٹک رہا تھا جو دہشت کا دل میں کانٹا تھا
ریاضِ کفر ہرا دل نے خوب چھانٹا تھا

[illegible]

غبار میں نظر آتے ہیں مورچے خالی
صفیں اہیں صاف رسالے قلم پرے خالی

[illegible]

مقابلہ میں ہماری نہ جاں بری ہوگی
پڑیں گے تیر تو یہ جنگ سر ابھی ہوگی

[illegible]

اکیلا لڑتا ہے لشکر سے ایسا شیر یہ ہے
گل مراد ریاحی۔ حرؑ دلیر یہ ہے

[illegible]

عجیب وقت تھا سبط نبیؐ کے مہماں پر
کھلے تھے زخم برستا تھا مینہ گلستاں پر

[illegible]

شکست فوج کو گھیرے ہے اور وحشت بھی
بگڑ گئی ہے لڑائی کے ساتھ قسمت بھی

[illegible]

جواب دیتے تھے تیروں سے فوج سرکش کو
بھرے تھے غیظ میں خالی کیا تھا ترکش کو

[illegible]

مجب جری تہا ستہ مشرقین کا مہماں
نہ مضطرب ہوا کچھ بھی حسین کا مہماں

[illegible]

یورش تھا ظالموں کا ایک زار و مضطر پر
لگے تھے گرز بھی تلواریں بھی کئی سر پر

[illegible]

گھرے تھے چار طرف سے سپاہ دشمن میں
کہ ایک تیر لگا آکے چشم توسن میں

[illegible]

گیا جری بن سعد پلید کے آگے
کہ جیسے عابد بیکس یزید کے آگے

[illegible]

پکارا بڑھ کے بن سعد اسے اسیر کرو
فرس پہ چڑھنے نہ دو جلد دستگیر کرو

[illegible]

انظر تھی حسرت کی تشنہ مشرقین کی جانب
دلیر کو کھینکا حسین کی جانب

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تمہاری ماں نے بجا نام حرؑ رکھا بھائی
مرے معین مرے دوست میرے شیدائی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہزار حیف یہ دم بھر میں انقلاب ہوا
غروب مہر و محبت کا آفتاب ہوا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

عیاں ثبات قدم وقت نیزہ بازی تھا
کیا ہزاروں کو پسپا عجیب غازی تھا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پڑا تھا بیچ میں حرؑ دلیر کا لاشہ
وہ چاند چودھویں کا تھا کہ شیر کا لاشہ

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بلا میں بیکس و مضطر کا غمگسار ہوا
خدا کی خاص ہدایت سے رستگار ہوا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سمجھ لو حرؑ کے خداوند سے لڑائی ہے
ہمارے سر پہ اجل تیغ بن کے آئی ہے

۱۴۵

[illegible]

نرس سے او ترے لیا گود میں بہادر کو
لے آئے سر کے قریب آپ لاشۂ حُرؓ کو

۱۴۶

[illegible]

عداوت آلِ محمدؐ سے ہے زمانے کو
کہیں تو کس سے کہیں لاش کے اوٹھانے کو

۱۴۷

[illegible]

نہ صرف خیمۂ عصمت میں لونڈیاں روئیں
بس انتہا ہے نبیؐ کی نواسیاں روئیں

۱۴۸

[illegible]

نہ اکتفا ہو فقط قتل پر شہیدوں کے
ہوں پائمال بھی لاشے ستم رسیدوں کے

۱۴۹

[illegible]

غضب کی دھوپ تھی چٹیل زمین تپتی تھی
قریب لاش کے بیکس بہن تڑپتی تھی

۱۵۰

[illegible]

نہ مرتے مرتے جدا جانِ مصطفےٰؐ سے ہوئے
ہزار جان سے قربان ہو کے پیاسے ہوئے

۱۵۱

[illegible]

کچھ اور ہو گیا دم بھر میں رنگ مقتل کا
محافظ آ کے ہوا ایک شیر جنگل کا

۱۵۲

[illegible]

سر حسینؑ کجا مجلس شراب کجا
ہجوم عام کجا۔ آل بوتراب کجا

۱۵۳

[illegible]

چھڑائی خاکِ رُخ اخلاص اور تپاک کیا
کہ خاک سے اوسے نور خدا نے پاک کیا

۱۵۴

[illegible]

یہ اک صحابی ذلیق در تھے پیمبرؐ کے
ہزار جان سے قربان آل اطہر کے

۱۵۵

[illegible]

یہ ظلم کوئی بجز آل سہ نہیں سکتا
چھڑی کی ہاتھ ہیں آگے میں کہہ نہیں سکتا

۱۵۶

[illegible]

خدا گواہ پیمبر کا لاڈلا ہے حسینؑ
نبیؐ نثار تھے جس پر وہ مہ لقا ہے حسینؑ

١٥٩

حسن حسین [illegible]

[illegible]

تمہیں رئیس جوانانِ اہلِ جنت ہو
جو تمکو قتل کرے اوس پہ حق کی لعنت ہو

١٦٠

[illegible]

دعائیں دیتے تجھے سینے سے لگاتے وہ
خوشی سے جامے میں پھولے نہ پھر سماتے وہ

١٦١

[illegible]

یہ سنکے اوٹھ گئے روتے ہوئے ابو بردہ
یزید پڑھنے لگا شعر کفر بے پردہ

١٦٢

[illegible]

مثال عید خوشی آج مجھکو لازم ہے
بنی امیہ کے قبضے میں آلِ ہاشم ہے

١٦٣

[illegible]

اب اونکا ماحصل ارباب اعتبار سنیں
کلام کفر ستمگار بہرزد کار سنیں

١٦٤

[illegible]

وہ کون سید سجاد جانشین حسینؑ
جھکائے تھا سر پر نور مہ جبین حسینؑ

[illegible]

[illegible]

چلا ہے حضرت آدمؑ سے سلسلہ اسکا
ہوا ہے مہدیٔ ہادی پہ خاتمہ اسکا

فساد و کفر سے معمور ہے جہاں یارب
بس اب ظہور کریں صاحب الزماں یارب

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

رباعی

رباعی

جو شخص کہ باطل کو بھی حق جانتا ہے
[illegible] نفس کی [illegible] کو حق جانتا ہے
[illegible] بندہ وہی جو حق کو [illegible] جانتا ہے
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible] عقل سے [illegible] ہے
[illegible] یقین [illegible] ہے
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible] زمین
[illegible] یقین
[illegible]
انصاف [illegible] دل [illegible]

رباعی

اچھے کو برے سے [illegible] سمجھ
کچھ [illegible] ادب سے [illegible] سمجھ
نادان [illegible]
ادنیٰ کو بھی جو عقل سے اعلیٰ سمجھ

رباعی

جو جیب میں ہے [illegible] نہیں ہے
جو دوست کا یار دوست اوس سے جدا نہیں ہے
[illegible]
جو شخص کہ اوقات کا پابند نہیں ہے

تمام شد

تمام شد

مرثیہ ۹

مطلع

آلِ ہاشم کا زمانے پہ شرف ظاہر ہے

بند ۱۸۷

در حالِ اولادِ عقیل

۴ [illegible]

اس سے پیوستہ جو ہے اوسکے لئے طوبیٰ ہی
منقطع بولہب اس سے ہے کہ مستثنیٰ ہی

۴ [illegible]

انبیائے کے بھی تبرک کے یہی فائض تھے
فیض پہونچاتے تھے عالم کو یہ وہ فائض تھے

۴ [illegible]

اہل توحید کا یہ سلسلہ ہے آدمؑ سے
حق پرستی رہی دنیا میں انہیں کے دم سے

۴ [illegible]

ساجدین اونکو جو معبود نے فرمایا ہے
دیکھ لو آیۂ تطہیر یہاں آیا ہے

۴ [illegible]

اہل توحید میں آئینہ تھا آئین ان کا
ایک معبود تھا اک قول تھا اک دین ان کا

[illegible]

انبیا میں کوئی ایسا بنی مسعد بھی ہے
سلسلہ ساجدوں کا قبل بھی ہی بعد بھی ہی

[illegible]

عرش و کرسی۔ قلم و لوح دو عالم پیدا
بن چکے سب تو ہوئے حضرت آدمؑ پیدا

[illegible]

آخر الامر یہی تاج نبوت کا ہوا
جزو اصغر جو رہا نور امامت کا ہوا

[illegible]

منتقل ہوتا ہوا طاعت داور میں رہا
رحم طاہرہ و صلب مطہر میں رہا

[illegible]

ہم جسے دست خدا عقدہ کشا کہتے ہیں
مگر ایسے بھی ہیں بندے جو خدا کہتے ہیں

[illegible]

بڑھ کے عبد اللہ ذو القدر نے رتبہ پایا
چھوٹے بھائی نے بڑا نور کا حصہ پایا

[illegible]

جس ولایت میں خدا اور نبی داخل ہیں
اوسی آیت میں باوصاف علیؑ داخل ہیں

۱۳م
[illegible]

۱۶م
[illegible]

چال ڈھال ایک نسب ایک خصائل یکساں
زور۔ ایماں۔ وفا حلم۔ حیا۔ دل یکساں

عہد حضرت میں بھی جاری رہی اسلام کے ساتھ
کُنیّت ہوتی تھی بچپن سے ہر اک نام کے ساتھ

۱۴م
[illegible]

۱۷م
[illegible]

نقصِ تشبیہ نہیں فرق جو تھوڑا سا ہے
بولہب کا نہ کرو ذکر کہ مستثنے ہے

جس میں کانٹوں کی خلش ہو یہ وہ گلزار نہیں
خارجی خار ہے خار اوس کو یہاں بار نہیں

۱۵م
[illegible]

۱۸م
[illegible]

اس قول کا قائل نہیں فرزانہ ہے
اہل حق کہتے ہیں باطل یہ سب افسانہ ہے

بعد قتل آپ کا قاتل بھی پشیمان ہوا
شرک کو چھوڑ کے ظاہر میں مسلمان ہوا

۱۹

[illegible]

شرطِ اسلام ہے خاصانِ خدا کی الفت
یہ عدالت کی ہے خوبی وہ حیا کی الفت

۲۰

[illegible]

ہے سند تابع فرمانِ الٰہی کے لئے
مستحب گریہ ہے خاصانِ الٰہی کے لئے

۲۱

[illegible]

رات دن دیکھتے تھے خیر البشر کی صورت
تھے حفاظت کے لئے ہات سپر کی صورت

۲۲

[illegible]

اُف نہ پیمبر نے کی صبر اسے کہتے ہیں
ضبط کہتے ہیں اسے جبر اسے کہتے ہیں

۲۳

[illegible]

لب نہ واقف تھے کسے آہ و فغاں کہتے ہیں
اس کو سینۂ صبر وقت اہل زباں کہتے ہیں

۲۴

[illegible]

سب پہ تاکید تھی غافل نہ کسی آن رہو
دل سے محبوب الٰہی کے نگہبان رہو

[illegible]

آپ بیدار رہا کرتے تھے بسمل کیطرح
پہلوئے پاک میں تھی جائے نبیؐ دل کیطرح

[illegible]

پر زبرجد کے دئے حق نے عوض شانوں کے
ہیں فرشتوں سے فزوں رتبے ان انسانوں کے

[illegible]

واقعی عاشق جانباز تھے پیغمبرؐ کے
جنگ موتہ میں علمدار بنے لشکر کے

[illegible]

حاضری کبھی بیتیاں برادر کے لئے
گہر اشک بھی ہدیہ کئے جعفر کے لئے

[illegible]

دھوم شمشیر زنی کی تہ افلاک رہی
جان جاتی رہی پر ساکھ رہی دھاک رہی

[illegible]

کلمہ گو نہ جگر بند نبیؐ پر روئے
آسماں اور زمیں تشنہ لبی پر روئے

[illegible]

حاضری بھیجتے ہیں اہل عزا کی خاطر
تازیانے تھے یہاں آلِ عبا کی خاطر

[illegible]

سن لو ارشادِ نبی دوست سے یا دشمن سے
مجھ سے حیدر کو وہ نسبت ہے جو سر کو تن سے

[illegible]

واہ کیا دین تھا کیا خوب تھا ایمان اونکا
حشر تک رہ گیا اسلام پر احساں اونکا

[illegible]

میرے بھائی سے جو الفت ہے تو کس بات سے ہے
نظرِ لطف و عنایت ہے تو کس بات سے ہے

[illegible]

ایسی مسجد سے تو بیت خانہ بنایا ہوتا
بلکہ بہتر تو یہی تھا نہ بنایا ہوتا

[illegible]

جملہ اولاد میں ان پر تھا سوا پیار اونکا
میرا محبوب نکیوں ہو جو ہو دلدار اونکا

[illegible]

مسلمؑ اول ہوئے فرزند نبیؐ پر صدقے
پھر تمام اون کے پسر اور برادر صدقے

[illegible]

حق پہ قربان ہوئے امید بر آئی اون کی
واہ کیا نیک کمائی تھی کمائی اون کی

[illegible]

پھیلے دنیا میں اگر انکی وفا کی خوشبو
گرد ہو جائے ابھی مشکِ خطا کی خوشبو

[illegible]

یادگاروں سے وفاداری و تہذیب رہی
مرتے مرتے بھی تو قائم وہی ترتیب رہی

[illegible]

ذکر خیر اونکے زمانے میں ہوئے جاتے ہیں
یوں سب اٹھارہ بنی فاطمہؑ کہلاتے ہیں

[illegible]

قتل شبیرؑ ہوئے حال جہاں غیر ہوا
خاتمہ پنجتن پاک کا بالخیر ہوا

ہیں یہ اٹھارہ ذی شان [illegible] عرب ہیں
دین و ایمان کی ہیں [illegible]
منتخب [illegible] سب کے سب [illegible]
نصف ان میں سے [illegible] اولاد علیؑ [illegible]

بس انہیں شیروں کی جرأت کا بیاں کرتا ہوں
حق شناسوں کی شہادت کا بیاں کرتا ہوں

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سلسلہ ان سے عبادت کا رہے گا قائم
ایسے بندے نہ بہم ہونگے کبھی تا قائم

[illegible] اول جو گئے سر رشتہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جن سے کوفے میں بہت کوفیوں نے کی بیعت
جن کی بیعت ہے حسینؑ ابن علیؑ کی بیعت

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

لازمی امر یہ ہے والدہ سے رخصت ہو
ماں کے چومے جو قدم پاؤں تلے جنت ہو

آل عمران میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سارے عالم سے یہ اٹھارہ جری افضل ہیں
اون میں جب غور سے دیکھا تو یہی اول ہیں

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اشک آنکھوں سے گرے پھٹ گئی چادر سر سے
دل بیتاب جو تڑپا تو ملی دلبر سے

[illegible]

آپ کے بعد ستم ہم پہ کیے امت نے
جسکی کچھ حد نہیں صدمے وہ دیے امت نے

[illegible]

سر برہنہ میں پھروں آل پیمبر بچ جائے
حضرت زینبؑ و کلثومؑ کی چادر بچ جائے

[illegible]

ہے یہ نیرنگی گردوں بھی الگ دنیا سے
آپ تو ساقی کوثر مرے بھائی پیاسے

[illegible]

پوچھا نادان نے بتلاؤ کہاں جاتے ہو
خود بھی روتے ہو مری ماں کو بھی رلواتے ہو

[illegible]

دیکھئے آپ رواں بن سے ہے مہمانوں پر
ظلم کافر بھی نہ کرتے یہ مسلمانوں پر

[illegible]

بولی اچھا تو خبر جاتے ہی بھجوا لینا
باپ سے کہکے ہمیں بھی وہیں بلوا لینا

[illegible]

لاشا اعدا نے درِ کوفہ پہ لٹکایا ہے
کیا خبر دھوپ ہے اوس نعش پہ یا سایا ہے

[illegible]

دور تک پھیل گئی جامۂ و تن کی خوشبو
گرد سے گرد ہوئی مشک ختن کی خوشبو

[illegible]

ماں نے بیٹے کی بلائیں لیں دعائیں دیکر
نکلا خیمہ سے جری خلد کا مژدہ لیکر

[illegible]

رُخ میں بھی رعب علیؑ ابن ابیطالب ہے
روح تحلیل ہوئی جاتی ہے ڈر غالب ہے

[illegible]

جنۃ العدن میں اس راہ کا ہر عازم ہے
ہم ہراول کے پسر ہیں سبقت لازم ہے

[illegible]

دیکھو پنجہ بھی کلائی بھی یداللّٰہی ہے
شان عباسؑ کی شوکت اسداللّٰہی ہے

[illegible]

نہ تو قاسمؑ ہے نہ عباسؑ نہ یہ اکبرؑ ہے
جسکے قاتل ہو تم اوس شیر کا یہ دلبر ہے

[illegible]

جسکے ڈر سے ورق اولٹا ہوا جنگاہ کا ہے
شیر مسلمؑ کا نواسا اسد اللہ کا ہے

[illegible]

کوفیو سوچو تو یہ ظلم بھلا لازم تھا
فاسقو۔ فاجرو! کافر وہ نہیں مسلم تھا

[illegible]

جد امجد ہیں عقیلؑ اور پدر مسلمؑ ہیں
اونکے قاتل جو ہیں مردود وہ سب ظالم ہیں

[illegible]

ہوش اوڑتے ہیں نشانونکے پھریرونکی طرح
دل اوچھلتے ہیں تتنظرونکے لہرونکی طرح

[illegible]

خیبر و خندق و بدر و احد و صفین میں
جب چلی سیف صفایا تہا صف بیدیں میں

[illegible]

یہ کفایت کی صفت رب و الاحسان میں ہی
اور ہندو میں علی سابق الایمان میں ہی

[illegible]

کعبۃ اللہ امام ازلی سے کبھی پھرے
ساتھ مسلم کے حسین ابن علی سے بھی پھرے

[illegible]

اون کا معبود ہے مطلوب بنی طالب ہے
قلعۂ حفظ خدا شعب ابی طالب ہے

[illegible]

جاہ راحت کی نہ صدمہ کوئی مافات کا ہی
شوق اون سب سے مجھے آج ملاقات کا ہی

[illegible]

سب صفات حسنہ دیکھ لئے ہیں تم نے
کافروں سے نہوں جو کام کئے ہیں تم نے

[illegible]

شوق مرنیکا ہے ارمان جوانی کیسا
جان سے دہوے ہوئے ہات ہوا پانی کیسا

[illegible]

ہوش اعدا کے اوڑے پر تو شمشیر کے ساتھ
روح تحلیل ہوئی جاتی تھی تکبیر کے ساتھ

[illegible]

وار کی بار نہیں آئی کہ دل بسمل ہے
جسم پر گھاؤ نہیں روح مگر گھائل ہے

[illegible]

کوفیو! دیکھلو آثار قضا قتل و غا
کوس رحلت ہے یہ سمجھے ہو جسے طبل وغا

[illegible]

یہ بھی ظاہر ہے کئی روز سے پیاسا ہے یہ
وہ علیؑ کے تھے بھتیجے تو نواسا ہے یہ

[illegible]

زخم کھائے نہیں لیکن ہیں بدن گھائل سے
تیر ترکش سے نکلتے ہیں نہ دہشت دل سے

[illegible]

ٹاپ رہوار کی جب بر سر جلاد پڑی
عقل چکرائی کہ افتاد پہ افتاد پڑی

[illegible]

تیس دن گذرے تو پھر رنگِ جہانِ لعیں بدلا
باپ کا اوس نے لیا بیٹے کے ہاتوں بدلا

[illegible]

واقعی وقت سے پہلے نہ کبھی موت آئی
تیغ سر کاٹ کے بالیں سے اوٹھی موت آئی

[illegible]

کیوں تنزل نہو یہ سب ہیں ولی کے دشمن
قابل دوزخ اسفل ہیں علیؑ کے دشمن

[illegible]

تیرے فیضان کا چرچا سحر و شام رہے
جام پر جام پلا دور چلے نام رہے

[illegible]

زو پہ آنا تھا کہ دم باز کا دم بھول گیا
ہو گیا نشہ ہرن چوکڑی تک بھول گیا

[illegible]

صاحب الامر بھی ہے حکم خدا بھی تو ہے
ہم مرا ضیوں کا مسیحا بھی دوا بھی تو ہے

[illegible]

مے الگ چاہئے بدمستونکا میخانہ الگ
خم جدا اون کے رہیں ساغر و پیمانہ الگ

[illegible]

بڑہ کے سائنس سے قرآن کو جانیں کیونکر
عقل مانع ہو تو ایمان کو مانیں کیونکر

[illegible]

کفر کے سانچے میں اسلام کو یہ ڈھالتے ہیں
ہائے ہنس ہنس کے سب احکام خدا ٹالتے ہیں

[illegible]

تیری غیبت کے کبھی رجعت کے کبھی سب منکر ہیں
کیا قیامت ہے قیامت کے بھی سب منکر ہیں

[illegible]

جب ہوئی فکر معیشت تو چلے مسجد میں
کفر اسلام سے ملتا ہے گلے مسجد میں

[illegible]

کیا کریں دل ہی خوارج کا جو حامی ہو جائے
تعزیہ دیکھیں تو اولاد حرامی ہو جائے

[illegible]

اہل حق کی کوئی کب آہ و بکا سنتا ہے
اونکی تو سنتا ہے یا تیرا خدا سنتا ہے

[illegible]

کوفیوں سے نہ رہی آس وفاداری کی
چاہ ایماں کی نہیں چال تھی مکاری کی

[illegible]

قتل شبیرؑ کے فتوے دیے نا اہلوں نے
یہ وہی کہتے ہیں جو لکھدیا ہے پہلوں نے

[illegible]

سرخرو ہوں گے شہید رہ مولا ہو کر
رنگ لائیگا لہو خون تمنا ہو کر

[illegible]

بول اسلام کا آفاق میں بالا ہو جائے
شمع فانوس میں روشن ہو اجالا ہو جائے

[illegible]

حملۂ شیر سے جی چھوڑ کے بزدل بھاگے
زخم کھا کھا کے تڑپتے ہوئے بسمل بھاگے

[illegible]

فوج کہتی تھی کہ پہلے تو تمہیں بھاگے ہو
اس تلاطم میں بھی ہم پیچھے ہیں تم آگے ہو

[illegible]

خاک آگاہ نہیں جنگ کی افتادوں سے
وائے قسمت کہ پڑا کام زنانزادوں سے

[illegible]

بول اوٹھا کوئی کہ ہم دل کو سنبھالیں کیونکر
آبرو ڈوبے تو غوطہ نکالیں کیونکر

[illegible]

ہو کے بدنام بشر اوج کہیں پاتا ہے
یہ گیا وقت ہے پھر بات نہیں آتا ہے

[illegible]

جسم کے ساتھ کشاکش میں وہ جانیں ونگی
دل تھمے مانند لرزتی تھیں سنانیں ونگی

[illegible]

پھرتی اس شیر کے ہر کام میں ہر بات میں تھی
ڈاب میں تیغ جو پہنچی تو سناں ہات میں تھی

[illegible]

[illegible]

کوندکر برق نے دوزخ کا دکھایا رستہ
نکلی گھبرا کے جو ہیں روح نے پایا رستہ

ان خطوں سے یہ خیال آیا دل صوفی میں
لعنۃ اللہ ہے مرقوم خط کوفی میں

[illegible]

[illegible]

چڑھ گیا زہر ذرا چھو گئی جسکے تن سے
پھوٹی جب آنکھ میں تیور اکے گرا توسن سے

تنگ ہے قافیہ ہر شہری و صحرائی کا
شاعری نام نہیں قافیہ پیمائی کا

[illegible]

[illegible]

سات پردوں میں جو تھا نور بصر وہ بھی کٹا
خبث طینت کا جو دل میں تھا اثر وہ بھی کٹا

زرد رو تھا کوئی باغی گل صد برگ کی شکل
مختلف رنگ میں آئی تھی نظر مرگ کی شکل

[illegible]

آلِ احمد پہ جو ہنستے تھے وہ روئے کتنے
دل جگر شیر نے برچھے میں پروئے کتنے

[illegible]

اپنے فرزند کے لاشے سے گلے ملتی ہے
آسماں کانپتا ہے اور زمیں ہلتی ہے

[illegible]

سیکڑوں حرمہ بہ بیداد چلے زخمی پر
سر جو تیورایا دھرا ہاتھ کو پیشانی پر

[illegible]

کہ رقیہ کی مصیبت ہے سوا یا کم ہے
کس قدر صدمۂ جانسوز ہے کیسا غم ہے

[illegible]

وار پر وار کیا پھر تو ہر اک فاجر نے
آخرالامر شہید ان کو کیا عامر نے

[illegible]

رات بھر تھام کے ہاتھوں سے جگر روتی تھی
شمع جلتی تھی ادھر آپ ادھر روتی تھی

[illegible]

[illegible]

یہ جیلا پایہ رنڈاپا یہ بڑھاپا میرا
سب گذر جائے گا زندہ رہے آقا میرا

آپ نے لاشۂ دلبر جو سنبھالا ہوگا
دل جگر سینے میں کیسا تہ و بالا ہوگا

[illegible]

[illegible]

موتی برساتی ہیں لاش پہ چشم تر سے
اٹھنے والا ہے برادر کا بھی سایا سر سے

نہ فرشتے نہ اندھیرا نہ اوجالا ہوتا
اس طرح عالم بالا تہ و بالا ہوتا

[illegible]

[illegible]

دیکھ کر غرق بخوں لاش کو رہ جاتی ہیں
بیٹی پہلو میں جو روتی ہے تو سمجھاتی ہیں

آسماں روئے زمیں روئی زمانا رویا
ذبح پیاسا جو نواسا ہوا نانا رویا

١٣١ م

[illegible]

١٣٢ م

[illegible]

دل سوزانِ جہنم سے شرارے نکلے
سرخ سورج ہوا جب دن کو ستارے نکلے

سجدے میں دوش نبیؐ پر جسے معراج ملی
اوسکے آغوش میں معراج اسے آج ملی

١٣٣ م

[illegible]

١٣٤ م

[illegible]

تعزیہ دار کبھی کم نہیں ہونے والے
ہم غلام آپ کے پیاروں کے ہیں رونیوالے

حسن معنی میں عیاں ابر میں بجلی جیسے
لفظ شفاف چمکتے ہوئے موتی جیسے

١٣٥ م

[illegible]

١٣٦ م

[illegible]

چھوٹے بھائی نے بھی میداں کی اجازت پائی
قتل اعدا کئے پھر آپ شہادت پائی

برق کی شکل تڑپتا ہوا پر تو چمکا
مہر شمشیر جو نکلا تو مہ نو چمکا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اپنے ہاتوں ہوئے فی النار تو حسرت کیسی
دم تو میں لے چکی دم لینے کی مہلت کیسی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ایک سے ایک زیادہ تھا وفاداری میں
نہ کمی ایک نے کی حق کی مددگاری میں

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بھائی کی طرح رجز پڑھ کے بڑھے مقتل میں
سترہ فارسوں کو قتل کیا اک پل میں

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نام شبیرؑ کا لیتے ہوئے دنیا سے گئے
پیاسے لڑتے رہے پیاسے لب دریا سے گئے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اک جماعت کو کیا قتل عجب صفدر تھے
ایک عبد اللہ اکبر تھے اور اک اصغر تھے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نام اسلام کا روشن ہے وہ خورشید یہ ہیں
روح جنت میں ہے خود زندۂ جاوید یہ ہیں

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جو ستم نسل حسینؑ ابنِ علیؑ پر گزرے
ایسے صدمے نہ زمانے میں کسی پر گزرے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

آل خیموں میں لگا دی تھی دہواں اوٹھتا تہا
دم بخود سکتے میں سادات تھے دم گھٹتا تہا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رہے سرگشتہ جو برسوں وہ قمر مسلمؑ کے
ہیں رقیہؑ کے جگر بند پسر مسلمؑ کے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دو پسر قتل ہوئے تھے شہ مظلوم کے ساتھ
ہات رسی میں بندہے زینبؑ و کلثومؑ کے ساتھ

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اشقیا خیمۂ عصمت میں گہسے غارت کو
دیکھکر قہر کے آثار بڑہے بدعت کو

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

طائر درد کا ہوتا ہے بسیرا دل میں
روشنی شام کے لشکر میں اندھیرا دل میں

[illegible]

آپ ہی سوچنا اور آپ ہی گریاں ہونا
دل کے مانند خیالوں کا پریشاں ہونا

[illegible]

اس تصور میں جو گھبرا کے ہر اک جا دیکھا
ایک لاشہ درِ کوفہ پہ لٹکتا دیکھا

[illegible]

لے گیا وہ شتروں پر تھی ادھر آلِ نبیؐ
بال کھولے ہوئے تھی برہنہ سر آلِ نبیؐ

[illegible]

اس پہ قربان کروں مشکِ ختن کی خوشبو
آ رہی ہے مرے بابا کے بدن کی خوشبو

[illegible]

جھوٹے موتی ہیں جہاں بس وہیں سچے ہونگے
انہیں بچوں میں وہ بن باپ کے بچے ہونگے

[illegible]

زندہ جب تک رہیں ہر آن یہی دھیان رہا
دل میں دلدار کے دیدار کا ارمان رہا

[illegible]

آل سے بغض جو تھا طینت بدایماں میں
بھیجا اوس دشمن یزداں نے انہیں زنداں میں

[illegible]

اوس نے حیرت سے کہا تم ہو پسر مسلم کے
میں نہ آگاہ تھا ہو لخت جگر مسلم کے

[illegible]

تھا جو مکار منافق نہ کہا یہ کھل کے
شمع ساں خاتمہ ہو جائے یونہیں گھل گھل کے

[illegible]

ہر کسی سے نہ بیاں اپنے فضائل کرنا
رات میں لے قمر و طے منازل کرنا

[illegible]

رات سجدوں میں نمازوں میں بسر ہوتی تھی
سجدۂ شکر میں تابندہ سحر ہوتی تھی

[illegible]

ہر گلی کوچے میں پھرتے تھے مکدر نیچے
بیٹھ جاتے تھے کبھی تھک کے زمیں پر نیچے

[illegible]

کہا دے گھر میں جگہ ہم وطن آواروں کو
رات بھر رہنے دے حجرے میں دل افگاروں کو

[illegible]

گھر میں بیٹھے ہوئے بر آئے سب ارمان مرے
پسر نائب شبیر ہیں مہمان مرے

[illegible]

مومنہ بولی ستمگار ہے میرا داماد
دشمن عترت اطہار ہے میرا داماد

[illegible]

چھوٹے بھائی نے کہا دل پہ اثر ظاہر ہے
غالباً زیست کی اپنی یہ شب آخر ہے

[illegible]

بولے وہ رات کی رات آج یہاں رہنا ہے
صبح دم سوئے وطن قصد سفر اپنا ہے

[illegible]

یہ کہا اور بچھونے پہ لپٹ کر سوئے
ڈالکر بانہیں گلے میں وہ خوش اختر سوئے

[illegible]

بھاگے زندان سے دو نورِ نظر مسلم کے
کہیں پوشیدہ ہیں کوفے میں پسر مسلم کے

[illegible]

کہہ کے یہ کھول دی زنجیر وہ اندر آیا
غیظ میں جان سے بیزار ستمگر آیا

[illegible]

ایک دن جان نکل جائیگی اس حسرت میں
حال دنیا نہیں افسوس مری قسمت میں

[illegible]

سانس بچوں کی جو سوتے میں سنی شاد ہوا
کھول کر حجرے کا در مائلِ بیداد ہوا

[illegible]

ایسی دنیا پہ نہ مفتوں کوئی انسان رہے
مال کیا جان بھی جائے مگر ایمان رہے

[illegible]

پوچھا تو کون ہے یہ ہات تو اپنا سرکا
بولا وہ کون ہو تم میں تو ہوں مالک گھر کا

[illegible]

بولا حارث کہہ مجھے نام و نسب سب بتلا دو
آئے ہو کس جا سے کہاں جاؤ گے سب بتلا دو

[illegible]

رسن ظلم سے جکڑے ہوئے تھے ہاتھ اون کے
مثل سایہ کے غلام اور پسر ساتھ اون کے

[illegible]

کہا مکار نے سچ کہہ دو سبھی شاہد ہیں
دی اماں جان کی اللہ و نبی شاہد ہیں

[illegible]

تجھ نکال اپنے لئے دست کشی کی صورت
تجھ سے ملتی ہے بلال حبشی کی صورت

[illegible]

بولا جلاد کہ آفت کے شکنجے میں پھنسے
قید خانے سے چھٹے موت کے پنجے میں پھنسے

[illegible]

سنکے یہ عفو کا طالب وہ خوش اطوار ہوا
پھینک کر تیغ کو اس پار سے اوس پار ہوا

[illegible]

باپ کے حکم سے یہ سنکے وہ ناچار چلا
تیغ تولے ہوئے خاموش وفادار چلا

[illegible]

لاشیں اوس شہر میں کم ظرف بہا کر آیا
ابن مرجانہ کے دربار میں دو سر لایا

[illegible]

کیا ارشاد جگر غالب ہر غالب کے
ہم نواسے ہیں علیؑ ابن ابی طالب کے

[illegible]

اوٹھا کرسی سے کبھی بیٹھ گیا تھرا کے
تین باری یوہیں ناری نے کہا گھبرا کے

[illegible]

منتیں کرتے تھے معصوم کبھی روتے تھے
گرد سر تیغ جو پھرتی تھی حزیں ہوتے تھے

[illegible]

ان کی ہر بات کا مشتاق دل مضطر ہے
نہیں کہہ سکتا زباں سے جو اثر دل پر ہے

نظم

[illegible]

کرنہ تو اپنے پیمبرؐ سے عداوت اے شیخ
نفع دیگی تجھے ہم دونوں کی قیمت اے شیخ

نظم

[illegible]

بولا حاکم کہ سنا اور کچھ اونکی باتیں
من وعن کہہ تو ذرا اور کچھ اون کی باتیں

نظم

[illegible]

پوچھا حاکم نے کہ پھر کیا کہا بیچاروں نے
کہا درخواست یہ کی مجھسے دل افگاروں نے

نظم

[illegible]

کہدیا میں نے کہ حجت کی ضرورت ہی نہیں
تمکو محبوب الہی سے قرابت ہی نہیں

نظم

[illegible]

کہدیا صاف کہ سر کاٹ کے لیجاؤں گا
بار دربار میں اس شکل سے میں پاؤں گا

نظم

[illegible]

بولا مردود کہا میں نے امان مشکل ہے
رحم پیدا ہنوا جس میں وہ میرا دل ہے

[illegible]

چاہئیے یا کہ نہیں طاعت باری آخر
ہم بھی آخر ہیں بمنازیں بھی ہماری آخر

[illegible]

ہے کوئی۔ بولا یہ اک شخص کہ میں حاضر ہوں
آپ کے حکم کی تعمیل سے کب قاصر ہوں

[illegible]

موت ہے سب کے لئے ایک تو ہی زندہ ہے
شمع حکمت کا تری نور فروزندہ ہے

[illegible]

دو زبچوں کے لہو سے بھی بہی خون اس کا
اوسی انداز سے پانی میں بہے خون اس کا

[illegible]

جب دعا ختم ہوئی میں نے کیا کام تمام
ملتمس ہوں کہ ملے اب زر انعام تمام

[illegible]

بل پہ بل کھا رہا تھا افعی زہری کی طرح
غضب حق میں گھرا حارث فہری کی طرح

[illegible]

قہر حق قاتل عترت پہ نہ آتا کیونکر
عاشقوں کا بھتا لہو رنگ نہ لاتا کیونکر

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تمام شد

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تمام شد

مرثیہ نمبر ۱

مطلع

جاں نثاری کی صفت جسمیں ہو انساں وہ ہے

۲۷۵
بند

واقعات شب عاشور و روز عاشور

[illegible]

[illegible]

نہ ضلالت میں پھنسے بندۂ دنیا ہو کر
غیر کا دم نہ بھرے طالبِ مولا ہو کر

زن و فرزند کے لٹنے کا ذرا دھیان نہ ہو
دل میں ایمان ہی ایمان ہو ارمان نہ ہو

[illegible]

[illegible]

عیش و آرام و زر و حرص و ہوس کو چھوڑے
بہرِ حق زندگیٔ چند نفس کو چھوڑے

کلمۂ کفر زباں سے کبھی مطلق نہ کہے
سخنِ حق کہے بھولے سے انا الحق نہ کہے

[illegible]

[illegible]

رخ شگفتہ رہے گو دل میں سنانِ غم ہو
آنکھ میلی نہ ہو گم نورِ نظر جس دم ہو

حق کے اسرار کا حافظ ہو حذیفہؓ کی طرح
جانِ ایماں کا محافظ ہو حذیفہؓ کی طرح

[illegible]

[illegible]

نہ کسی کو بھی ملے خلق میں احباب ایسے
اقربا ایسے کسی کے تھے نہ اصحاب ایسے

سرخرو احمدؐ و حیدرؑ سے دمِ جنگ ہوئے
خون میں ڈوبتے ہی آلؑ کے ہمرنگ ہوئے

[illegible]

[illegible]

سترہ اون میں عزیز اور تھے چھپن اصحاب
اقربا شیر ژیاں اور تہمتن اصحاب

خاک و خوں میں کبھی قرآن کو بھرنے نہ دیا
زندہ جب تک رہے سادات کو مرنے نہ دیا

[illegible]

[illegible]

فاطمی ہاشمی ایک ایک ہے ممنوں انکا
آلِ احمدؐ کے پسینے پہ گرا خوں انکا

خاک پاک اونکی مرض میں جو بشر کھاتے ہیں
دیکھو تاثیر کہ مرتے ہوئے جی جاتے ہیں

[illegible]

کیوں رسولوں سے نہ ملتے ہوں فضائل انکے
فاضلِ طینتِ عترت سے بنے دل انکے

[illegible]

ماہ کو شاہ کی سرکار سے توقیر ملی
خلعتِ نور ملا مہر کی جاگیر ملی

[illegible]

رات سے دین بھی دولت بھی مباہات گئی
خیر کیا ہوتا ہے اب رات گئی بات گئی

[illegible]

مچھلیاں زیرِ حباب آکے جو تھم جاتی تھیں
جھائیاں چاند کے چہرے کی نظر آتی تھیں

[illegible]

رات بھر کی ستم ایجادوں سے مہلت لی ہے
تیغ کیا موت کے سایہ میں عبادت کی ہے

[illegible]

آنکھ مہتاب کی پتھرا گئی تھی سکتا تھا
ٹکٹکی باندھے ہوئے انکی طرف تکتا تھا

۴۱۹

[illegible]

عشق کا حسن یہ ہے ربط و لا ایسا ہو
باخدا ایسا ہو اور قرب خدا ایسا ہو

۴۲۰

[illegible]

ایسی پھر ہو گی جماعت نہ نمازی ہونگے
نہ غیور ایسے نہ غمخوار نہ غازی ہونگے

۴۲۱

[illegible]

جنکا ہم شکل و ہم آواز یہ شہزادہ ہے
اون کی امت ہی مٹانے پہ بھی آمادہ ہے

۴۲۲

[illegible]

واہ کیا چست کمر بہر عبادت باندھی
وہ امام اور جماعت نے وہ نیت باندھی

۴۲۳

[illegible]

سنگ دل کوفی و شامی نہ پگھلنے والے
شمع ساں روتے تھے آواز سے جلنے والے

۴۲۴

[illegible]

حق طلبگار ہے ان کا یہ طلبگار خدا
دل کی آنکھوں سے نظر آتا ہے دیدار خدا

بند

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
غل ہے روحانیوں میں روح مزہ پاتی ہے
ساتھ آواز کے خوشبوئے رسولؐ آتی ہے

بند

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
خود بخود دل جو بھر آئے ہیں بکا کرتی ہیں
بارگاہِ صمدیت میں دعا کرتی ہیں

بند

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہات میں جام تھے پر منہ سے نہ کچھ کہتے تھے
پانی بہتا تھا اودہر اشک ادہر بہتے تھے

بند

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
لطف فرما کہ زحد میگزرد تشنہ لبی
یا الٰہی بنبیؐ و بآلِ امّی و ابی

بند

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
خیر کے راستوں کو بانیٔ شر گھیرے ہیں
اوس طرف نہر کو عترت کو ادہر گھیرے ہیں

بند

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تذکرے ہوتے ہیں باہم ملائے اعلیٰ میں
ایسے صابر تو نہ دیکھے نہ سنے دنیا میں

[illegible]

چاہیے مخبر صادق کا مصدق ایسا
ایسا معشوق ہو عشق ایسا ہو عاشق ایسا

[illegible]

کہا غازی نے خبر خالق عالم لے گا
جان کا میری بھی اوسکی بھی عوض خود دے گا

[illegible]

خامسِ آلِ عبا محسنِ جمہور یہ ہے
ہم نے سجدہ کیا تھا جس کو وہی نور یہ ہے

[illegible]

یہی غیرت کا تقاضا ہے یہی ایماں کا
فدیہ ہو جاؤں دل و جانِ شہِ مرداں کا

[illegible]

ہے مرقع اسی محفل کا بحار الانوار
ایک قطرہ ہے فضائل کا بحار الانوار

[illegible]

رحمتِ حق ہو ترے حال کے شامل بھائی
میں رضامند ہوں فرزند سے جا مل بھائی

[illegible]

آپ کو چھوڑ کے نرغے میں کبھلا جاؤں گا
حق جو نصرت کا ہے واللہ بجالاؤں گا

[illegible]

اس کو ایثار و کرم اہل زباں کہتے ہیں
اور انہیں عقدہ کشائے دو جہاں کہتے ہیں

[illegible]

چھوڑ دوں وقت یہ ساتھ آپ کا میں یا مولا
یہ نہو گا - یہ نہو گا یہ نہو گا . مولا

[illegible]

جابجا تذکرۂ جود و سخا آیا ہے
یُوثِرون آیا ہے اور پھر ہل اتی آیا ہے

[illegible]

غنچۂ لب ہوئے وا عقدہ کشائی کے لئے
مال یہ بھیجد و بیٹے کی رہائی کے لئے

[illegible]

دور دوران کی قرات کی صدا جاتی ہے
عرش معبود سے آواز درود آتی ہے

[illegible]

شوق کہتا ہے کہ قربان کرو جانوں کو
جلوۂ شمع نظر آتا ہے پروانوں کو

[illegible]

ظلم مظلوم پہ ہو اور میں نصرت نکروں
ہائے فرزند پیمبر کی اعانت نکروں

[illegible]

یہ ریاضت ہے اسے نفس کشی کہتے ہیں
اسی کو فوز عظیم آل نبی کہتے ہیں

[illegible]

باپ کے پاس کبھی سامنے دادا کے ہیں
کیا پریشان ورق مصحف زہرا کے ہیں

[illegible]

تپ کی شدت میں ذرا فرق جو پا جاتے ہیں
باپ کے پاس عصا تھام کے آجاتے ہیں

[illegible]

کیوں مصیبت میں پڑو میری حمایت کے لئے
رات کو سمجھو سپر اپنی حفاظت کے لئے

[illegible]

[illegible]

دل میں اپنے نہ سمجھنا کہ خفا ہے شبیرؑ
تم سے راضی ہے کہ راضی برضا ہے شبیرؑ

پانی اصغر کے لئے شاہ نے جب مانگا تھا
دم بخود کوفی و شامی تھے عجب سکتا تھا

[illegible]

[illegible]

نہو محجوب کسی دوست سے یا دشمن سے
بارِ بیعت بھی اوٹھا لیتا ہوں میں گردن سے

کس زباں سے کہوں جو ظلم جفاجو نے کیا
قطع حضرت کا سخن تیر سہ پہلو نے کیا

[illegible]

[illegible]

دل تڑپتے تھے مگر عرض کا مقدور نہ تھا
قطع کردیں سخن آقا کا یہ منظور نہ تھا

ورثۂ خاص بزرگوں کا لیا اصغر نے
سجدۂ شکر دم نزع کیا اصغر نے

[illegible]

وہی النسب ہے جو مرضی ہے الٰہی تیری
بیکسی میں مجھے کافی ہے گواہی تیری

[illegible]

یا گلے میں لہو ہیں باہیں تھیں علیؑ اصغر کی
جسطرح ہائے شہادت ہوئی تھی اصغر کی

[illegible]

روح اصغر نے جو فردوس کو آباد کیا
دوستوں کو شہ بیکس نے بہت یاد کیا

[illegible]

کوئی نصرت کو نہ ملے شاہِ شہیداں نکلا
کس طرح گردنِ بے شیر سے پیکاں نکلا

[illegible]

ہائے کیا بیکسی و یاس کا منظر ہوگا
آپ کے ہاتھ پہ جس دم علی اصغر ہوگا

[illegible]

آپ تو صبر کے مالک تھے بجا صبر کیا
مگر اوس صالحہ نے دل پہ بڑا جبر کیا

واں کہاں اصغرِ بے شیر نے عزت پاتی [illegible]
[illegible] دو معصوم یہیں رفعت پاتی
[illegible]
[illegible]
پہلوئے شاہ میں اب مثلِ جگر رہتے ہیں
اور انہیں اصغرِ معصوم لبشہ کہتے ہیں

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
لے بھلا ساتھ خداوند کا ہم چھوڑیں گے
ہات سے دامنِ دولت نہ قدم چھوڑیں گے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سر جھکائے رہے عباسؑ نہ قاسمؑ اوٹھے
پہلے روتے ہوئے عبداللہؓ مسلمؑ اوٹھے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
حد فصاحت کی یہی شان بلاغت کی ہے
واہ کس حسن سے ہم سب کی وکالت کی ہے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہاشمی کوئی بچا ہے نہ بچے گا مولا
خون حضرت کے پسینے پہ گریگا مولا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
قیدِ ہستی سے ملے ہمکو رہائی پہلے
شاہزادوں پہ تصدق ہوں فدائی پہلے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قتل سے آپ مع عترت احمدؐ بچ جائیں
کلمہ گو ہوں فدا - آلِ محمدؐ بچ جائیں

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بندہ ایسا ہو اگر بندہ نواز ایسا ہو
وصل کا لطف یہ ہے راز و نیاز ایسا ہو

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کہا اے غازیو اللہ جزا دے تم کو
عملِ خیر کی توفیق سوا دے تم کو

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جاگتے ہی رخِ انصار و احبا دیکھا
پوچھا کچھ جاتے ہوئے میں نے ابھی کیا دیکھا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قدرتِ حق سے فرشتے اگر انساں ہوتے
پھر بھی مشکل تھا کہ ہمتائے شہیداں ہوتے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سب سے بڑھ کر وہ غضبناک تھی بے مجھ پر
حملے کرتا ہے ستمگار پیاپے مجھ پر

[illegible]

پاس آکر کہا اے خاصۂ قیوم حسینؑ
تو شہید آلِ محمدؐ میں ہے مظلوم حسینؑ

[illegible]

دہر حادث ہے لقا کب ہے زمانے کے لئے
موت آنے کے لئے جان ہے جانے کے لئے

[illegible]

عرش سے فرش پہ خدمت کو تری آیا ہے
شیشۂ سبز بھی فردوس سے اک لایا ہے

[illegible]

گم چراغ سحری سے تھے چمک میں تارے
ڈوبتے جاتے تھے دریائے فلک میں تارے

[illegible]

سبز باں ہوگا جو معبود ہے آقا تیرا
میوۂ خلد سے اب ٹوٹے گا فاقا تیرا

[illegible]

زیر شمشیر شرر بار ہزاروں ہونگے
نہر میں ڈوب کے فی النار ہزاروں ہونگے

[illegible]

اٹھو او کھٹا سوئے فلک دیکھ لے بیداری میں
کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں

[illegible]

ڈہاک پھولا ہوا یا شعلۂ جوالہ ہے
چاک ہے دامن گل داغ بدل لالہ ہے

[illegible]

کھل کھلاتے ہی پریشان ہوئے جاتے ہیں
مثل دل چاک گریبان ہوئے جاتے ہیں

[illegible]

نے زباں کی وہ زباں ہے کہ پھولا دل کا
خار پیوست ہے یا تیر بن کا ہل کا

[illegible]

ہمسے پوچھو تو نہ حیرت ہے نہ بیماری ہے
گل زہرا کے لئے شغل غم و زاری ہے

[illegible]

محبت حق سے ہے وابستہ لبتا ہر دم کی
قتل شاہ شہدا موت ہے اک عالم کی

[illegible]

[illegible]

خاک اوڑاتی ہے اندھا دھند ہوا چلتی ہے
ہوش اوڑے جاتے ہیں یوں تند ہوا چلتی ہے

پانی تک دیتے نہیں ظلم سنا کرتے ہو
گھر میں مہمان بلا کر یہ دغا کرتے ہو

[illegible]

[illegible]

قمری و فاختہ نالاں ہیں اسی صدمے سے
زرد رو خار مغیلاں ہیں اسی صدمے سے

خشک تر سے ہے عیاں پیاس کا مطلب گویا
لب ساحل بھی ہیں پپڑائے ہوئے لب گویا

[illegible]

[illegible]

ایسا موقع نہیں تا حشر نہ پھر آئے گا
بات رہ جائیگی اور وقت گذر جائے گا

کھیلتا ہے کوئی شطرنج کوئی سوتا ہے
ایک حُر خیمۂ خالی میں فقط روتا ہے

[illegible]	[illegible]
رات بھر جاگنا تھا فرض نمکخواری کا وقت اب آ گیا ہے بخت کی بیداری کا	کب مفر اپنے لئے خلق کی ناراضی ہے قتلِ فرزندِ پیمبرؐ سے خدا راضی ہے
[illegible]	[illegible]
ہو گئی صبح اٹھو طاعتِ داور کے لئے بعد ازاں قتلِ جگر بندِ پیمبرؐ کے لئے	خاک ہو جارۂ مولا میں سعادت یہ ہے حق طاعت یہ ہے اکسیرِ عبادت یہ ہے
[illegible]	[illegible]
ساری دنیا تمہیں تا حشر برائی دیگی سن رکھو پھر نہ یہ آواز سنائی دیگی	شاہ سے امن و اماں کا ہوا سائل کعبہ نظر آنے لگا قبلہ کے مقابل کعبہ

۴۹

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دم بخود عاشق معبود کا ہر عاشق تھا
جو امام ان میں تھا ناطق وہی بس ناطق تھا

۵۰

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نذر سجدے میں دئے در ثمیں اشکوں سے
تر زباں شکر سے کی اور زمیں اشکوں سے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ساتھ قرآن کا یہ دینگے اور انکا قرآں
سر اقدس سر نیزہ بھی پڑھے گا قرآں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آج تم لوگ شہید رہ مولا ہو گے
ظہر تک داخل فردوس معلی ہو گے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ایک یہ بھی سبب الفت و مانوسی ہے
ہر سخن وحی ہے جس کا وہ زباں چوسی ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حملہ ور ایک ہی جانب سپہ شام رہے
یوں لڑو آج کہ تا شام ابد نام رہے

بند ۱۲

[illegible]

سیر و سیراب تھے سب شاہِ اُمم پیاسے تھے
آگ دنیا میں لگی تھی کہ حرم پیاسے تھے

بند ۱۳

[illegible]

حق صلہ دیگا او نہیں سعی و پریشانی کا
خاک چھانی بھی تو قطرہ نہ ملا پانی کا

بند ۱۴

[illegible]

گھٹ گیا تھا جو دہواں دم بھی کھنچے جاتے تھے
ہات سے کوزہ و ساغر بھی چھٹے جاتے تھے

بند ۱۵

[illegible]

آسماں پر علم خسروِ خاور نکلا
رایتِ فوجِ خدا خیمے سے باہر نکلا

بند ۱۶

[illegible]

میمنہ میں تھے کبھی میسرہ لشکر میں
کبھی شیرانہ گئے قلبِ سپاہِ شر میں

بند ۱۷

[illegible]

اس طرف حق کے حبیب ابنِ مظاہر اسدی
تن کے فرماتے تھے اے دستِ خدا اشدد یدی

۲۰۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
خاتمہ اوس پہ تھا بد اصلی و بدکاری کا
منصب اوس نحس نے پایا تھا علمداری کا

۲۱۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
نام عباسؑ لقب ناصر و شیدائے حسینؑ
باپ ہیں ساقیٔ کوثر تو سقائے حسینؑ

۲۱۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
رعب سے کوفیوں کے رنگ اوڑے جاتے ہیں
برچھے ہاتھوں میں تو دل سینوں میں تھراتے ہیں

۲۱۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سخت سے سخت سزا کوفیوں کو دینا ہے
خون مسلم کا قصاص آج ہمیں لینا ہے

۲۱۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
فتح آقا کی ہو ذریت حیدر بچ جائے
ہم ہوں بیجان مگر جان پیمبر بچ جائے

۲۱۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
شوق و اخلاص سے گرد سر شبیر پھری
تابع مرضی معبود کی تقدیر پھری

۱۱۵م

[illegible]

اور اگر آج ہی منظورِ لقائے رب ہے
در فردوس کشادہ ہیں روا مطلب ہے

۱۱۶م

[illegible]

بڑھ کے قطرے نے قدم قلزم رحمت کے لئے
بحر ذخار بڑھا آپ ہدایت کے لئے

۱۱۷م

[illegible]

مع انصار فدا ہوں یہ ہوس ہے دل میں
شمع پروانوں کو بھی لائے تری محفل میں

۱۱۸م

[illegible]

دیکھا اعدا نے بھی لفظوں کا اثر آنکھوں سے
نظر آنے لگے خلد اور سقر آنکھوں سے

۱۱۹م

[illegible]

خوب سمجھا یا سمجھایا ستم ایجادوں کو
نہ ہوا خاک اثر کفر کے ہمزادوں کو

[illegible]

فوج شاہد رہے آغاز وغا کرتا ہوں
تیر شبیر کی جانب میں رہا کرتا ہوں

۱۲۱

[illegible]

ساری دُنیا سے الگ دین تھا بے پیروں کا
مہمانوں پہ برسنے لگا مینہ تیروں کا

۱۲۲

[illegible]

پاس جو آ گئے نیزوں سے ہٹایا اونکو
ہر طرح خاک مذلت پہ گرایا اونکو

۱۲۳

[illegible]

بیچ میں شاہ ادہر اور ادہر غازی تھے
دلِ زہرا کے لئے سینہ سپر غازی تھے

۱۲۴

[illegible]

توشۂ خیر سے ہر چند رہا خالی ہات
در دولت یہ سخی کا ہے نہ جا خالی ہات

۱۲۵

[illegible]

حد سے بڑھتا ہوا دیکھا جو فساد آقا نے
جاں نثاروں کو دیا حکم جہاد آقا نے

۱۲۶

[illegible]

قبر مردوں کو نہ زندوں کو اماں ملتی تھی
دور تک شیر دلوں کے نعروں سے زمیں ہلتی تھی

[illegible]

خود بھی کھوئے گئے ہمت کو بھی کھو کر چھوڑا
بہتے دریا میں بھی حمیت کو ڈبو کر چھوڑا

[illegible]

ڈھیر جل جل کے مثال خس و خاشاک ہوا
پاک قصہ ہوا خس کم تو جہاں پاک ہوا

[illegible]

لشکر حق میں اگر ایک بھی کم ہوتا تھا
گھٹتی تھی رونق دیں شاہ کو غم ہوتا تھا

[illegible]

جب سب انصار نثار شہ ابرار ہوئے
ہاشمی مطلبی عازم پیکار ہوئے

[illegible]

تیر جو آتا تھا سینے پہ اوسے لیتے تھے
زخم مثل لب سوفار ہنسنے دیتے تھے

[illegible]

ظاہر اوس کا یہ اثر بے تک و دو ہوتا ہے
جو عدو نو سے ہو مضروب وہ نو ہوتا ہے

[illegible]

[illegible]

ایک نے قتل کیا سو ستم ایجادوں کو
متزلزل کیا بیداد کی بنیادوں کو

ماں نے پاس اپنے بلایا ہے وفاداروں کو
وعظ فرما رہی ہیں بنتِ علیؑ پیاروں کو

[illegible]

[illegible]

ہو کے ماموں پہ فدا خلد کے سیار ہوئے
ہم شکوہ و شرفِ جعفرِ طیار ہوئے

شیرِ خاطر میں شغالوں کو نہیں لاتے ہیں
کوہ کی طرح قدم جنگ میں جم جاتے ہیں

[illegible]

[illegible]

عونؑ کے بعد رہِ خیر میں ہیجان ہوئے
اپنے والد کے عوض شاہ پہ قربان ہوئے

مگر اب قصدِ سفر کعبۂ مقصود کا ہے
سامنا بندۂ ناچیز سے معبود کا ہے

١٢٩
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
نہ کبھی جنگ میں کرنا جو گذرنا ہے ضرور
موت کا خوف اوسے کیا جسے مرنا ہے ضرور

١٣٠
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دم بدم صدمہ و اندوہ سوا ہوتا ہے
جان دہڑکے میں ہے اب دیکھیے کیا ہوتا ہے

١٣١
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اس شہادت کی بڑی منزلت و عزت ہے
جس پہ مرتے تھے بزرگ اپنے یہ وہ نعمت ہے

١٣٢
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
پیشوا جانتے ہیں دل سے ہر اک ظالم کو
واجب القتل سمجھتے ہیں بنی ہاشم کو

١٣٣
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
گر آغاز مصائب تھا وہ انجام یہ ہے
صبح تھی روز غم و درد کی وہ شام یہ ہے

١٣٤
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
طور تقریر میں تھا حق سے ولی کا گویا
دل جگر پایا تھا زینبؑ نے علیؑ کا گویا

[illegible]

ہو کے سردار و علمدار سے رخصت دونوں
راہواروں پہ چلے محو شہادت دونوں

[illegible]

دو دو دلیر آتے ہیں سب فوج پہ جو غالب ہیں
وہ ہیں جعفرؑ یہ علیؑ ابن ابی طالب ہیں

[illegible]

حسن کا قلزم رخسار ہے پیشانی پر
زہر الماس نے کھایا ہے اسی پانی پر

[illegible]

پاؤں پھر اوٹھ نہ سکیں قہر سے زمیں میں گڑ جائے
بن کے لو خوف کا چہرہ پہ طمانچہ پڑ جائے

[illegible]

پشت پر رحمت حق سامنے اقبال بھی ہے
حسن میں رعب بھی ہے رعب میں اجلال بھی ہے

[illegible]

پوچھیں ظالم نے جو شیران وغا کی باتیں
بولا تخمیر کہ سنو مہر و وفا کی باتیں

[illegible]

[illegible]

میری صمصام کی تم ضربِ صفائی دیکھو
دور سے ان کے سر و تن کی جدائی دیکھو

شیر کے سامنے بزدل کوئی ہوسکتا ہے
مرنے والے سے مقابل کوئی ہوسکتا ہے

[illegible]

[illegible]

ہے یہ حسرت نہ رہے ایک بھی ظالم باقی
قتل کرنا انہیں جب تک کہ رہے دم باقی

تھرتھری دل کی نمودار تھی سینے کی طرح
بزدلی رخ سے ٹپکتی تھی پسینے کی طرح

[illegible]

[illegible]

میرا دل آپ نے اندوہ بلا کو سونپا
خیر لیجائیے تشریف خدا کو سونپا

کبھی دریا نہ اترتا ہے نہ یوں چڑھتا ہے
فوج پیچھے کو سرکتی ہے جری بڑھتا ہے

۱۵۷

تیغ بھی میان میں ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جرأت جعفر طیار کے ہم وارث ہیں

ہمت حیدر کرار کے ہم وارث ہیں

۱۶۰

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

واہ کیا خوب صلے نصرت احمد کے دئے

حق نے دُرِّ پدر جد امجد کو زبرجد کے دئے

۱۵۸

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہم جو میداں میں علم تیغ ظفر کرتے ہیں

یا تو سر دیتے ہیں یا معرکہ سر کرتے ہیں

۱۶۱

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دونوں عالم میں معزز ہوئے ممتاز ہوئے

سرخرو ہونے پہ سرسبز و سرافراز ہوئے

۱۵۹

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دست افسوس سپاہ ستمگری ملتی رہی

دم میں جب تک رہا دم تیغ دو دم چلتی رہی

۱۶۲

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سرکوبی پر تو شمشیر پہ دم دینے لگا

ایک پر ایک گرا کر و میں رن لینے لگا

م [illegible]

[illegible]

ہمتیں ٹوٹ گئیں پیر و باطل بیٹھے
سوگ میں ہیں اون کے فقط کوفیونکے دل بیٹھے

م [illegible]

[illegible]

کشمکش میں ستم آرا کا برا حال ہوا
زندہ در گور سم اسپ سے پامال ہوا

م [illegible]

[illegible]

دھاک بیٹھی ہوئی اب تا بفلک تیری ہے
دل میں دہشت تری زخموں میں چمک تیری ہے

م [illegible]

[illegible]

کشمکش میں ہوئے فی النار وہ سب نابنجار
سم رہوار سے ہموار ہوئے ناہموار

م [illegible]

[illegible]

کھب گئی ہیں مری آنکھوں میں ادائیں اسکی
نہیں پاپر تو یہ میں لیتی ہوں بلائیں اسکی

م [illegible]

[illegible]

تیغ چلتی تھی نہ خنجر کوئی چل سکتا تھا
چشم حیرت سے ہر اک گرز گراں تکتا تھا

[illegible]

الغرض قطع کیں احباب کی یادیں کاٹیں
کاٹ کر دل کے ارادوں کو مرادیں کاٹیں

[illegible]

روح کو غم تھا کہ لعنت بھی ملی ایذا بھی
ہات سے دین بھی افسوس گیا دنیا بھی

[illegible]

دل میں عترت سے جو کینے تھے اونہیں گاڑ دیا
پاٹ دریا کا عرض ناریوں سے پاٹ دیا

[illegible]

قطع نسلیں ہوئیں بھرے ہوئے اکثر بیکار
تیغ سے باغی و طاغی ہوئے ابتر بیکار

[illegible]

نہ خبر پہونچی نہ خود خیر سے گھر میں پہونچے
ٹھنڈے ٹھنڈے وہ تنگ ظرف سقر میں پہونچے

[illegible]

آگے بڑھتا تھا دہشت جو ہوا کا تڑ سے
گرتا تھا آگینہ کی صورت سر سرکش دھڑ سے

م ١٥

[illegible]

لیلیٰ تیغ پہ دل سیکڑوں مفتون ہوئے
موت سے بچ گئے جو لوگ وہ مجنون ہوئے

[illegible]

یہیں زینبؑ کی ضعیفی کا سہارا ٹوٹا
عونؑ گھوڑے سے گرے عرش سے تارا ٹوٹا

م ١٧

[illegible]

راہ کے ساتھ کٹا سنگ دلوں کا لشکر
ایک فرسنگ ہٹا سنگ دلوں کا لشکر

م ١٨

[illegible]

دشمن اللہ کا ہے لعن کے قابل یہ ہے
عونؑ عبداللہ مظلوم کا قاتل یہ ہے

م ١٩

[illegible]

عونؑ تھے نیزہ بکف جعفر طیار کی شکل
حملہ ور شامیوں پر حیدر کرار کی شکل

م ٢٠

[illegible]

علیؑ اکبر نہ شہنشاہ خوش اقبال ہیں پاس
ملک الموت ہیں یا کاتب اعمال ہیں پاس

۱۰۱۰

[illegible]

مرد ہوتے نہیں آفت میں ہراساں پیارے
مشکل نزع بھی ہو جائے گی آساں پیارے

۱۰۱۱

[illegible]

رن سے لائیں جو سلیمانؑ کی اور جونؑ کی لاش
ایک فرسخ پہ یہ بولیں چھوڑ دیں وہ عونؑ کی لاش

۱۰۱۲

[illegible]

نزع میں آتا ہوں میں ہے یہی ارشادِ علیؑ
دل میں ہو یادِ علیؑ ورد زباں نادِ علیؑ

۱۰۱۳

[illegible]

بعد رخصت کے نہ دلدار کا چہرہ دیکھا
رخ تو رخ ہائے جنازے پہ نہ سہرا دیکھا

۱۰۱۴

[illegible]

ہے یہ خادم کی وصیت نہ بھلانا مولا
قتل گہ سے مرا لاشا نہ اٹھانا مولا

۱۰۱۵

[illegible]

اور کوفے کی طرف مضطرب الحال چلے
بن گیا دن شب غم کھولے ہوئے بال چلے

[illegible]

جسم میں بی بیوں کے جاں نہ تھی فاقوں سے
یا حسینؑ ابن علیؑ کہکے گریں ناقوں سے

[illegible]

کبھی تھیں ہائے نہ میں نے ترا سہرا دیکھا
اور سبہ رشن دسعر خاک پہ لاشا دیکھا

[illegible]

زیب تن خلعت پرخون شہادت تھا فقط
دھوپ میں سایہ فگن دامن رحمت تھا فقط

[illegible]

خاک پر بھائی بھتیجوں کو تو اک جا دیکھا
عون کا ہائے نہ اوس وقت بھی لاشا دیکھا

[illegible]

لوگ سب بے سر و بے جاں تھے مگر جان لیا
تن کی خوشبو سے ہر اک پھول کو پہچان لیا

[illegible]

نام اس کا ہے ولا مہر و محبت یہ سے ہے
مجلس شام کی مشہور روایت یہ ہے

[illegible]

غالبًا دل میں کہا صاحبِ آزار رہوں
یا الٰہی پھوپھی اماں کہیں بیمار رہوں

[illegible]

خدمتِ حیدرِ کرار میں غازی پہونچا
ظہر کے وقت جناں میں وہ نمازی پہونچا

[illegible]

شانِ ایثارِ پیمبر کی دکھا دیتی ہیں
اپنا کھانا یہ بھتیجوں کو کھلا دیتی ہیں

[illegible]

کوفہ و شام کی تنہا یہ گھٹا چھائی ہے
برقِ تابندہ لئے شاہ کا شیدائی ہے

[illegible]

کوفہ و شام کی گھنگھور گھٹا چھائی ہے
برقِ تابندہ لئے شاہ کا شیدائی ہے

[illegible]

حق سے کرتا ہوں شکایت میں ستمگاروں کی
تم جفا کاروں کی بدکاروں کی مکاروں کی

[illegible]

کفر و بدعت سے غرض رکھتے ہو عصیاں سی کام
تمکو تنزیل سے مطلب ہے نہ قرآں سے کام

[illegible]

موت کا حکم تھا لے کا رجوا ز آنکھوں سے
دیکھ دنیا کا نشیب اور فراز آنکھوں سے

[illegible]

شمع رو تھی وہ پری پرتو پروانہ تھا
جس پہ سایہ بھی پڑا اس کا وہ دیوانہ تھا

[illegible]

نعل کا وار تھا یا برق سشر ربار کا وار
کم نہ تھا ضرب میں تلوار سے رہوار کا وار

[illegible]

دیکھئے قدرت حق شمع بھی تھی صرصر بھی
رہ گئے بجھکے دل فوج بھی اور تیور بھی

[illegible]

دھن یہی بندہ کی دنیا سے سفر بہتر ہے
تیغ کی آنچ سے پھر نار سقر بہتر ہے

۲۰۵

جسکے ماتھے پہ لگی تیغ گرا وہ بے پیر
منہ سے بیساختہ نکلا ارے پھوٹی تقدیر
تارکِ صوم و صلوٰۃ اس درجہ تھا وہ شریر
متمرد رہا معبود سے تا وقتِ اخیر

کینۂ دیں سے جو بالطبع پھرا تھا سرکش
منہ پھرائے ہوئے قبلے سے گرا تھا سرکش

۲۰۶

تیغ کہتی تھی جو ہوتا تھا ستمگر فی النار
یہ بلا شرکتِ غیرے تھا مرا تازہ شکار
موت کہتی تھی نہیں ملنے کو میں تیار
نصف میرا بھی تو حق ہے اے صاعقہ بار

میں نے مقتل میں بہانے سے اسے گھیرا ہے
خون خون اس میں مرا حصہ ہے دم تیرا ہے

۲۰۷

گر کے کمزوروں کا دم لیتے تھے شہ زور جدا
شور کرتے تھے تڑپنے میں سلحشور جدا
خون میں اپنے شرابی تھے شرابور جدا
غم یہ سب کو تھا کہ مر کر نہ ملی گور جدا

اتفاقاً جو بچے اون کے جیتے ٹوٹ گئے
تیغیں ہاتوں سے چھٹیں جنگ سے جی چھوٹ گئے

۲۰۸

تیغ کی آنچ سے ڈر ڈر کے ستمگر بھاگے
پھینک کر خود و زرہ جوشن و بکتر بھاگے
کس طرح فوج تھمے پہلے جو افسر بھاگے
تھے جو رودار جھلم ڈال کے منہ پر بھاگے

بزدلی کہتی تھی کیوں بیٹھ گئے پردے میں
ننگ و ناموس چھپایا ہے نئے پردے میں

۲۰۹

دور سے دیتا تھا آواز ابن سعد لعیں
سیکڑوں قتل ہوا اور ہر ایک ملول و غمگیں
تشنہ و گرسنہ و بیکس و مجبور و حزیں
ہاشمی ہے تو ہو - آخر ملک الموت نہیں

بھوک اور پیاس میں کیا صابر و خورسند یہ ہی
ایک افسر نے کہا کس کا جگر بند یہ ہی

۲۱۰

یہ جری جعفر طیار کا ہے نام و نشاں
سعد وقاص ترا باپ تھا مشہور جہاں
جسکے حملوں کے سبب سے ہوا ایران ویراں
اس سے لڑنا ہے تری شان کے بالکل شایاں

تو ہی کہدے کہ عرب کا یہی دستور نہیں
بولا وہ سچ ہے مگر مجھکو تو منظور نہیں

[illegible]

[illegible]

کیا حکومت وہ کریگا جو ہو تلوار میں سبد
ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش خوانند

دیکھا غصے میں سوئے عالم بالا اوس نے
ایڑ دی گھوڑے کو بھالے کو سنبھالا اوس نے

[illegible]

[illegible]

خلعت و دولت و جاگیر ملے گی تجھکو
نام ہو جائے گا توقیر ملے گی تجھکو

جام دیدیتے ہیں قاتل کو وہ پیاسے یہ ہیں
کیوں نہو ساقیٔ کوثر کے نواسے یہ ہیں

[illegible]

[illegible]

یہی انجام اس افسر کا ہوا مقتل میں
سامنے آگیا غازی کے بعین اک پل میں

صاحب الامر دو عالم کا خداوند ہے تو
گیارہواں ساقیٔ کوثر کا جگربند ہے تو

[illegible]

ظلم سے بھر گیا دنیا کا پیالا ساقی
عدل کا کوئی نہیں پوچھنے والا ساقی

[illegible]

ہاشمی ہے نہ قریشی نہ عرب کچھ بھی نہیں
جتنی شرطیں تھیں خلافت کی وہ اب کچھ بھی نہیں

[illegible]

باعث خانہ خرابی کو ولی کہتے ہیں
ہر کبابی کو شرابی کو ولی کہتے ہیں

[illegible]

رفع شر کا ترے میخواروں کو مقدور نہیں
ندیاں خون کی بہ جائیں تو کچھ دور نہیں

[illegible]

دل سے گڑھتے ہیں یہ قرآن کے معنی ساقی
پیچ تنا ہیں یہی ایمان کے معنی ساقی

[illegible]

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

۲۲۲

[illegible]

انکی آنکھوں میں کھٹکتے ہیں تو میخوار ترے
قابل دار ہیں نادار طرفدار ترے

۲۲۳

[illegible]

ہائے زوار غریبوں پہ جو ایذا گذری
تجھکو معلوم ہے یا جانے خدا کیا گذری

۲۲۴

[illegible]

چار سو چھا گئی ہے کفر کی ظلمت اب تو
ابر غیبت سے نکل مہر امامت اب تو

۲۲۵

[illegible]

میرے شیعو! مری غربت نہ بھلانا دل سے
یاد کرنا مجھے اور اشک بہانا دل سے

۲۲۶

[illegible]

ظلم ان بالشویکوں کے سہیں گے کب تک
اہل دیں قبضۂ باطل میں رہیں گے کب تک

۲۲۷

[illegible]

اون میں سے ایک مجاہد کا بیاں اس دم ہے
دیکھ بکھرا ہوا وہ پیڑہ بکف جنیغم ہے

۲۲۹

[illegible]

۲۳۰

[illegible]

دیکھتا ہی رہا وہ نیزہ کے زد کا پہلو
سوچتا ہی رہا ہر وار کے رد کا پہلو

طاقت انکو یہ قدرت سے عطا آج ہوئی
زور بازوئے محمدؐ کو بھی معراج ہوئی

۲۳۱

[illegible]

۲۳۲

[illegible]

انکی ہشیاری و جرأت سے وہ حیران رہا
ہات میں نیزہ و دل نحس میں ارمان رہا

دھوپ اور پیاس وہ غنچہ دہن زخمی تھا
سر سے تا ناف ہر اک عضو بدن زخمی تھا

۲۳۳

[illegible]

۲۳۴

[illegible]

بہ صدا اسکے نہ قابو دل ناپاک پہ تھا
دل میں برچھی کی انی اور وہی خاک پہ تھا

چار جانب سے جو گھیرا سپہ باطل نے
وار مظلوم محمدؐ پہ کیا بزدل نے

[illegible]

[illegible]

دل میں ہے چہرۂ اقدس کی زیارت کر لوں
بیکسی میں شہ بیکس کی زیارت کر لوں

کون تھا آپ کی میت کا اوٹھانیوا لا
رن میں سوتا تھا ہر اک لاش کا لانیوالا

[illegible]

[illegible]

آن واحد میں محمدؐ کے سرہانے آئے
بولی تقدیر فقط لاش اوٹھانے آئے

ایک وارث تھا جو موجود وہ بیمار بھی تھا
رسن و طوق و سلاسل میں گرفتار بھی تھا

[illegible]

[illegible]

گود میں لاش دلاور کی اوٹھا کر لائے
حشر برپا ہوا جب خیمے کے در پر لائے

اپنے سینے سے لگاتے تھے دل حیدر کو
اور چھپاتے تھے زباں فاطمہؑ کے دلبر کو

[illegible]

[illegible]

خون شبیر بعینہ ہے پیمبر کا لہو
رکہتا ہے خاص اثر شافع محشر کا لہو

ابر رحمت اسی باعث سے نہ گہر گہر برسا
پھولی گردوں پہ شفق خون زمیں پر برسا

[illegible]

[illegible]

برکت اوٹھ گئی عالم زبر و زیر ہوا
چھائی ظلمت کہ جہاں آنکھوں میں اندھیر ہوا

سر اوٹھا سکتا نہیں سوز پشیمانی سے
صبح دم دیکھلو اوٹھتا ہے دہواں پانی سے

[illegible]

[illegible]

خوں فشانی ہے روا اشک فشانی کی جگہ
خون چالیسویں تک برسا ہے پانی کی جگہ

کس قیامت کا اثر تھا غم پیغمبر میں
پھرتے تھے خاک اوڑاتے ہوئے دشت و در میں

[illegible]

[illegible]

دفن ظاہر میں ہوئے سبطِ پیمبرؐ افسوس
مگر اوس روز بھی تن سے نہ ملا سر افسوس

[illegible]

اوسکو تفسیر کہوں سورۂ الرحمٰن کی
صاف تسبیح نظر آ رہی تھی مرجاں کی

[illegible]

بیتِ مقدس کا جو پتھر کوئی ہٹ جاتا تھا
جوش زن تازہ لہو سب کو نظر آتا تھا

[illegible]

ایسا دنیا میں کوئی سرکش و سفاک نہ تھا
بید لرزاں تھا مگر اوسکو ذرا باک نہ تھا

[illegible]

راہِ حق پائی سرِ پاک سے بھی عالم نے
سورۂ کہف سنا زید بن ارقم نے

[illegible]

بید سے تازہ ستم دشمنِ رب کرتا تھا
لب و دنداں پہ لگاتا تھا غضب کرتا تھا

۱۴۵۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہائے باقی رہا اسلام اور ایماں ابتک
سرِ شبیرؑ پڑھے جاتا ہے قرآں ابتک

۱۴۵۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پیاس میں ذبح ہوئے سبطِ پیمبرؐ ہے ہے
سرِ زینبؑ پہ نہ باقی رہی چادر ہے ہے

۱۴۵۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دل لرزتے تھے عجب قہر کا مضموں یہ تھا
آسماں سے جو برستا تھا وہی خوں یہ تھا

۱۴۵۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

خونِ سادات کو برباد نہ جانے دیں گے
تم طرح دوگے تو پھر ان سے عوض ہم لینگے

۱۴۵۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

آنکھ ہوتی تو شرف حق کا دکھائی دیتا
قید سے آلِ پیمبرؐ کو رہائی دیتا

۱۴۵۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جس برس قتل جفا سے شہِ ابرار ہوئے
لڑنے مرنے پہ اُسی سال یہ تیار ہوئے

[illegible]

[illegible]

گھر میں آرام نہ گلیوں میں اماں ملتی تھی
جس طرف جاتے تھے موت اونکو وہاں ملتی تھی

کیوں نکی سبط پیمبر کی حمایت میں نے
قرشی ہونے کی بھی کی نہ رعایت میں نے

[illegible]

[illegible]

وہ شقی کہتا تھا پچتانے سے کیا ہوتا ہے
خط وہ گم ہو گیا کیوں مجھہ پہ خفا ہوتا ہے

آنکھ ہوتی تو شرف حق کا دکھائی دیتا
قید سے آل پیمبر کو رہائی دیتا

[illegible]

[illegible]

حشر تک کی یہ اسیری تھی گوارا ہم کو
قتل فرزند ید اللہ نے مارا ہم کو

سر شہیدوں کے نہ اونکے رفقا لیجائیں
قید سے آل نبی کو نہ چھڑا لیجائیں

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ایک ادنیٰ سی یہ تکلیف ہوئی زنداں میں
مر گئی دخترِ شبیرؑ اسی زنداں میں

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہائے جیتا رہا میں اور معاصر نہ رہے
مسلمؑ عوسجہ و ابنِ مظاہرؑ نہ رہے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

راہ کی گرد سے آلودہ تھے گیسوئے حرم
دلِ زخمی کی طرح دکھتے تھے بازوئے حرم

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہو سکی مجھ سے نہ ہیہات کسی کی نصرت
فرض ہے مثلِ نماز آلِ نبیؐ کی نصرت

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

لحدِ پاک پہ قربان کبھی ہوتا ہے
کبھی پڑھتا ہے زیارت کو کبھی روتا ہے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

منقبت کہنے کو مولانہ شہادت کے لئے
جابرؓ آیا ہے فقط عذر و سماجت کے لئے

[illegible]

حشر تک مومنوں میں ذکرِ نعش ہوتا
لحدِ اصغر کی بنا کر میں تصدق ہوتا

[illegible]

اوسط زن بی بیوں کو شغلِ غم و زاری تھا
اور پردے کے ادھر جابرِ انصاری تھا

[illegible]

آپ بلوالیں تو ارمان نکل جائے ابھی
یا حسینؑ ابنِ علیؑ جان نکل جائے ابھی

[illegible]

کھودی جاتی ہے لحد عرشِ خدا ہلتا ہے
سر سے تن آپ کا چالیسویں دن ملتا ہے

[illegible]

ناصرِ دینِ خدا خیرِ بشر کا عاشق
جدِ امجد کا صحابی ہے پدر کا عاشق

[illegible]

نہ اگر زیرِ زمیں فرقِ مبارک ہوتا
بعدِ چہلم بھی یوہیں چرخ ابد تک رُتا

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تمام شد

تمام شد

مرثیہ ۱۱

مطلع

خدا کی دین ہے اولاد اور نعمت ہے

بند ۱۸۷

در حالِ حضرت علی اکبرؑ

خدا کی دین ہے اولاد اور نعمت ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اندھیرے گھر کا اسے سب چراغ کہتے ہیں
یہ لال وہ ہے جسے شب چراغ کہتے ہیں

جگر تڑپتا ہے جب دل کی بات کہتے ہیں
خود اپنی زیست کو قید حیات کہتے ہیں

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پسر جو نیک ہے مر کر بھی کام آئے گا
کہ والدین کو محشر میں بخشوائے گا

یہ پھول وہ ہے کلی دل کی جس سے کھلتی ہے
گلے لگانے سے گویا مراد ملتی ہے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پسر کا ہر عمل خیر باپ ماں کے لئے
خدا کے فضل سے پروانہ ہے جناں کے لئے

جو مانتا نہیں ماں اور باپ کا فرماں
تو ایسے پھول کو کہتے ہیں لوگ نافرماں

[illegible]

نکالی ظلمت غم آفتاب شادی نے
کنارہ دل سے کیا رنج نامرادی نے

[illegible]

نظر جمائے ہوئے چشم دلربا پر ہے
جو دل کی آنکھ کو دیکھو نظر خدا پر ہے

[illegible]

تو ہی بناتا ہے سب کام کم نصیبوں کے
بکھرے یہ گھر ہیں تو پھر جائیں دن غریبوں کے

[illegible]

ہر ایک روز نئی شان وہ دکھاتا ہے
جو مصلحت ہو تو مردے کو بھی جلاتا ہے

[illegible]

دوا دعا کے سوا اور کوئی کام نہیں
رجوع دل ہیں سوئے حق ریا کا نام نہیں

[illegible]

پکارتے ہیں اوسی کو بلاؤں میں گھر کے
اوسی کے در پہ رگڑتے ہیں ناک پھر پھر کے

[illegible]

بہو کا آگئے قدم گھر میں اور پوتا ہو
مگر وہ کیا کرے جس کا نصیب سوتا ہو

[illegible]

چراغ علم و ہنر سے دل انکے جلتے ہیں
جو دست کار کوئی ہو۔ یہ ہات ملتے ہیں

[illegible]

کسی یتیم کے ماں باپ مر گئے دو نو
اکیلا رہ گیا بچہ گزر گئے دو نو

[illegible]

بدلتی رہتی ہے رنگ زمانہ کی صورت
تغیر ان میں بھی ہے آب و دانہ کی صورت

[illegible]

کوئی نثار کہیں رشک کا شکار وہ ہے
کسی کی آنکھ میں گل ہے کسی میں خار وہ ہے

[illegible]

جو فلسفہ سے مطابق ہوا وتنا مانتے ہیں
فضول و طول اصل ما بقی کو جانتے ہیں

[illegible]

[illegible]

ترقیاں ہیں بظاہر تنزل اصل میں ہے
جو انکی آنکھ میں ہے خار وہ گل اصل میں ہے

اوڑی جو پھول سے خوشبو گرا وہ مرجھا کے
لیا زمیں نے آغوش اپنی پھیلا کے

[illegible]

[illegible]

حقوق بندوں کے بھی حق کے ساتھ جانتے ہیں
ہر ایک حکم شریعت کا دل سے مانتے ہیں

اجل نے دم جو دیا دم نکل گیا ہے ہے
مٹا وہ نقش تو نقشہ بدل گیا ہے ہے

[illegible]

[illegible]

ریاضتوں سے کھلے ہیں یہ پھول مدت میں
حسینؑ کی گل حکمت ہے انکی طینت میں

نظر کے سامنے ہے نور عین کا مرنا
تڑپ تڑپ کے مفضل حسین کا مرنا

[illegible]

[illegible]

جفائیں نزع کی کیا کیا سہی ہیں آنکھوں میں
وہ آنکھیں بیٹھی ہوئی پھر رہی ہیں آنکھوں میں

وہ گل کہ سینچا تھا آب حیات سے اوس کو
ملایا خاک میں خود اپنے ہات سے اوس کو

[illegible]

[illegible]

نہ میرے ماہ کا وقت کمال آیا آہ
زوال مہر سے پہلے زوال آیا آہ

پسر کا رنج ہے اون کا مگر ملال نہیں
شہادت علی اکبرؑ کا بھی خیال نہیں

[illegible]

[illegible]

کہیں نہ ہم سے جو کچھ آرزوئیں تھیں دل میں
تمام حسرتیں گھٹ گھٹ کے رہ گئیں دل میں

بڑے پسر تھے نہ کیوں باپ کے وصی ہوتے
جو زندہ رہتے امام زماں وہی ہوتے

۲۴۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مگر حضور نے مطلق نہ آہ و زاری کی
دکھائی شان رضائے جناب باری کی

۲۴۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پسر کے بدلے شبیہ نبیؐ کو یاد کیا
یہ کہہ کے صدمۂ تشنہ لبی کو یاد کیا

۲۴۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کراہت اہل مصیبت کے شور و شین میں ہے
یہ جزع و فزع روا ماتم حسینؑ میں ہے

۲۴۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مصیبتیں بھی گزرتی تھیں شادمانی میں
حبیبؐ حق نظر آجاتے تھے جوانی میں

۲۴۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وہی شجاعت و صولت وہی ارادہ تھا
حسینؑ کے لئے رحمت یہ شاہزادہ تھا

۲۴۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

شباب جوش پہ حسن و جمال کا سن تھا
ہزار حیف کہ پچیس ۲۵ سال کا سن تھا

[illegible]
زوال جس کو ہو ایسا یہ آفتاب نہیں
[illegible]
[illegible]

یہی ہے خاص مرقع حبیبِؐ داور کا
حسینؑ صبح کو منہ دیکھتے ہیں اکبرؑ کا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

امان دو علیؑ اکبرؑ کو تیغ و خنجر سے
ہمیں غرض ہے فقط ایک حسینؑ کے سر سے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

فزوں شرف میں شہیدوں سے کم ہیں حضرت سے
امامت ان کی مبدل ہوئی شہادت سے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

میں حق شناس ہوں قبلے سے منہ نہ موڑوں گا
نہ مر کے بھی شہِ والا کا ساتھ چھوڑوں گا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

عجیب حال تھا الفت سے امؑ لیلےٰ کا
نگاہ کرتی تھیں منہ اپنے ماہِ سیما کا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

عجب ادب سے قریب حسینؑ اکبرؑ ہیں
پدر سرہانے کو ہیں پائینی کو دلبر ہیں

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یہ کہتے تھے سر تو بڑے متقی نے بیعت کی
دل حسین شبیہ نبیؑ نے بیعت کی

ترقیب رہا تھا خدائی میں اس قدر کوثر
پہنچ آیا صاحب کوثر کے ہات پر کوثر

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تمہاری جعفر صادق نے کی یہ عظمت بھی
کہ سب شہیدوں سے پہلے پڑھی زیارت بھی

بتائے تو یہ کوئی تمام ہیں حق پر
کہ خاندانِ امامِ انام ہیں حق پر

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کرم یہ تھا علی اکبر پہ رب اکبر کا
پلایا نزع میں ساغر نبیؐ نے کوثر کا

ہم اہل حق ہیں امام ہدا کی جانب ہیں
خدائی اک طرف ہم خدا کی جانب ہیں

[illegible]

[illegible]

یہ سنکے آ گئی سرخی سی منہ پہ شیروں کے
بڑھا دیئے علیؑ اکبر نے دل دلیروں کے

قضا پکار رہی تھی قیامت آئی ہے
ہر ایک کوفی و شامی کی شامت آئی ہے

[illegible]

[illegible]

بزرگ جنکے حنین و احد میں بھاگے تھے
فراریوں میں وہی لوگ آگے آگے تھے

بجا ہیں دیکھئے ہوش و حواس لڑنے میں
یہ لوگ بھول گئے بھوک پیاس لڑنے میں

[illegible]

مطلع

[illegible]

نہ ان کے سامنے خون بنی بہار بن میں
یہ سرخرو گئے خلد بریں کے گلشن میں

خدائی بھر سے خدا نے خود انکو چھانٹا ہے
یہ سب ہیں پھول نہیں ان میں کوئی کانٹا ہے

[illegible]

رفیق پہلے ہوئے صدقے آلِ طٰہٰ پر
عزیز پھر ہوئے قربان شاہِ تنہا پر

[illegible]

ادھر مشیتِ مالک میں کچھ نہ چارہ تھا
دل حسینؑ کا قرآن پارہ پارہ تھا

[illegible]

کمر حسینؑ کی ٹوٹی ہے بھائی کے غم سے
پھر ایسے وقت جدا تم بھی ہوتے ہو ہم سے

[illegible]

مخدرات حرم کے غم و الم کا خیال
خصوص زینبؑ مضطر کے رنج و غم کا خیال

[illegible]

کہا پسر نے یہ کس طرح غم سہے اکبرؑ
حضور قتل ہوں اور خلق میں رہے اکبرؑ

[illegible]

پھر اوس پہ صدمہ یہ پہونچا تو مر جائے گی
خدا کو علم ہے کس کس کی موت آئے گی

[illegible]

حسن حسینؑ کو جنگاہ سے بچاتے تھے
سبب جو پوچھتا تھا کوئی یہ بتاتے تھے

[illegible]

کوئی معظمہ کہتی تھیں آس توڑتے ہو
پدر کو اے علی اکبر اکیلا چھوڑتے ہو

[illegible]

نبیؐ کی شکل و شمائل جوان میں پاتے تھے
ہر اک بلا سے نبی زادوں کو بچاتے تھے

[illegible]

تمہارا خوف یہ طاری ہے اہل بدعت پر
کہ ہات اوٹھا نہیں سکتا ہے کوئی حضرت پر

[illegible]

محمد حنفیہ سا کون ہے گھر میں
خدا کا نام ہے یا قی خدا کے لشکر میں

[illegible]

کوئی تو چاہئے نصرت کے واسطے پیارے
کہو نہ باپ سے رخصت کے واسطے پیارے

[illegible]

[illegible]

جو اپنے خون میں یہ نوجوان نہائے گا
ورق زمانے کا ہے ہے اولٹ جائے گا

بٹھایا سامنے اکبرؑ کو اور پیار کیا
نبیؐ کی شکل پہ قلب و جگر نثار کیا

[illegible]

[illegible]

فلک نے تازہ مصیبت یہ ہم پہ ڈالی ہے
شبیہ احمدِ مختار مٹنے والی ہے

قضا پکاری کہ اے باخرد رہو زندہ
شہید راہ خدا تا ابد رہو زندہ

[illegible]

[illegible]

اجل جلو میں ہے خلد بریں کا عازم ہے
تم اہلبیتؑ پیمبرؐ ہو صبر لازم ہے

نرالی شان سے دولہا انہیں بناتے ہیں
خوشی ہے موت کی پھولے نہیں سماتے ہیں

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
پیمبران اولی العزم کے بیان میں ہے
نبیؐ امیؐ و آل نبیؐ کی شان میں ہے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
حسینؑ ہوتا تھا مشتاق جب زیارت کا
تو دیکھ لیتا تھا منہ اپنے ماہ طلعت کا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تمام خلقت خالق میں برگزیدہ ہیں
خدا کے خاص یہ بندے خدا رسیدہ ہیں

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بلا کے گھر سے مجھے ہات اوٹھایا نصرت سے
یہ پیشوائی ہے پیش آئے ظلم و بدعت سے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
جو گھر کی جان ہے وہ دل ملول جاتا ہے
پئے جہاد شبیہ رسولؐ جاتا ہے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
یورش ہے بیکسوں پہ ظلم میہمانوں پر
بنی ہوئی ہے بنی فاطمہؑ کی جانوں پر

۴۶۸
[illegible]

مراد دل کی نہ پائے نہ قلب شاد رہے
ہر ایک کام میں ناکام و نامراد رہے

۴۶۹
[illegible]

فرس کے ماتھے پہ سہرا نہ بدھا نہ فارس کے
کشاکشی میں سب ارمان رہ گئے بلس کے

[illegible]

مسلط ایسے کو تجھ پر خدائے پاک کرے
جو فرشِ خواب پہ ظالم تجھے ہلاک کرے

۴۷۰
[illegible]

یہ بڑھتا جاتا ہے پیچھے پرے سرکتے ہیں
فرس بھڑکتے ہیں اعدا کے دل دھڑکتے ہیں

[illegible]

مڑا تو شبہہ ہوا کہ سحاب یہ ہے
اڑا تو سب نے کہا کیوں نہ ہو عقاب یہ ہے

۴۷۱
[illegible]

درود پڑھتے ہیں بعضے جو سن رسیدہ ہیں
جو درد رکھتے ہیں دل میں وہ آبدیدہ ہیں

[illegible]

جو بچپنے میں یہ شکل وجیہہ دیکھی ہے
ثنائے حسن جناب امیرؑ نے کی ہے

[illegible]

شجاع بیشۂ حیدر کے شیر ہوتے ہیں
جوان ہاشمی ایسے دلیر ہوتے ہیں

[illegible]

غرض یہ ہے کوئی یہ شکل پا نہیں سکتا
حبیب حق کی شباہت بنا نہیں سکتا

[illegible]

پکارے دل جو یہ نیزہ قرینے سے نکلے
بہت سے کینۂ دیرینہ سینے سے نکلے

[illegible]

کروں گا دل سے غریب الدیار کی نصرت
کہ فرض ہے پدر نامدار کی نصرت

[illegible]

نگاہیں خوف سے اعدائے دیں کی پھرنے لگیں
ہزاروں بجلیاں پرتو سے ان میں گرنے لگیں

۹۳

[illegible]

تڑپ کے مرکب زخمی نے غیر حال کیا
کہ لوٹ پوٹ کے راکب کو پائمال کیا

۹۴

[illegible]

بدن میں رعشہ تھا لیکن زباں نہ ہلتی تھی
نہ بھاگنے کی جگہ کشمکش میں ملتی تھی

۹۵

[illegible]

یہ چھو بھی جاتی تھی جسکو کڑی وہ جھیلتا تھا
نہ منہ سے بولتا تھا پھر نہ سر سے کھیلتا تھا

۹۶

[illegible]

اُجاڑ کر چمن شرع پھل یہ پایا تھا
خدا کے عاشقوں کا خون رنگ لایا تھا

۹۷

[illegible]

نہ سوجھتا تھا کسی رد سیاہ کو رستہ
دکھا رہی تھی سقر کا سپاہ کو رستہ

۹۸

[illegible]

لڑا نہ چھوٹ کوئی جی سنبھل کے چھوٹ گئے
ارادے۔ آسرے منصوبے۔ عہد ٹوٹ گئے

[illegible]

مگر جو صدمے گئے سر پہ اجل سوار رہی
شکست کھانے کی ذلت گلے کا ہار رہی

[illegible]

وہاں گئے تو غم و رنج و ہم سوا ہو گا
جگر کی آگ جو بھڑکے گی پھر تو کیا ہو گا

[illegible]

عطش سے قلب میں شعلے بلند ہونے لگے
فلک کو دیکھکے بے اختیار رونے لگے

[illegible]

بغور آپ نے اوس نور عین کو دیکھا
حسینؑ نے اوسے اوس نے حسینؑ کو دیکھا

[illegible]

بھر آیا دل لب خشک امامؑ یاد آئے
ہجوم غم میں شہ تشنہ کام یاد آئے

[illegible]

کہا حضور نے اے میرے مہ لقا اکبرؑ
بتاؤ تو مجھے کیا حال ہو گیا اکبرؑ

[illegible]

[illegible]

غلام کو غم و اندوہ پیاس نے مارا
طپش نے اور جوانی کی پیاس نے مارا

تمہارے دل کی لگی مین بجھا نہیں سکتا
ہزار حیف کہ پانی پلا نہیں سکت

[illegible]

[illegible]

یہ کھیتی زیست کی مرجھا رہی ہے بے پانی
جو ہو سکے تو پلا دیجیے مجھے پانی

کہا حضور یہ بے حد عطش کی شدت ہے
کہ مجھ سے خشک زیادہ زبان حضرت ہے

[illegible]

[illegible]

دوبارہ جا کے سزا دوں جفا شعاروں کو
پلاؤں آب دم تیغ بادہ خواروں کو

یہ دل نے چاہا کہ راحت لب دہاں کو ملے
قریب مرگ وہی ذائقہ زباں کو ملے

[illegible]

[illegible]

پسر کو دیکے کہا اسکو چوستے جاؤ
جہاد کے لئے میدان میں چلے جاؤ

یہ حوصلہ یہ جگر کس کے نور عین کا ہے
مصیبتوں میں نکیوں خوش ہو دل حسینؑ کا ہے

[illegible]

[illegible]

ضعیف باپ بھی پا در رکاب ہے بیٹا
تمہارا کوچ مرا پا تراب ہے بیٹا

کروں گا قتل ابھی پاؤں گا جہاں تم کو
چھپاؤ میاں میں تیغیں تو ہے اماں تم کو

[illegible]

[illegible]

یہ حوصلہ یہ جگر کس کے نور عین کا ہے
مصیبتوں میں نکیوں خوش ہو دل حسینؑ کا ہے

بکھرے جو ہردوں کی زلف دوش گرد لیر
چمک سے برق گراتی تھی فوج دشمن پر

۱۱۱

[illegible]

دلوں کو کردیا مردہ ستیز سے پہلے
حسام رعب چلی تیغ تیز سے پہلے

۱۱۲

[illegible]

گرے یہ خاک پہ کٹ کے فرس ہلاک ہوا
گہوں کے ساتھ پسے گھن بھی قصہ پاک ہوا

۱۱۳

[illegible]

اجل سے تیغ شرر دم نے شرط باندھی تھی
خدا کے قہر و غضب کی یہ سرخ آندھی تھی

۱۱۴

[illegible]

مسلح بھی ڈھیر ہوئے کٹ کے اور اعدا بھی
لہو کے ساتھ برستا تھا رن میں لوہا بھی

۱۱۵

[illegible]

جگر کو کاٹ کے بسمل کو چھوڑ دیتی تھی
یہ اٹھ کے جاتی تھی جب موت جان لیتی تھی

۱۱۶

[illegible]

اشارہ تھا کہ مناسب ہے ہم یہاں نہ رہیں
جہاں پہ خاک ہے اکبر سے جب جواں نہ رہیں

١١٠

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بدن سے روح نکلتے ہی چھائی تاریکی
غشی کے پردے میں آئی تھی موت تاریکی

١١١

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یہ بزدلی ہے کہ گویا کسی میں جان نہیں
تمام فوج میں کیا کوئی پہلوان نہیں

١١٢

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تبر بھی گرز بھی ناوک بھی تیغ و خنجر بھی
ہمیں تو جسم پہ سپر بھی بار ہے سر بھی

١١٣

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ادھر ہے پانی کی افراط شکل راحت کی
تمہارے جبن کی حد ہے نہ اوسکی جرأت کی

١١٥

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جبیں پہ چین تغیر نیا دکھاتا ہے
کہ رخ پہ آتا ہے اک رنگ ایک جاتا ہے

١١٤

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یہ لازمی ہے کہ بزدل دلیر سے بھاگیں
ہزار ہوں بز کوہی تو شیر سے بھاگیں

[illegible]

زباں دراز کا ہر جوش دیکھنے کا ہے
جو دل نہیں ہے تن و توش دیکھنے کا ہے

[illegible]

رجز کے شعر جو موزوں کیے تھے بھول گئے
دماغ ہو گیا سُن ہات پاؤں پھول گئے

[illegible]

اجل سمجھ کے رخِ رزم گاہ دیکھتے ہیں
یہ بھاگنے کی ہر اک وقت راہ دیکھتے ہیں

[illegible]

سخاوت اپنی شجاعت میں بھی نمایاں ہے
یہ کھیت باغیوں کے خون سے گلستاں ہے

[illegible]

بس اب مقابلہ کے واسطے روانہ ہو
کہ ہر زباں پہ تری جنگ کا فسانہ ہو

[illegible]

عراق و شام میں مصراع نام میرا ہے
ظفر کنیز تہور غلام میرا ہے

اوٹھائیں سر تو نگیوں دیکھیں اہل شر نیچا
مثل یہ سچ ہے بڑے بول کا ہے سر نیچا

بٹھایا رعب کا سکہ قریش پر ہم نے
بتوں کو پھینکا ہے کعبے سے توڑ کر ہم نے

اوٹھایا شور سے باجوں نے سر یہ مقتل کو
عروس مرگ کا دولھا بنایا اوس یل کو

رہ خطا کو طریق ثواب سمجھا ہے
کہ آب تیغ کو دریائے آب سمجھا ہے

غضب کا غیظ میں تھا اضطرار سرکش کو
نہ وار کرنے کی ملتی تھی بار سرکش کو

تمام پیاسوں کی جان حزیں لبوں پر ہے
شکستہ ہے خم گردوں زمانہ ابتر ہے

[illegible]

[illegible]

ہمارے پھیر دن اے رشکِ آفتاب نکل
سحابِ غیبت کبرا سے اب شتاب نکل

یہ گوشہ نشیں ہیں نہ عترت کی یادگار رہی
نہ کوئی شخص عزادار و سوگوار رہی

[illegible]

[illegible]

محل ہے رونے کا ہنستے ہیں اہلِ ایمان پر
نماز روزے کو رکھا ہے طاقِ نسیاں پر

بنا ستم کیا عشرے میں اشکباروں پر
کہ بند کر دیا پانی بھی سوگواروں پر

[illegible]

[illegible]

یہ سب صفات رذیل انکی آب و گل میں ہیں
زباں پہ نہیں لاتے جو باتیں دل میں ہیں

جو پائے رتبۂ معراج پشتِ احمد پر
چڑھائیں پھول نہ اوسکی شبیہ مرقد پر

[illegible]

[illegible]

بیان ظلم میں ظالم کی ہتکِ عزت ہے
غلط یہ کہتے ہیں مظلوم کی اہانت ہے

معاملات کو چھوڑو یہ حکم ان کا ہے
اور اس کا ترک موالات نام رکھا ہے

[illegible]

[illegible]

جو ذکر ظلم سے توہینِ انبیاء ہوتی
زباں خدا و نبیؐ کی نہ آشنا ہوتی

جمالِ پاک کے پرتو سے بزمِ دیں چمکے
ظہورِ مہر سے ہر ذرۂ زمیں چمکے

[illegible]

[illegible]

کلامِ پاک خزانہ ہے علم و حکمت کا
دلیلِ عصمتِ مریمؑ ہے ذکر تہمت کا

ہر ایک قلب میں توحید کا تجلا ہو
بس ایک دین ہو اور ایک رنگ بنا ہو

[illegible]

ہوئے شہید وہ پچیس ۲۵ سال کے سن میں
ظہور ہوگا ترا تیس ۳۳ سال کے سن میں

[illegible]

خود اپنے آپ پہ لعنت یہ بولتا جائے
سقر کی راہ میں ناری ٹٹولتا جائے

[illegible]

عطا تجھے کبھی وہ بے مثال شکل ہوئی
دوآتشہ مئے خم خانہ جمال ہوئی

[illegible]

حواس موت نے کھوئے دماغ مختل ہے
نہ اسکو مصرع موزوں کہو کہ مہمل ہے

[illegible]

غلط جو ہو گئی تخئیل سست مصرع ہے
ہلال تیغ سے اک دم میں صاف مطلع ہے

[illegible]

عروضیوں نے کہا یہ عروض سیفی ہے
کہ چار رکن کی تقطیع تیغ نے کی ہے

[illegible]

[illegible]

ثبوت ہوتا تھا آئی شکست کی نوبت
سپہ نے آپ بجائی شکست کی نوبت

یزید مستحق دولت و خلافت ہے
اوسے کے بندے ہیں جس سے ہماری بیعت ہے

[illegible]

[illegible]

ہر ایک شخص لڑائی سے جی چراتا ہے
بگڑ بگڑ کے یہ باتیں کوئی سناتا ہے

لڑو او جوان لڑائی میں تو بھلائی ہے
وگرنہ موت ہے یا عیش سے جدائی ہے

[illegible]

[illegible]

گناہ شکل پیمبر کا بھی مٹانا ہے
ہمارا دو نو جہاں میں نہیں ٹھکانا ہے

کشش سے موت کی اشرار سوئے نار کھچے
بہت سے وار پہ نیزہ کی نیزہ دار کھچے

[illegible]

جلال میں علی اکبر جدھر کو پھرتے ہیں
پیادے ہوتے ہیں پسپا سوار گرتے ہیں

[illegible]

کسی کی دوش پہ تلوار پڑ گئی ہے ہے
بنی بنائی لڑائی بگڑ گئی ہے ہے

[illegible]

بڑا گناہ ہے ہمشکل مصطفےٰ کا قتل
تمام ملک عرب کا یہی ہی گویا قتل

[illegible]

غضب کا گرز لگا ایک فرق اقدس پر
تمام فوج نے تیغیں لگائیں بیکس پر

[illegible]

عجیب درد سے میداں میں روتے آئینگے
حسینؑ داغ پسر اور لاش اٹھائینگے

[illegible]

فرس سے گر کے ندا دی کہ آیئے بابا
اخیر وقت ہے صورت دکھائیے بابا

[illegible]

حسینؑ میرا پیئے گا یہ دوسرا ساغر
اوسی کے واسطے کوثر سے ہے بھرا ساغر

[illegible]

تمہارے قاتلوں کو قتل ذوالجلال کرے
ذلیل و خوار و پریشان و خستہ حال کرے

[illegible]

زمانے بھر کے یہاں آکے درد و داغ ملے
کہیں مصیبت دنیا سے اب فراغ ملے

[illegible]

کیا وہ ظلم کہ دل چاک چاک ہے بیٹا
تمہارے بعد تو جینے پہ خاک ہے بیٹا

[illegible]

مٹا وہ نقش کہ جس کا کہیں جواب نہ تھا
کوئی بھی لاش کے پہلو میں جز عقاب نہ تھا

[illegible]

بلند شور تھا یوں خیمۂ شہیداں میں
جہاز ڈوبنے کے وقت جیسے طوفاں میں

۱۴۶۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رسُولِ پاک کا جامہ طلب کیا شہ نے
سحاب نام عمامہ طلب کیا شہ نے

۱۴۶۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نہ لشکر ہے نہ سپاہ ہے نہ کثرت الناس ہے
نہ قاسم ہے نہ علی اکبرؑ ہے نہ عباسؑ ہے

۱۴۶۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نکل کے خیمے سے رہوار پر سوار ہوئے
روانہ جانبِ میدانِ کارزار ہوئے

۱۴۶۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حبیبؑ حق کی جو خوشبو زرہ سے آتی ہے
پسر کے ہجر میں تسکین روح پاتی ہے

۱۴۶۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تو غافلوں کی خبر ذوالفقار لیتی تھی
مزاحمت کی سزا موت انکو دیتی تھی

۱۴۶۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کہاں کا پرسا نہ دی راہ رن میں جانے کی
بھلا دی شرع بھی اور رسم بھی زمانے کی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مگر ثبوت ہوا وہ خیال باطل تھا
جگر علیؑ کا محمدؐ کا سینے میں دل تھا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

عجیب ظالم بیباک تیرا قاتل تھا
شریر و سرکش و سفاک تیرا قاتل تھا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نہ پیاس ہے نہ تڑپ ہے نہ بیقراری ہے
جگر کے خون سے اک نہر ہے کہ جاری ہے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یہ کہکے غم ہوا طاری جو قلب حضرت پر
بھر آئے آنکھوں میں آنسو پسر کی غربت پر

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

فرس سے اتر کے لیا گود میں سر اکبرؑ کا
خدا ہی جانے جو عالم تھا قلب مضطر کا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پسند آگئی پیارے کو موت غربت کی
کسی نے آکے نہ افسوس تیری نصرت کی

[illegible]	[illegible]
نکیوں میں ہو گئی پیوند خاک اے اکبرؑ شہید تم ہو نہ میں ہوں ہلاک اے اکبرؑ	نہیں ہے زلیست گوارا تمہاری فرقت میں تمہارے ساتھ رہوں گا ریاضِ جنت میں
[illegible]	[illegible]
تڑپ رہا تھا دل شہ فغانِ زینبؑ پر رواں تھے آنکھوں سے آنسو بیانِ زینبؑ پر	جناں میں میرے مفضل حسینؑ کو گھر دے اور اس حسین کا نعم البدل عطا کر دے
[illegible]	[illegible]
اوٹھایا جلتی ہوئی ریت سے سر اکبرؑ کا غبار پاک کیا چشم پاک دلبر کا	الٰہی تھی مصلحت وقت تو مناسب ہے مگر ابھیں کا بدل بخشنا بھی واجب ہے

حضرت علی اکبرؑ کی عمر

حضرت علی اکبرؑ کی عمر کے باب میں علما میں اختلاف ہے بحار الانوار سے پایا جاتا ہے کہ بعض نے ۲۵ سال اور بعض نے اٹھارہ سال عمر لکھی ہے۔ ابوالفرج اصفہانی اور صاحب کشف الغمہ کی یہ تحقیق ہے کہ حضرت علی اکبرؑ سب اپنے بھائیوں سے سن میں بڑے تھے ان سے چھوٹے امام زین العابدینؑ تھے صاحب مناقب قدیمہ اور شیخ مفید علیہ الرحمہ کے نزدیک امام زین العابدینؑ سب سے بڑے فرزند تھے اور حضرت علی اکبرؑ جنکا نام مشہور ہے وہ منجھلے تھے اور علامہ ابن شہر آشوب علیہ الرحمہ نے کتاب مناقب میں عمر کے باب میں دونوں قول لکھدئے ہیں یعنے اٹھارہ اور پچیس ۲۵ سال۔ میں جب زیارت عتبات عالیات سے مشرف ہوا تھا تو وہاں کے بعض علما میں یہ ذکر سنا تھا کہ حضرت علی اکبرؑ اکبر اولاد امام حسینؑ تھے اگر وہ حضرت شہید نہوتے تو امام زماں ہوتے ایسی صورت میں اون کے واسطے بدا واقع ہوا۔ اسکی دلیل میں وہ علما بیان فرماتے تھے کہ بعض تبرکات رسولخدا صلعم مثل خاتم امام حسینؑ نے علی اکبرؑ کو بخشے حالانکہ معصوم کی چیز معصوم ہی کو دیتے ہیں۔ حقیر عرض کرتا ہے کہ حضرت علی اکبرؑ کے بعض خصائص نظر آتے ہیں مثلاً (۱) حالت نزع علی اکبرؑ میں جناب رسول خدا صلعم کا آب کوثر دو کاسوں میں بھر کر لانا ایک علی اکبرؑ کو پلانا دوسرا امام حسینؑ کے واسطے ہونا یہ بات اور شہدا کے واسطے منقول و ماثور نہیں ہے (۲) زیارت مبسوط یا وارث میں امام جعفر صادقؑ کا پہلے تو زیارت امام حسینؑ پڑھنا پھر حضرت علی اکبرؑ کی ایک خاص زیارت پڑھنا پھر باقی شہدا کی یکجائی زیارت پڑھنا (۳) علامہ کنتوری علیہ الرحمہ نے ماتین میں علامہ ابن ادریس حلیؒ کے حوالے سے جناب امیرؑ کا ایک شعر لکھا ہے کہ وہ حضرت نے جناب علی اکبرؑ کی مدح میں فرمایا تھا وہ شعر یہ ہے ؎

لم ترعین نظرت مثلہ ۔ من محتف یمشی ومن ناعلٖ۔ جسکا ماحصل حقیر نے اس مرثیے کے بند ۹۲ میں نظم کیا ہے اس سے ثابت ہے کہ جناب علی اکبرؑ اپنے جد امجد جناب امیرؑ کی حیات میں پیدا ہو چکے تھے جب تو حضرت نے حسن و جمال دیکھکر مدح نظم فرمائی جناب امیرؑ کی شہادت بالاتفاق سنہ ۴۰ ہجری میں ہے اور سنہ ۶۱ ہجری میں واقعہ کربلا ہوا اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ سنہ ۴۰ ہجری ہی میں حضرت علی اکبرؑ پیدا ہوئے تو بھی ۲۱ سال کی عمر قرار پاتی ہے ابوالفرج اصفہانی نے تصریح کی ہے کہ عہد سلطنت عثمانی میں حضرت علی اکبرؑ پیدا ہوئے تھے اور عہد عثمانی سنہ ۳۵ ہجری میں تمام ہوا ہے اس حساب سے وہی عمر ۲۵ سال کی قائم ہوتی ہے

جو علامہ ابن شہر آشوبؒ نے تحریر فرمائی ہے (۴م) علامہ مجلسیؒ نے زاد المعاد میں حنان ابن سدیر کی روایت سے حضرت امام جعفر صادق سے ایک زیارت لکھی ہے اس میں حسب ذیل کلمات بھی ہیں (۱) السلام علیک یا مولائی وابن مولائی (۲) السلام علیک یا وارث آدم صفوۃ اللہ۔ امام ششم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب امام حسینؑ کو مخاطب کر کے تو یہ زیارت پڑھ لے تو تھوڑا سا بائیں ہاتھ کی طرف پھر اور علیؑ ابن الحسینؑ کی قبر کی طرف منہ کر کے کہ وہ پائینتی اپنے والد ماجد کے مدفون ہیں مثل اس سلام کے اون پر بھی سلام کر۔ علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؑ اکبر کے واسطے یہی زیارت پڑھے مگر اونکی (علی ابن الحسینؑ کی) زیارت میں بجائے یا وارث ہر جگہ یا ابن وارث پڑھے یا لفظ وارث سے قصد وراثت امامت وخلافت کا نہ کرے کہ وہ حضرت امام نہ تھے۔

میں عرض کرتا ہوں کہ جو علما حضرت علی اکبرؑ کو اکبر اولاد امام حسینؑ سمجھتے ہیں اور بدا کے قائل ہیں اون کے نزدیک اس جگہ نہ تاویل کی ضرورت ہے نہ بجائے یا وارث یا ابن وارث پڑھنے کی حاجت ہے۔ حضرت علی اکبرؑ اگر قتل نہوتے تو امام ہوتے پس اون کی ذات اقدس میں وہ قابلیت موجود تھی جو امام میں ہوتی ہے یعنے وہ جناب بھی مثل اپنے اباء طاہرینؑ کے وارث انبیاء ووارث پنجتنؑ پاک تھے اور جناب امام زین العابدینؑ کی عمر معرکہ کربلا میں ۲۳ یا ۲۴ سال کی پائی جاتی ہے اگر جناب علیؑ اکبر پچیس (۲۵) سال کے شہید ہوئے تو ضرور اکبر اولاد امام حسینؑ تھے انہیں باتوں کا خیال اس مرثیہ کی تصنیف کے وقت حقیر کو تھا۔ صاحب مناقب قدیمہ جو کوئی زیدی شیعہ عالم معلوم ہوتے ہیں یہ لکھنا کہ معرکہ کربلا میں امام زین العابدینؑ تیس (۳۰) برس کے اور امام محمدؑ باقر گیارہ سال کے اور حضرت علیؑ اکبر بارہ (۱۲) یا سات یا چار برس کے بعض زیدیہ کے نزدیک تھے۔ حقیر کو راست نہیں معلوم ہوتا۔ وہ صاحبزادہ جعفر ابن الحسینؑ تھے جو معرکہ کربلا میں ۱۰ برس کے قریب تھے اور شہید ہوئے (۵) جناب علی اکبرؑ کی زبان امام حسینؑ نے اپنے منہ میں لی اور فرمایا میری زبان تم چوسو۔ مولوی سید مرتضی صاحب جونپوری نے اپنی کتاب الکلام الحسن کے صفحہ ستائیس (۲۷) پر جہاں امام کے حصول علم کے طریقہ احادیث شیعہ سے لکھے ہیں وہاں ایک یہ حدیث بھی کتاب خرائج سے امام رضاؑ سے لکھی ہے کہ وقت رحلت جناب رسول خداؐ نے جناب امیرؑ سے فرمایا۔ یا علی اجعل لسانی فی فمک فمصہ فابلع عنی کلما یجد فان اللہ یفہمک وبصرک مالیصر فی [illegible]

مَن التعلّم یا اعطانی الّا النبوۃ فانہ لا نبی بعدی ثم کذالک ایا ما بعد امام فلما قضا موسیٰ علیہ السلام علمت کل لسان وکل کتاب وما کان وما یکون بغیر تعلم - اے علیؑ میری زبان اپنے دہان میں لیکر چوسا اور نگل جا ؤ جو پاؤ بار رستیکہ خدا نے تمہیں فہم دیا ہے جس قدر کہ مجھکو فہم دیا ہے - اور بصارت دی تمہیں مثل میری بصارت کے اور علم عطا کیا تمہیں مثل میرے علم کے - سوا نبوت کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے پھر اسی طرح ہر امام کا حال ہوا بعد دوسرے امام کے پس جب انتقال فرمایا موسیٰ کاظم علیہ السلام نے تو میں آگاہ ہوا - ہر زبان اور ہر کتاب در ما کان و ما یکون سے بغیر کسی سے سیکھنے کے اور یہ ایسی خصوصیت ہے کہ جناب امام حسینؑ نے علیؑ اصغر (رضیع) سے بھی ایسا نہیں کیا - حالانکہ وہ شیر خوار بھی بہت پیاسا تھا - مگر اپنی زبان اوس بچے کو نہیں چوسائی صرف علی اکبرؑ ہی کو اس شرف خاص سے مشرف فرمایا شاید اسکی یہی وجہ ہو کہ اون میں مادۂ امامت کا تھا - پس ایسی شہادت کی کیا مدح ہو سکے جو امامت کا بدل واقع ہوئی ہو - اگر یہ خیال ہو کہ امام زمان صرف اپنی وفات و احتضار ہی میں زبان مبارک اپنے جانشین کی دہان اقدس میں دیتے ہیں نہ اور کسی وقت - تو اور احادیث سے دوسرے وقت بھی ایسا فعل ثابت ہے چنانچہ الکلام الحسن کے صفحہ ۴۰۸ پر بحوالہ مدینۃ المعاجز و دلائل الامامہ یہ حدیث موجود ہے کہ بروایت حکیمہ خاتون امام حسنؑ عسکری نے بعد ولادت صاحب الزمانؑ کو طلب کیا میں لے گئی پس حضرت (امام حسن عسکریؑ) نے صاحب الزمانؑ کے منہ اور ہاتوں اور دونوں پاؤں پر بوسہ دیا اور زبان دہن شریف میں دیدی - بہر حال یہ بدل کا مسئلہ حضرت علی اکبرؑ کے واسطے ثابت ہو یا نہو جب مختلف روایات معتبر کتابوں میں ہیں تو ہر روایت کو شاعر نظم کر سکتا ہے - ۱۲ بے بضاعت ثابت رضوی -

رباعیات حضرت ثابت مدظلہٗ

رباعی

دیکھو نشان عطا و انعام خدا
پایا ہے علی نے حق تعالیٰ نام خدا
بیٹا ہوا عمران کی بشارت کا اثر
با ادب فضان ہو گیا اللہ کا نام خدا

سب سے صرف اول او اللہ کا سب سے جانی
ایمان کو فیض ہے اور بیٹا ہے جانی
قرآن ہے سب یہ علی کا کلمہ جانی
یا بجا علم کے سے کمر و نور سب جانی

رباعی | رباعی

قرآن یہ کس بال و ہنر سے پیدا ہوا
بیشان و نیک سے یہ سب شاہ کا پیدا ہوا
یا رب یہ سب یہ قدرت کا پیدا ہوا
بجا اور سب یہ علی کی اعجاز کا پیدا ہوا

سیاہی سے سلطان والا ہے شان کی پای
بیکھی یہ سب علی کی قدرت کی پای
ایسا جو وہ دوسرا ہے کہ علی پای
بجا جو سب یہ سب ہے قدرت کی پای

رباعی | رباعی

دنیا ہے علی عطا یا نشان او دیکھا
صدق یہ فضل نے جو سب دو جان او دیکھا
بے لطف و سب قدرت سب قرآن او دیکھا
آنکھ سے کلمہ یہ مصحف ناطق او دیکھا

اللہ کو علم سے علی سے ہی یہ
و رفعت سب یہ علی زبان سے ہی یہ
یہ نفس نفس مصطفیٰ سے جانی یہ
یہ سب یہ بی وادی سے جانی یہ

رباعی | رباعی

یا صرف ہے چارہ ساز کی صنعت کا
آنا ہے شفا کا کبھی ان میں ہے دن کا
مصروف ہے علاج پر ایک مدت سے طبیب
مطلب ہے فقط ایک تقاضا سن کا

ہے لطف دیار فن کے الطاف والادت سے کم
حوروں کا بیان بھی ہے سعادت سے کم
سب چیزیں ہیں بیاں لالادت سے کم
بیٹا ہو بے نعمت تو غلطی عبادت سے کم

رباعی

رباعی

صاف ہے محبت رسول والا کی طرح
شکار ہے اہل بیت ہیں ستی کی طرح
ذات رنگ رہے سدا ان کو بچانے کی طرح
آسمان کو ہو زمین سے الفت بیاں کی طرح

جو بیٹے ہیں ساحل کا لطف لوح نہیں آنا ہے
سرمایہ نفس ہے اس کو عقل کو آنا ہے
یہ سب حال ہے دنیا کا تمام اول
قدرت ہے اس کا نام جو ہے دوست پانا ہے

رباعی

رباعی

جو ان کی ستم بیتی کی میں دل ان آیا ہے
سب بخشا صفا ہی کی بھی ان کی ستم کا ہے
بہانہ ہے ہی نصرت کی پھینکا ہوا ہے
سمجھا تو کے آپ نے عجز کا رسم بتانا ہے

جو شخص ہو عمل ہے وہ غرض سے ہے سب
سلطان ہو بادشاہ کہ نقص ہے سب
پس ہے جس آسمان غلطی کی
یہ درجہ ہے عالی دنیا کی نسبت ہے

رباعی

رباعی

اچھا ہو برا ہو سب کو اچھا سمجھو
کچھ بھی ہو [illegible] ادنیٰ اپنے کو سمجھو
نادان ہیں دوران کی [illegible]
اوروں کو بھی [illegible] ایسا ہی سمجھو

[illegible] اپنے [illegible] زمیں
[illegible] دوست اور [illegible] یہیں
[illegible] وہ پائے [illegible]
جو شخص کہ [illegible] ان کا یقیں

رباعی

[illegible] کھلا جاتا ہے
[illegible] بے [illegible] ملا جاتا ہے
[illegible] دل کو [illegible] بھی
[illegible] کھلا جاتا ہے

رباعی

[illegible] جاتا
[illegible] حال
[illegible]
[illegible] جاتا

رباعی

[illegible] نہیں
[illegible] نہیں
[illegible]
[illegible] نہیں

رباعی

[illegible] ہی
[illegible] ہی
[illegible]
[illegible] ہی

رباعی

رباعی

حسن

آرام سے جا بس کوئی نہ دیکھا ہو گا
جب اس نے جو اپنا تو ان میں نہ ہو گا
ہر جا پہ تیرا دور زباں کا فرقہ اوسکا یقیں
منہ دوسرے جو میں ہیں کہیں نہ دیکھا ہو گا

پیری

پیری کا بیان میں سے عبرت میں
کیا دل نہیں لوٹتا زباں نظر غم میں
نادان نے ہر اک سے کام کیا جوانی میں یہاں
پیری کی کبھی الٹی نہیں کوئی آنکھ میں

رباعی

رباعی

غیبت

جس کو غیبت کا کبھی ارمان ہو آئے
تحقیق ہے نیست سے کبھی سوا پاہو آئے
کیا کوئی نیست ہیں سے بہت چھپا ہی
ہستی تو تیری ہے اس میں الا سا کوئی

پیری

طفلی تو گئی دل ہو اب شاد اے مرد
جو بیت گیا جب بھی نہ آوے کا مرد
منہ دن ہی پیا ہے کا ہر ان میں افسوس
اے مرد نے کس زر سے بکھرے گا مرد

رباعی

رباعی

عاقبت

دنیا میں علم ہے مو یہ جہاں سے میں
یا غیر دو میں میں ہیں کہ صاحب گمان میں
منہ میں کا آج یہ عقل ہے جہاں
دیر سے بکھرے یہ کھا ہے یہاں میں

دل تو یا کہیں ہوں کی گلی ان یادی
اپنا سا دل بسی سے جو نہ ہی اپنا دی
یہ ہر دن نہیں سے یہاں اوڑا ہیں ہیں
یہ جا کو چھپا ہی ہے سے کہا دی

رباعی

رباعی

اچھا نہیں انجام ستم گاری کا
انداز نہ سیکھو یہ دل آزاری کا
اچھا نہیں ایذا [illegible] نفس
[illegible] ستم گاری کا

[illegible]

گستاخ [illegible] سلطان ہو یا
ہاں [illegible] بخشی ایمان ہو یا
[illegible] ہو یا
[illegible] زبان ہو یا

رباعی

[illegible] معلوم
[illegible]
[illegible]
[illegible] معلوم

رباعی

[illegible] زبان بھی ہے
[illegible] زبانی بھی ہے
[illegible] زبان بھی ہے
[illegible] زبانی بھی ہے

رباعی

غفلت

[illegible] سے ملول کیوں ہو [illegible] ہے
[illegible] غفلت کا [illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] دو دن [illegible] ہے

رباعی

[illegible] دل [illegible] بیٹھ
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

رباعی

ہیں یار ہیں یاروں میں کہ جس کی ادراک اردو
کچھ عشق کی باتیں ہیں یہ سوز اس آن اردو
تابینگ کی چھوٹی کا یہ سب سودا بین
کیا ہے کلام والا سب زبان اردو

یہ بزم تصنیف جو نہیں ہے کچھ منظور
احباب سے ہیں نہ کہ قابل بڑا خرد سے
اردو کی زمیں ہیں جو ان دو سے کو بیٹا
ہم کو ہی تو قابل بیاں ہے اب اردو

رباعی

ہیں بیت سے کہ میں جو گلشن میں چمن تعریفی زبان
یکجا ہو سب سے رسالہ کر کر دو یہی ہوا کی
اسلام ہے یہ پیچ میں صدا ہے ہی ابرار کو
کھولی کہ ہو کہ وہی ساتھ انجمن بے زبان دی

رباعی

سب کے یہ جو کا مہتاب نمودار کی
اچھا ہی ہو کہا ہے کہ
نہ ہو بات سے اور ہے کہ
اب جو دو نفس ہے کہ

رباعی

کھلا باب سے کہ جو کھل ان بارانی
مرد میں ہے کچھ دل بیٹھ کو بیٹھ کے
حسن کے لطف سے اس سے حال انداز
مرغ دو دل کی کچھ دل ہے

رباعی

ہم جس کی ہے جو بات کہ جھلا ہے
جب دل کی طاقت سے نہیں کہا ہے
یہ نیا دو ہے کہ مردو ہوا ہے
باطن جو ہے کہ دو اس سے جھلا ہے

رباعی

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

باقی ہے وہی حق کا جو عرفان ہے
انسان کا نفس قدرت یزدان ہے
عالم میں عیاں انہیں میں سب پنہاں ہے
ہم کہتے ہیں یا صحیفۂ انسان ہے

رباعی

نیکوں کے سبب سے ہے جہاں کی آبادی
جو ہیں یہ کمال اون کا ہے بربادی
آزادی ہے یہ کہ جو ہے سو ہے یہی
یہ بندگی و شیخ میں آزادی ہے

رباعی

باتوں میں عقل گیر بطالت ہی کی
واعظ نے کہا عظ بہ ازل آزادی کی
کس نے فتویٰ دی کی ہے انسان ہی
نفس کی نا بنا سے نفس کا نقطہ عبادی کی

رباعی

نادی ہے نہ بیت ہے نہ دوار زمین کا ہی ترا ز بساط سلطان
انجن کو ہوا لے ہے یہ کھو دے بنا دی کا
اقبال کو جو یہ لے ہے سلطان کا اہل
افزاری ہے نیچے تیری بھی ہوا دی کا

رباعی

جو کچھ ہے ازل سے ہی وہی ہونا ہے
سب کاہے کو کھینچتا عبث ہے ازلا ہے
ہو جو تیری قسمت کا ہی وہی سو ہوتا ہے
اب دل جو فقیر بیتن مور بنا ہے

رباعی

ہر گز نہ سوچ پر تیرا جانی ہے
...

رباعی

رباعی

دغا

دشمن سے بھی اک حرف دغا کا نہ کہو
جس جا ہو سراب اوسکو دریا نہ کہو
خاموش رہو جو کوئی سنتا نہیں بات
اچھے کو برا برے کو اچھا نہ کہو

رباعی

پیری کی جو لی راہ جوانی سے بڑی
لینے کو اجل سرائے فانی سے بڑی
برزخ کے زمانے کا ہوا جب کہ حساب
عادت مرنے کی زندگانی سے بڑی

رباعی

جب نزع میں موت کا ستارا چمکا
شبدیز نفس بھر کے طرارا چمکا
آنسو بہکر جما نہیں یہ رخ پر
صبح شب زندگی کا تارا چمکا

رباعی

خاک شفا و قبر

دنیا میں تو دم بھر نہ ملی غم سے نجات
مانند خوشی دور رہی ہم سے نجات
اے تربت پاک تجھ پہ مرنے کے سبب
جھگڑوں سے اماں ملی جہنم سے نجات

رباعی

زوال

آزاد ہوئے تو شادکامی نہ رہی
گھبرا فکروں نے جب غلامی نہ رہی
کامل جو بشر ہوا اجل آ پہنچی
بوسیدہ ثمر ہوا جو خامی نہ رہی

رباعی

اسلام پر حملے

اعدا نے کیے نبی پہ جیسے حملے
کس پر ہوئے بجز حسین ایسے حملے
مکے میں حضور پر تھے حملے جیسے
اسلام پہ اب ہوتے ہیں ویسے حملے

رباعی

سرکش ڈرتا نہیں ہے بدنامی سے
پڑ جائے کہیں نہ کام ناکامی سے
دولت چھن جائے گی نہ عزت تیری
جھلاتا ہے کیوں سلام اسلامی سے

رباعی

اے خاکِ شفا تو آئے گر آنکھوں پر
رکھلوں تجھے مانندِ نظر آنکھوں پر
امِ سلمہؓ کے خواب سے ظاہر ہے
ہے تیری جگہ نبیؐ کے سر آنکھوں پر

رباعی

محتاج کو منعم کوئی کیا دیتا ہے
جسکو جو دیتا ہے خدا دیتا ہے
یہ صرۂ خاک پاک سے راز کھلا
وہ خاک کی چٹکی میں شفا دیتا ہے

رباعی

راحت طلبی سے نیک نامی نہ رہی
عالم بگڑا خوش انتظامی نہ رہی
پختہ ہو ریاضت سے تو ہے لطفِ حیات
خوش ذائقہ پھل ہو جو خامی نہ رہی

رباعی

سرکش یہ غرور و غیظ سب بیجا ہے
تو آگ نہ بن کہ خاک کا پتلا ہے
ملنا ہے اسی خاک میں اک دن تجھکو
آخر کو بڑے بول کا سر نیچا ہے

رباعی

غافل اچھی نہیں ہے مستی تیری
لے ڈوبے نہ یہ نفس پرستی تیری
جس پر اتنی اکڑ ہے اور اتنا غرور
دو دنیوں میں ہے ہستی تیری

مضمون سے فکر کے عجب کام ہوا پیدا ہی تو فانی
یاد دنیا کے دوران و انداز سے وہی
سالک ہے تو زبان سے ہوش کا اعلان و فنا کا
چلتا ہے بجلی سے تیغ تو و تن و جان ہے فانی

رباعی

انصاف
ظالم ہے کی زندگی بسان اس دل صاف ہے
یاد و ہی سے کیا اس دور زمین تغافل انصاف سے
دنیا سے کیا بیعت اس کی نظافت کی یہ
و زمین کی ہی عجب ہی ہر کو انصافی ہے

رباعی

وہ اک عمر تو یہ بس ہوا ہے
سراپا ہوئی سر ہے ہوا ہو گیا ہے
اے ابر تو ان کے کی طرح دوران
اگر دوادہ ہو مضمون طبعی ہے ہو گیا ہے

رباعی

دنیا
ناقص کی غفلت سی نہیں یہ ادا ایک اللہ ہی
ذوق ہو تو جنت مرکز ایک حسن ہی
بد ذوق کی تو کی یہ نہیں کہ اس کی نہیں
یہ گم ہو و زورہ ہے کہ وہ ملک یہ بی بی

رباعی

دنیا
آرائش دنیا کی یہ بات ہے ارزانی ہے
سجا اوہ تو بی دل سے کو نظر آئی ہے
ہے غیب محبت ہی یہ آرام سے ہی
زاہد تو نہ تو سن ہے و دوزانی ہے

رباعی

نقش و نیا بیان افراتی کی نہیں
ان خوبی رویوں سے ابو سانی نہیں
اپنے ہجو اخلاق ہے نہیں
تالابیں نہ دل سے نہ زبان نہیں

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

رباعی

اس کا جو ہر کا مرتبہ عالی ہے
ہمراہ نہیں صدا لطف کے لعل خالی ہے
ہیں لطف زبان پہ ہر ایک ادا اپنی ہے
ان کی ادا و زبان ہر ایک کی لالی ہے

اے کو نہ تیری شرم سے گزرے والے
اور ادائی کے ادا رہے ہر زلف والے
پیشہ ہے تیرا شوخی ہر آنکھ کی لہر
حیف ہر مرد ہیں اعضائے گردن لے والے

رباعی

جوہر ہو صدا کہ بس جو قادر ہے ابر تیرے
جس پر ہی نہیں کچھ بھی اور ہمارے تیرے عشق
ہیں ہیں چھپے یاران اسی گوی ہم
نا حق نہ زبرد کوہ سے ہے

رباعی

گل اور ازل زبان کا ادا نہیں
ہر ادائی وہ تمنائے غم کا نہیں
پیغامبر اور ان کی ہر کسی مئی کی ہے فریاد
سنتا ہے ہمیں ہر نفس کی گھنائی

رباعی

باغ الفت کا قدر دان ایک نہیں
گلچیں ہیں تو ہزار باغبان ایک نہیں
ادود بنا ادا صنعت کی او ہمیں گی
کہنے کو دل ایک ہے تو زبان ایک نہیں

رباعی

جو دار ہی سے شیخ ہیں خود داری
باغی جو قانون کی المصیب بیجا
مسکینی نہ نجا ہر نفس ٹیکا گویا
جو مرتبہ کا ہم ہے نفس ہی بیجا

رباعی

رباعی

وہ کون ہے جو نہیں ہے طالب تیرا
کس دن ہے کہ نہیں فقط میں ہی ترا
اللہ ری کمال و اطلاق ہی ترا
ہر رنگ میں ہے جلوہ ہے عالم تیرا

اے بیکسی دوا و انیس آج کل
ہو زار دل سرین بر نفس آج کل
ہاں تو کو بہ ہے گل آج کل
پیری لطف سے ضعف آج کل

رباعی

ایضاً
اک بیل بڑھا تو ہے جلا دی تو نے
ہر ذرہ کو کھٹوں اور صفا دی تو نے
منصف اور سے ہمیں تیغ نیام دے
تیری ہے جو لطف بھی سواری تو نے

رباعی

تا آنکہ ہمن یارم دے
ہر فریاد
لطف

رباعی

بے نفعی
پنہان کہ تمہیں نظر آفت ہے
پختہ ہوا جب وہ عمر
ایمان بھی اک سیہ کاری
بیکس کو قصوں

رباعی

رباعی

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

[illegible]

رباعی

رباعی

[illegible]

[illegible]

رباعی

رباعی

[illegible]

[illegible]

رباعی

رباعی

[illegible]

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

رباعی

ٹھنڈی آہیں بچشمِ نم بھرتے ہیں
دریاؤں کو جب ابرِ کرم بھرتے ہیں
خالی دل کس کا تری الفت سے ہے
بادل بھی تری چاہ کا دم بھرتے ہیں

رباعی

یا رب رحیم تو بارش ہو جائے
ہیضہ ہو دفع وہ سفارش ہو جائے
کھل کے برسے جو ابر رحمت تیرا
بیمار کے حق میں وہ جوارش ہو جائے

رباعی

چھائے جو گھٹا کہ بات میری رہ جائے
اٹھ اٹھ کے ہزار بار آندھی رہ جائے
گرنے کا ہے حکم جو تیری رحمت
کیونکر نہ تڑپ تڑپ کے بجلی رہ جائے

رباعی

راتوں کو پریشان ہوا آتی ہے
ٹھنڈک سے مگر نیند اڑی جاتی ہے
بادل کے فراق میں یہ ہے صدمۂ غم
سر اپنا ہوا - ہوا سے ٹکراتی ہے

رباعی

دل خستہ و بیکس و حزیں تھے شبیر
عاشور کو غم کے ہم نشیں تھے شبیر
گھر گھر کے جو ابر آتا ہے آتا ہے خیال
فوجوں میں گھرے ہوئے یونہیں تھے شبیر

رباعی

رحمت تری عام ہے خدائی کے لئے
تو ہے عطا تو ہم گدائی کے لئے
بادل وہ جھومتا چلا آتا ہے
بجلی ہے جلو میں رہنمائی کے لئے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

سر پر جو بلا آئے تو دور [illegible] سر سے
ہم جیسے کبھی کسی [illegible] سر سے
نفرت نہیں کی [illegible] پیدا
اللہ رے [illegible] پیدا

بس لے جو [illegible] کی غرض از غرضی ہو گی
پرواہ [illegible] ہو گی
وہ بند [illegible] ہو گی
کیا [illegible] ہو گی

رباعی

رباعی

منظور ہیں [illegible] قربان جن
ہے [illegible] جن
وہ [illegible] جن
اس سال [illegible] جن

مشغول [illegible] اضطراب [illegible] ہیں
[illegible] ہیں
[illegible] ہیں
[illegible] ہیں

رباعی

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

رباعی

عشق میں جو نہ [illegible]
معشوق ہیں [illegible]
اس عشق کی [illegible]
اے [illegible] لطف صورت [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
اور [illegible]

رباعی

[illegible] مشتاق
لیکن [illegible] عشاق
یہ سلسلۂ عشق الٰہی ہے عجیب
معشوق ہے [illegible] مشتاق

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

دل کو حسرت ہے کہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

یکتائی ذات [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

رباعی

[illegible]

[illegible]

رباعی

رباعی

[illegible]

[illegible]

رباعی

رباعی

[illegible]

[illegible]

رباعی

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

جب بنتِ نبی آمادۂ [illegible] ہوئے
[illegible] ہوئے
جعفر اُن [illegible] علی کا جو اعدا سے لڑے
[illegible] جعفرِ طیار ہوئے

[illegible] ابن الحسن
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible] امیر المومنین حسین
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

ہے ماتمِ [illegible] ابن حسن عبد اللہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

صفدر [illegible] ابن امیر المومنین
[illegible]
[illegible]
عباس [illegible]

رباعی

[illegible] قاسم ابن حسن
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

رباعی

[illegible] زمیں ہو
[illegible] بن ہو
[illegible]
[illegible] وطن ہو

رباعی

جعفر [illegible] عقیل
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible] زینب
[illegible] زبان سے زینب
[illegible]
[illegible] زینب

رباعی

[illegible] عبد الرحمٰن ابن عقیل
[illegible] عبد الرحمٰن
[illegible]
[illegible]

رباعی

زینب کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

عبد اللہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]

[illegible]

رباعی

رباعی

[illegible]

[illegible]

رباعی

رباعی

[illegible]

[illegible]

رباعی

رباعی

رباعی

بشر ابن عمر حضرمی

بشر ابن عمرو حضرمی ہیں مشہور
کہتے تھے حسینؑ سے کہ اے شاہ غیور
میں تم سے جدا ہوں تو در ندے کھا جائیں
ہونا ہے مقتول تھا حضرت کے حضور

رباعی

سعد ابن عبد اللہ حنفی

اے ناصر حق سعد بن عبد اللہ
کیا ساتھ دیا حسینؑ کا آپ نے واہ
کہتے رہے ہوں قتل جلوں ستر بار
پھر بھی رہوں فرزند نبیؐ کے ہمراہ

رباعی

مسلم ابن عوسجہ اسدی رض

کیا مسلم عوسجہ نے عزت پائی
پیغمبرؐ کونین کی صحبت پائی
شبیرؑ نے خود اوٹھایا لاشا اون کا
غبطہ بوذرؓ کو ہے وہ دولت پائی

رباعی

نعیم ابن عجلان انصاری

دنیا سے جو شبیرؑ کی نصرت میں گئے
راضی ہوا حق جوار رحمت میں گئے
ابن عجلاں نعیم انصاری بھی
سید سے رانسے نعیم جنت میں گئے

رباعی

عمران ابن کعب انصاری

ابرار رکاب شہ ابرار میں ہیں
بے مثل یہ گل وفا کے گلزار میں ہیں
ثابت ہے نام اور پڑہ دل سے درود
عمران بن کعب بھی انصار میں ہیں

رباعی

یزید ابن حصین ہمدانی

ہادی ہیں شہید اہل دنیا کے لیے
دنیا کو دیا طلاق عقبےٰ کے لیے
تھا حصن حصین حق یزید ابن حصین
تینوں میں سر بن گیا آقا کے لیے

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

رباعی

ہیں جونؓ شہید کعبۂ دیں کے ستون
اسلام ہے جان و دل سے اس کا ممنون
فرزند رسولؐ کی دعا کا تھا اثر
مرجانے پہ مشک ہوگیا جونؓ کا خون

رباعی

کیا مرتبہ جون وفا پرور ہے
ناصر بیکس کا فدیہ داور ہے
پہلے تھا ابوذر غفاریؓ کا غلام
شبیرؑ کا اب تو بندۂ بے زر ہے

رباعی

کیا جونؓ شہید ہو کے ذی شان ہوئے
بوذرؓ کی طرح کامل الایمان ہوئے
آقا نے دعا کی جب ہوئے بن میں شہید
بوذرؓ ہوئے عرب میں سلمانؓ ہوئے

رباعی

(قاسط و قرش)
شبیرؑ کے ساتھ حق کے سب طالب تھے
شیدائے علیؑ ابن ابی طالب تھے
دو بھائی بن زہیر قاسط اور قرش
دو لاکھ پہ دو یہ تغلبی غالب تھے

رباعی

(حجاج ابن زید سعدی)
حجاج بن زید وفادار و حبیب
قربان ہوئے حسینؑ پر اور شہید
جس قوم سے گزری ہیں حلیمہؓ دائی
اس قوم بنی سعد سے تھے یہ بھی سعید

رباعی

(شبیب ابن عبداللہ نہشلیؓ)
جو شخص ہوا جان علیؑ پر قربان
ہم ایسے سعید ازلی پر قربان
کی جان ولی ابن ولی پر قربان
سب شیعہ شبیب نہشلی پر قربان

ویرنلر عشقی بین کیشنه نازی
کیشنه بکزر بیسه الداراز نازی
اعلاکو قمر بیسه کعبه کیجه وقتنده بیاز
بودونیا علوی اولدوزلری نازی

عمراولو حسنک یوق عمریکی بیری
نازکی ده بلوری دولاطلر بلی یخ
قوماسه دنیا جیسنه صباح ایله اولدوغم
ایکیسی اولان بیر عمر اولانه عمرینی

رباعی

رباعی

دیرل بکن عمر بیانه کیده یاد عمرینه اولدن طلس
حیرت جبری بین یاران اولان صفدار غم
عمرنه بری اولدی پیغمبر کوزلی عالم
بیتیرن بکن بین اولان اللمبین غم

بیکلکو بر بیسه صفت بیری اولان بیری
باد یسین بیکن اولان بیلکه کورن بیر
الستدن نبیکه بین بیر
بیان ایدر بیری بیری اولان

رباعی

رباعی

هرکس نازی بیله اولان قوتی بلسه
جمله بری اولدی قوتده کاسلام
اسلام اولان بالا سنده غیبی کرم
قوتی اولدی ادوسی حقیقت کاسلم

اکر بو سر بیلن قدر الا اثبت
مقصود فنا بیلن اولان بیل اثبت
اولان بیلن حیرت علم الیقین
واولان بلطف الصدق ایدر حق بیلمنز

رباعی

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

رباعی

ناصح جو حسن کے خط و ابرو سے ہیں ساقی
قرآن کے حافظ اک اک صفحہ کی آیتیں ہیں
ایمان لائیں تو زر سے خط ان ابرو کے
وہ خط طلوع ان ابرو سخن کی آیتیں ہیں

رباعی

ہر دو دل سے عاشق ہیں جی کی [illegible] الرحمٰن
ہم اک سر حق خط بطلی ہی پہ صلوات
ہیں [illegible] صاحبان میں [illegible] تجلیات
عبد الرحمٰن ان احمدی پر صلوات

رباعی

جب جنبش کو [illegible] دل آرام کی سر سے
دل سے گزر کے تیغ صفا کی نہ نکلا
نکلا ابر ان کی سلام صفدر
اجلال میں بہار کا نہ نکلا

رباعی

جو حسن شاہ ملک کا [illegible] ناز کی
در بیچ [illegible] کا ہے صفدر ان
جب ہم نفس [illegible] غیر نفس ہو ان
تابش سے [illegible] دل [illegible]

رباعی

بخود زبان [illegible] سے بو جائے [illegible]
اے ہاں کے حسن [illegible] ان ان کا
[illegible] صاحب [illegible]
[illegible] ان کی [illegible]

رباعی

اے حسن [illegible] ان کے دل [illegible]
اسلام کے [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] ہیں [illegible]
[illegible] صاحب [illegible]

رباعی

بازو میں ہیں اسلام کی [illegible] کے نشاں
عباس کے [illegible] علم [illegible] سے [illegible]
اقبال و حسین [illegible] نے [illegible] یا [illegible]
ایک [illegible] میں [illegible] اللہ اکبر

[illegible] سعد و سعید [illegible] کی [illegible]
[illegible] کی [illegible] [illegible] کے [illegible]
عباس نے [illegible] کے [illegible]
[illegible] اصغر [illegible] علی [illegible]

رباعی

رباعی

[illegible] کی [illegible] میں [illegible] الصفار
[illegible] درود [illegible] بر [illegible] غفار
[illegible] اعلیٰ [illegible] ہیں [illegible] سر
وہ ابن [illegible] ہیں [illegible] دو [illegible]

[illegible] تیغ [illegible] ابن علی
[illegible] ابن علی
[illegible] ابن علی
[illegible] ابن علی

رباعی

رباعی

[illegible] عبداللہ [illegible]
[illegible] عمر و عبداللہ [illegible]
[illegible] اسلام
اسلام کا نام [illegible] دو [illegible]

[illegible] ابن علی
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

رباعی

امت پہ عقیلیوں کے احسان ہوئے
اسلام کو دی جان تو ایمان ہوئے
عبداللہ اکبر و عسکری و جعفر
یہ سب ہیں کہ عقیل پر قربان ہوئے

[illegible] اور ہم سر دو فرزندان
[illegible] یہ بیں انسان [illegible]
[illegible] ہیں کہ سب [illegible]
[illegible] [illegible]

رباعی

اولاد سے وہ ہیں نور شیرازے عقیل
محبوب خدا کے دل میں تھی جائے عقیل
اس کا ہو یقیں سن کے ابھی سے عقیل
[illegible] عقیل

رباعی

[illegible] شبیر
[illegible] کا [illegible]
[illegible] شبیر
[illegible]

رباعی

[illegible] عقیل بھی
[illegible] بھی
[illegible]
[illegible] بھی

رباعی

[illegible] باقی
[illegible] باقی
[illegible]
[illegible] باقی

رباعی

رباعی

[illegible]

[illegible]

رباعی

رباعی

[illegible]

[illegible]

رباعی

رباعی

[illegible]

[illegible]

رباعی

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رباعی

رباعی

منتہی ہو عریاں جوانان چمن دیدہ میں
الفت کا ہے آزاد سے مادہ دیدہ میں
ایماں ہے کہ حقیقی ہے وہ ابیات ان سے عطا اس
عالم ہے کہ [illegible] درس ان اورادہ دیدہ میں

رباعی

بیزار ہے کہ ما ہم سے الزام الٰہی ہے سے
جس کا الٹا بس ہے ان ما ہم سے اب کہو کس کی بلا ہے
عبد الرحمٰن ابن ادھم ہوا دیدہ پیر اس کو سلام
دل الٹے ہیں جو ہیں یہ کرتے ہیں اوّل ہوا دیدہ الفقیر کی سی

رباعی

غلام حسن کا ہوا دیدہ حسن ابن الغلام کی
کیا ہے کہ آوارہ وفا ہے عشق میں غلام آرمی سی
کہتا ہے جس کو جی بس کا یہ ہے اور ہی اسی
دل کہا آزاد سے کہ مرادیں ہیں قسمت [illegible]

رباعی

پیر ہے کہ یاد فنا عالم اس
جو جب ہے وہ زبان سے ما ہم اپنا تو ہی
ایماں کا ہے جو ما ہم سے بڑھ کر ہوا کی
ہمارا کہ ادا نہیں کیا جس کا دل کی

رباعی

الٰہ اللہ رہیا ان ہی زبان یاد میں سب
یہ کون ہے کہ ہماری ما ہم ساتھ ہو کے بھلا ہم
یہ کیا ہے ہم جس ہیں وہ کیا ہے وہ کیا الٰہ ام
جو جی اور ان کا سب بات نہ کہیں

رباعی

ان سے جو کہیں اپنی جفا کی ہوا رسیدیں
یہ ہے کہ جس ہے کہ نام قسمت اپنی میں ہے
دل ہے کہ ازاں ہے کہ ساتھ ان میں سوار دل
ہمسایہ کا جی جس کا مان ہی اجل ہے

رباعی

[illegible]

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

تمام شد

تمام شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلام

سوئے شام سر شاہ دیں کارواں ہے
قیامت ہے نیزے پہ سورج عیاں ہے

بقا بوستانِ جہاں کو کہاں ہے
اگر ہے تو باقی فقط باغباں ہے

بہم حسنِ معنی سے لطفِ زباں ہے
جو سنتے ہو اردو ہماری زباں ہے

قفس میں ہوں پر سامنے بوستاں ہے
مصیبت میں بھی دل مرا شادماں ہے

مرے دل سے جنت کو نسبت بھلا کیا
وہ بندوں کا گھر یہ خدا کا مکاں ہے

قطعہ

پدر سے یہ اکبرؑ نے کی عرض رو کر
کہ دل شدتِ تشنگی سے طپاں ہے

کہا شہ نے پانی پلاؤں میں کیونکر
کہ منظور عادل کو آج امتحاں ہے

مرے دیدۂ تر کی قیمت نہ پوچھو
کہ اشکوں کا بیعانہ باغ جناں ہے

قطعہ

عریضہ لکھا شاہ کو کوفیوں نے
ہمیں انتظار امام زماں ہے

گلستاں میں انگور ہیں تازہ تازہ
بہار آگئی اب دور فصل خزاں ہے

گل باغِ زہرا کی سن کے آمد
شگفتہ گل و لالہ و ارغواں ہے

عنادل کے دل میں بھی ہے جوش الفت
زباں پر بھی مولا کا گویا بیاں ہے

جھپکتی نہیں چشم نرگس بھی اک پل
مگر انتظار امام زماں ہے

یہ شبنم ہے یا ہجر شاہ زمن میں
گل تر کی آنکھوں سے آنسو رواں ہے

گلے میں ہے قمری کے طوقِ غلامی
عیاں کو نہیں احتیاج بیاں ہے

نہ پھیریں گے سر مثل قبلہ نما ہم
کہ بیت و حرم آپ کا آستاں ہے

اگر ہم ہوں کاذب خدا ہم سے سمجھے
قلم ہو زباں جو سخن دو زباں ہے

اطاعت کریں گے رہے سر کہ جائے
ہمارے تمہارے خدا درمیاں ہے

خبر دیتی ہے مشک کی جیسے خوشبو
ولائے حسینؑ آہ سے یوں عیاں ہے

یتیمانِ مسلم ہوئے قتل پیاسے
اسی غم سے دریا میں جوش فغاں ہے

لگانے خطا حلق اصغرؑ پہ ناوک
اسی شرم سے سر نگوں ہر کماں ہے

کہا شہ سے اکبرؑ نے لپٹو نہ مجھ سے
کہ پیوستہ میرے جگر میں سناں ہے

پھرے دربدر ننگے سر آل احمدؐ
اسی وجہ سے چرخ میں آسماں ہے

خبر لینا برزخ میں اے آل یٰسینؑ
گنہگار ثابتؔ بہت ناتواں ہے

سلام

خیال تھا مجھے یا وہم تھا شباب نہ تھا
نمود جسکی ہو تعبیر یہ وہ خواب نہ تھا

اک آہ سرد بھری ہم نے اور شباب نہ تھا
ذرا بھی موج نے کروٹ جو لی حباب نہ تھا

جواب اہل جفا کیوں نہ شہ کو دیتے تھے
کلام مصحف ناطق جو لاجواب نہ تھا

عدو بھی ہوتے تھے بسمل بیان شہ سنکر
جہاد کرتے تھے مولا سوال آب نہ تھا

ہوا تھا سایۂ جسم لطیف نور فگن
رسولؐ کے سر پرنور پر سحاب نہ تھا

قطعہ

حسینؑ کہتے تھے ہے ہے مرے علیؑ اکبرؑ
جہاں میں شکل پیمبرؐ ترا جواب نہ تھا

تجھی کو دیکھکے جیتا تھا عہد پیری میں
مری تھی عمر دو روزہ ترا شباب نہ تھا

حسینؑ کہتے تھے سنگ ستم بھی کہا ایدل
کہ سنگ دل نہ کہیں ابن بوترابؑ نہ تھا

بہن نے لاشۂ شبیرؑ دیکھ کر یہ کہا
غروب ہونے کے قابل یہ آفتاب نہ تھا

خدا کے ہاتھ کے محتاج تھے امیر و فقیر
وہ کون تھا جو یداللہ سے فیضیاب نہ تھا

نہ ہوتے شانۂ عباسؑ پر جو مشک و علم
جناں میں کوثر و طوبےٰ کا پھر جواب نہ تھا

سبب تھا کیا جو مہکتا تھا منزلوں مقتل
عرق حسینؑ کے رخ کا اگر گلاب نہ تھا

علیؑ سے جو نہ ملا کب وہ پہونچا احمدؐ تک
بجز علیؑ کوئی علم نبیؐ کا باب نہ تھا

اگر ذرا بھی خوشامد مزاج میں ہوتی
تو ہم بھی کہتے کہ ثابتؔ ترا جواب نہ تھا

سلام

کعبہ ہے سیہ پوش غم اہل حرم سے
محراب کی بھی خم ہے کمر شاہ کے غم سے

زہراؑ کا کفن پیاک ہے فرزندوں کے غم سے
دل تیغ سے بسمل تو جگر ٹکڑے ہے سہم سے

زمزم کے نہ کیوں اشک بہیں دیدۂ نم سے
محروم رہے سبط نبیؐ حج حرم سے

مضمون لکھنے پہ یہ ہات آیا علم سے   ٹوٹی ہے کمر حضرت عباسؑ کے غم سے

بانوؑ نے کہا اس میں اکبرؑ کی رکھوں کیا   پھرتا نہیں جا کر کوئی اقلیم عدم سے

قطعہ

ہنگامِ زد و کشت کہا حرؑ سے عمر نے   لازم ہے کنارہ تجھے اس بحر الم سے

خود پیاس سے بیتاب ہیں شبیرؑ کے بچے   کیا لیگا مدد کر کے بھلا شاہِ امم سے

دے شام کے حاکم کو اگر نذر سر شاہ   بھر دیگا تری ڈھال وہ دینار و درم سے

اک مرتبہ لاحول ولا غیظ میں پڑھ کر   بولا وہ دلاور عمرِ نحس ستیم سے

وہ کفر ہے یہ دین وہ فرعون یہ موسیٰ   نسبت ترے حاکم کو ہے کیا شاہ امم سے

وہ دیر تو یہ قبلۂ ارباب یقیں ہے   کعبے کو جو مانے اوسے کیا کام صنم سے

بیکس نہ سمجھ ہے یہ مددگار زمانہ   قائم ہے زمین و فلک اس شاہ کے دم سے

کیا مال ہے وہ مال تلف جس سے ہوں اعمال   جمشید کو حاصل ہوا کیا ساغرِ جم سے

خود اپنے ہی حق میں وہ لعیں بو گیا کانٹے   پھل پایا نہ شداد نے کچھ باغ ارم سے

قارون ہوا برباد اسی زر کی بدولت   جز نار نہ حاصل ہوا دینار و درم سے

کس چیز کی سرکار حسینیؑ میں کمی ہے   اکسیر میں چاہوں تو ملے خاک قدم سے

کیونکر ہمیں اس دہر سے امید وفا ہو   نااہل نے لی جیب نہ وفا اہل حرم سے

طاعت میں جو عابدؑ کو نہ منظور تھی شرکت   زنجیر اوتر پڑتی تھی حضرت کے قدم سے

کیا صحبت احمدؐ کا اثر سنگ دلوں کو   پتھر نہ بنا لعل بنا حا گو کہ شکم سے

ہر صاحب جوہر کی تواضع سے ہے توقیر   شمشیر کی عزت ہے جہاں میں پیچ و خم سے

بانوؑ نے کہا چین نہ بے شیر نے پایا   اے کاش کہ آتے علی اصغرؑ نہ عدم سے

عابدؑ کے قدم چوم کے غل کرتی تھی ہر دم   تنگ آ گئی تھی زنجیر یہ پاؤں کے ورم سے

پہلے نہ دیا واسطۂ پنجتن پاک   آدم کبھی ہوتے نہ جدا باغ ارم سے

ثابت ہے غلام آپ کا یا سبط پیمبرؐ   لیجائیے جنت میں اسے لطف و کرم سے

سلام

ششدر ہے دل زار جو داور نہیں ملتا   حیران ہے آئینہ سکندر نہیں ملتا

بخشا ہیں آقا نے کفن خاک شفا کا
شاہوں کو بھی یہ خلعت پرزر نہیں ملتا

کہتی ہے ضعیفی کہ جھکا دو نگی میں گردن
مغرور رہے کیوں خلق سے جھک کر نہیں ملتا

شہ کہتے تھے کیا اہل وفا ہیں مرے احباب
ڈھونڈھے سے بھی اسطرح کا لشکر نہیں ملتا

صغرا نے کہا میں بھی ہوں کیا بیکس و بے پر
لیجانے کو خط کوئی کبوتر نہیں ملتا

ہوتا نہیں جب تک کہ رسائی یہ مقدر
پارس تو بڑی چیز ہے پتھر نہیں ملتا

کب فاطمہ مجلس میں بھگوتی نہیں رومال
خلوت مجھے کب بر سر منبر نہیں ملتا

بانو کو ملا شام میں جب لوٹ کا اسباب
روتی تھیں کہ ہے ہے علی اصغر نہیں ملتا

سب زیور و اسباب ملا مجھکو مگر آہ
زینت تھی مری جس سے وہ زیور نہیں ملتا

جس مہر سے عابد سے ملا سر شہ دیں کا
یوں ماہ سے خورشید منور نہیں ملتا

زینب نے کہا بھائی جو بے گور ہیں رن میں
خواہر کو بھی زندان میں بستر نہیں ملتا

لینے کو ہراول کے حسین آئے وگرنہ
قطرے سے کہیں آ کے سمندر نہیں ملتا

جو خم غدیر شہ مرداں سے نہو مست
جنت میں اسے بادۂ کوثر نہیں ملتا

آنسو کے مقابل کہیں ہو سکتے ہیں موتی
رویا کرے نیسان یہ گوہر نہیں ملتا

سنتا ہوں کہ ثابت ہے بہت منکسر النفس
مغرور سے لیکن کبھی جھک کر نہیں ملتا

سلام

سلامی جب مصائب شاہ کے ہم یاد کرتے ہیں
جگر جلتا ہے دل پھکتا ہے لب فریاد کرتے ہیں

علیؑ کو حضرت روح الامیں استاد کرتے ہیں
سبق پہلے پہل توحید حق کا یاد کرتے ہیں

غدیر خم میں یوں روح الامیں ارشاد کرتے ہیں
جو ہیں انجام بیں کچھ سوچ کر ارشاد کرتے ہیں

محمدؐ اور اونکی آل کو دل میں جگہ دیکر
نرالا عالم ایجاد ہم ایجاد کرتے ہیں

جگر میں درد چہرہ زرد سر پر گرد جنگل کی
سفر یوں کربلا سے شام کو سجاد کرتے ہیں

نبیؐ کے ساتھ اونکی آل کی الفت بھی ہے دل میں
مع معنی کلام اللہ کو ہم یاد کرتے ہیں

ہوا ضرب شہ مرداں سے رائج دین کا سکہ
کھڑے ہیں دل اونہیں کے جو علیؑ کو یاد کرتے ہیں

بجائے نام اکبر ورد لب اللہ اکبر ہے
غم دلبر میں بھی مولا خدا کو یاد کرتے ہیں

اوٹھا لیتے ہیں سر پر وہ غم شبیر کے یاور / فرشتے دنگ ہیں وہ کام آدم زاد کرتے ہیں

سحر کا وقت منزل سخت ہم لیتے ہیں خبر اٹھے / سر و ساماں سفر کا ہے نہ فکر زاد کرتے ہیں

بلا میں مطمئن ہیں شاہ بیکس سرخ چہرہ ہے / دل صابر میں آکر غم دل اپنا شاد کرتے ہیں

قطعہ

عبادت اسکو کہتے ہیں یا صفت نام اسکا ہے / بلا میں شکر حق کا سید سجادؑ کرتے ہیں

لگی ہے آگ خیموں میں بدن بھی تپ سے جلتا ہے / نہ آہ سرد بھرتے ہیں نہ لب فریاد کرتے ہیں

مرض میں ہچکیاں آئیں تو بولیں فاطمہ صغرا / مجھے بھیا علی اکبر سفر میں یاد کرتے ہیں

نفس کی آمد و شد پھر ہوا و حرص دنیا کی / ہوا میں خود اپنی خاک ہم برباد کرتے ہیں

طلب کی شہ سے جب رخصت تو خود رحمت پکار اٹھی / جہنم سے کبھی ہم اے حر تجھے آزاد کرتے ہیں

خنک دل ہو گا محشر میں غم شہ میں جو سوزاں ہے / تپا کر سرد لوہا دیکھ لو حداد کرتے ہیں

قطعہ

رواں وہ کارواں ہے سوئے کوفہ آج مقتل سے / کہ جسکی سیاربانی عابد ناشاد کرتے ہیں

عوض شکوے کے فرماتے ہیں شکر خالق یکتا / جو گرتے ہیں تو سجدہ سید سجادؑ کرتے ہیں

خدا شاہد ہے نفس مطمئنہ ہیں مرے مولا / تہ محراب خنجر بھی خدا کی یاد کرتے ہیں

ارادہ کرتے ہیں پامالی لاش شہیداں کا / ستم ایجاد پھر تازہ ستم ایجاد کرتے ہیں

فنا فی اللہ کی مصداق ثابت آل احمد ہیں / خودی کو بھولے بیٹھے ہیں خدا کو یاد کرتے ہیں

سلام

ہے کفن لکھا ہوا خاک در شبیرؑ کا / ہم قبالہ لے چلے ہیں خلد کی جاگیر کا

رعب کیا چھایا ہے خاک مقتل شبیرؑ کا / خاک بھی چھانی پتہ ملتا نہیں اکسیر کا

سر کٹا کر جب سبط پیمبرؐ بڑھ گیا / شمع روشن ہو گئی سہ کر ستم گلگیر کا

جنگ میں جو تیر لگتا تھا تن مجروح پر / دھیان آجاتا تھا شہ کو اصغر بے شیر کا

حال پر سجادؑ کے روتی تھی زنجیر قدم / بن گیا تھا چشم تر حلقہ ہر اک زنجیر کا

قطعہ

دو زبانیں رکھتی تھی کہنے کو یوں تو ذوالفقار / رعب حیدرؑ سے مگر یارا نہ تھا تقریر کا

چرخ چارم پر شبیہ حیدر کرار ہے / عکس ہے یہ رخ منور مہر عالم گیر کا

ہیں جو زندہ عیسیٰ مریم یہ ہے وجہ دگر / ہر سحر کو دیکھتے ہیں منہ اسی تصویر کا

تھے نبیؐ کے ہم پیالہ ہم نوالہ مرتضیٰؑ
دل نہ کیوں غمگیں ہو سنکر حال سبط مصطفےٰ
بولے سقائے حرم جب مشک سے پانی بہا
حق نے ابراہیمؑ کو فرزند حیدرؑ رسا دیا

بہر دعوت عرش پر آیا جو کاسہ شیر کا
کشتۂ رنج والم ہوں قول ہے شبیرؑ کا
بس نہیں چلتا ہے کچھ تقدیر سے تدبیر کا
کیا صلہ بخشتا ہے بیت اللہ کی تعمیر کا

سلام

سر کے رہ رضا سے نہ شاہ زمن کے پاؤں
احمدؐ کے دوش پر ہیں شہ بت شکن کے پاؤں
چومے تھے حرؑ نے رن میں جو شاہ زمن کے پاؤں
روشن دلوں کو اپنی جگہ پر قیام ہے

قطعہ

کہتے تھے شاہ گوشۂ دنیا بہت ہی تنگ
ازرق سے بولے حضرت قاسمؑ ترے پسر
اب دیکھ کیا مآل ہوا اوس غرور کا
دیکھو تو دست گیری دست خدا کی شان
غربت پہ پھوٹ پھوٹ کے روتے تھے آبلے
ہیہات سوئے شام جو اہل ستم چلے
تنہا حسینؑ لاتے تھے لاشے شہیدوں کے
سجادؑ قید خانے میں شب زندہ دار تھے
ثابت پل صراط پہ ثابت قدم رہا

سر بھی جدا ہوا تو چلا راہ بن کے پاؤں
بت گر کے چومتے ہیں رسول زمن کے پاؤں
حوروں نے رکھے آنکھوں پہ وشن بعطن کے پاؤں
کب شمع بزم رکھتی ہے باہر لگن کے پاؤں
پھسلیں گے اب عزا میں اس بوطن کے پاؤں
رکھتے نہ تھے زمیں پہ نخوت سے تن کے پاؤں
سرو ورہیں پڑے ہوئے نزدیک تن کے پاؤں
گردش میں کانپتے ہیں چرخ کہن کے پاؤں
چھلنی ہوئے تھے کانٹوں سے عابدؑ تھکن کے پاؤں
پشت شتر سے باندھے امام زمن کے پاؤں
لغزش سے آشنا نہ تھے شاہ زمن کے پاؤں
پر سو گئے تھے حال رنج و محن کے پاؤں
چومے تھے اوس نے قبر میں خیبر شکن کے پاؤں

سلام

حق نہیں کرتا ہے سرسبز جفا کاروں کو
صحبت نیک سے نقصان نہیں بدکاروں کو
بیخطا تیر لگے فاطمہؑ کے پیاروں کو
کربلا دیتی ہے آواز یہ زواروں کو

باغ میں بچھ لئے پھلتے نہ سنا خاروں کو
آتش گل نہ جلا ئیگی کبھی خاروں کو
لب کھلے رہتے ہیں سکتہ سلبی سوفاروں کو
کون جز میرے شفا دے مرے بیماروں کو

قطعہ

روئے جب مجلس ماتم میں ملا دل کو سرور
حرؑ سے بولا پسر سعد کہ اے نیک خصال
کیا سمجھکر ہوا تو سبط پیمبرؐ کا رفیق
حاکم شام ہے فیاض و غنی مثل پدر
حرؑ نے غصے سے کہا او ستم ایجاد خموش
کیا مجھے دیگا ترا حاکم بد اصل و خسیس
رتبۂ شبرؑ و شبیرؑ عیاں ہے سب پر
ظلمت شام سے کیا نور خدا کو نسبت
تار زریں سے بنائے بھی اگر کوئی لعیں
نور سے نار سقر کو تو سمجھتا ہے سوا
یاد کر لینا مجھے پیجو جب آب خنک
روز عاشور یہ گرمی تھی کہ مرغان ہوا
کہتی تھی فاطمۂ صغرا کے تصور میں یہاں
بولے سجادؑ کہ غربت بھی ہے کیا سخت بلا
شہ کو انصار نے کس شان سے پڑھوائی نماز
دیکھکر نعش سلیماںؑ عرب طائروں نے
دشت غربت میں یہ کہتے تھے پسر مسلمؑ کے
ٹکڑے ٹکڑے ہی جو دل شاہ کے غم میں ثابت

اشک ہیں مرہم کافور دل افگاروں کو
عذر سلطاں سے مناسب نہیں حقداروں کو
تشنہ لب خود ہیں وہ کیا دینگے نمکخواروں کو
دیتا ہی درہم و دینار وہ سرداروں کو
دار دنیا نہیں کم دار سے دینداروں کو
یہ طمع دیجیو دنیا کے طلب گاروں کو
پیار کرتے تھے نبیؐ فاطمہؑ کے پیاروں کو
گل فردوس سے لگ نہیں کچھ خاروں کو
پھر بھی نسبت نہیں تسبیح سے زناروں کو
آتش گل پہ شرف دیتا ہے انگاروں کو
آخری شہ کی وصیت ہی عزاداروں کو
نہر میں ہانپتے تھے ڈال کے منقاروں کو
حق شفا دے مرض ہجر کے بیماروں کو
کوئی اتنا بھی نہیں کھینچ لے جو خاروں کو
خود سپر بنگئے تولے ہوئے تلواروں کو
چتر پہ کر دئے تھے کھول کے منقاروں کو
تو ہی دامن میں چھپا لے وطن آواروں کو
حرز ایماں تو سمجھنا ہی نہیں سیپاروں کو

سلام

سلامی جو صرف رقم ہو گیا
ہر اک بیت بیت ارم ہو گیا
جو سیدا شفیع امم ہو گیا
شیاطین کا زور کم ہو گیا
ولا نعل زہراؑ کی لکھکر ثنا
قلم بھی جو ابر رقم ہو گیا
مرے منہ سے نکلا ادھر یا علیؑ
ادھر سہل کار اہم ہو گیا

ہدایت سے حر آگیا راہ پر
خضر سبط خیر الامم ہو گیا

ہراول کی کھیتی ہری ہو گئی
کرم حق کا ابر کرم ہو گیا

ترے رعب سے یا شہ لافتیٰ
مسخر عرب اور عجم ہو گیا

سوئے شام عابدؑ جو بیدل چلے
زیادہ بخار و ورم ہو گیا

جلال علیؑ عصمت فاطمہؑ
حجاب و نقاب حرم ہو گیا

مرا دامن تر تھا اشکوں سے تر
جہنم بھی شرما کے نم ہو گیا

زہے بخت عباسؑ ابن علیؑ
کہ سقائے اہل حرم ہو گیا

ملی شاہیٔ ملک مہر و وفا
ہما سر پہ ظل علم ہو گیا

قطعہ

سر روضۂ شہ کی جب تازگی
تو پوشیدہ باغ ارم ہو گیا

دبا شمس بھی شمسۂ قبر سے
سلامی کو گردوں بھی خم ہو گیا

چلو ثابت اب پھر سوئے کربلا
کھلی راہ طاعون کم ہو گیا

سلام

چمن میں بھی سلامی ماتم شہ آشکارا ہے
کھلے ہیں بال نرگس کے گریباں گل کا پارا ہے

لگا دے پار بیڑا یا علیؑ تیرا سہارا ہے
نصیری کا خدا تو ناخدا مولا ہمارا ہے

نواصب ہیں جہاں لاکھوں نصیری بھی جہاں میں ہیں
جوان دونوں کا اوسط ہے وہی مشرب ہمارا ہے

لٹا کر قبر میں بچے کو حضرت نے یہ فرمایا
کرو آرام اے اصغرؑ یہ مرقد گاہوارا ہے

ہر اک منزل پہ قرآں پڑھتا جاتا ہے سر سرور
اشارا ہے کہ فرقاں ہم شرف ہمسر ہمارا ہے

قطعہ

علی اللہ اکبر رازدار کو کشف ہو کر
وہاں پہنچے جہاں انساں کا مشکل گزارا ہے

شب معراج کا قصہ ذرا پوچھو پیمبرؐ سے
حجاب نور سے مولا تمہیں کس نے پکارا ہے

صفات انبیاء و مرسلیں ہیں جمع حیدرؑ میں
زیارت ان سبھوں کی روئے اقدس کا نظارا ہے

قطعہ

سواد شام جب دیکھا دل سجادؑ بول اٹھا
یہ بحر امتحان آفت و غم کا کنارا ہے

مصائب انبیا کو بھی بہت پہنچے ہیں اے سجادؑ
انہیں کے ہم بھی وارث ہیں وہی شیوہ ہمارا ہے

کھلیں سر آل احمدؐ کے پر امت کا رہے پردا
گنہگاروں کی بخشش کے لئے سب کچھ گوارا ہے

کہا زینبؑ نے ہمکو چادرِ تطہیر آئی ہے
طہارت اور عصمت چادر و مقنع ہمارا ہے

ہوئے بیجان خود دی جان تازہ دینِ احمدؐ کو
مسیحائی یہ جانِ مصطفےٰ کی آشکارا ہے

نماز او پر کے دل سے پڑھ سنائے ولایت کے متوالے
خبر بھی ہے تجھے قرآن میں ثم سکارا ہے

یہ عالم مذہبِ حقہ کے وارث انبیا کے ہیں
بجائے وحی اب قرآں کا رائج استخارا ہے

ہوئے ہمراہ جا کر کاتبِ اعمال بھی زائر
فرشتوں کے بھی سر پر زائرو احسان تمہارا ہے

زباں اپنی ہے بندش اپنی ہے طرزِ بیاں اپنی
چرائے کوئی مضموں بھی تو کیا نقصاں ہمارا ہے

علیؑ کو دوشِ احمدؐ پر فرشتے دیکھ کر بولے
مہِ کامل کے سر پر صبحِ صادق کا ستارا ہے

تصورِ روضۂ شبیرؑ کا ہر وقت رہتا ہے
یہ نقشہ ہمنے ثابت نقشۂ دل میں اوتارا ہے

سلام

سلامی اشکِ عزا کا جواب کیا ہوگا
اس آب و تاب کا درِّ خوشاب کیا ہوگا

جو اہلِ دل ہیں وہ اسکا مزا اوٹھاتے ہیں
دلِ برشتہ کا ہمسر کباب کیا ہوگا

علیؑ نے چیرا جو اژدر کو بولیں بنتِ اسد
یہ بچپنے میں ہے طاقت شباب کیا ہوگا

ہمارے پاس نکیرین کے سوالوں کا
جواب نامہ سے بہتر جواب کیا ہوگا

علیؑ کے وصف ہمارے گنہ تری رحمت
یہ بے شمار ہیں یارب حساب کیا ہوگا

جدھر پھرے رخِ حیدرؑ اوسی طرف حق ہو
علیؑ سے بڑھ کے بھلا حق مآب کیا ہوگا

بہن یہ پوچھتی تھی بھائی سے شبِ عاشور
سحر کو اے خلفِ بوترابؑ کیا ہوگا

تمام عمر رہے مستِ عشقِ مولا میں
لحد میں ہمسے حساب و کتاب کیا ہوگا

حسینؑ کہتے تھے پانو گذر گئے اکبرؑ
جو خاک چھانئے اب دستیاب کیا ہوگا

یہ ہر جگہ ہے درافشاں وہ خاص دریا میں
ہماری آنکھ کا ہمسر سحاب کیا ہوگا

رجز حسینؑ کا سن سنکے بول اوٹھے فصحا
کلامِ حق ہیں یہ ان کا جواب کیا ہوگا

بندھی ہیں چوبِ سناں سے حسینؑ کی زلفیں
جناں میں فاطمہؑ کو پیچ و تاب کیا ہوگا

سرِ حسینؑ کو دیکھا تو بول اوٹھے رہگیر
یہ شیب میں ہے جلالت شباب کیا ہوگا

لہو صغیرؑ کا داڑھی پہ ملکے بولے حسینؑ
خبر نہ تھی دمِ آخر خضاب کیا ہوگا

جو زیب دوش نبی تھا وہ سر ہے نیزے پر
فلک اب اس سے فزوں انقلاب کیا ہوگا

یہ فیض صحبت اوج دبیر ہے ثابت
ترے سلام کا ہمسے جواب کیا ہوگا

سلام

آسان ہوئی منزل جب راہ نما آیا
نصرت کو نصیری کا مرقد میں خدا آیا

اللہ رے کشش تیری اے دست ید اللہی
خورشید اشارے میں مغرب سے چلا آیا

تلوار لگی سر پر سب ریش ہوئی پر خوں
محراب عبادت میں جب شیر خدا آیا

قطعہ

حرؑ شام کو تھا ششدر اور صبح ہوا رہبر
تین اہل وفا لیکر سوئے شہدا آیا

جو شام کا بھولا ہو اور صبح کو آجائے
بھولا نہ کہو اوس کو موقع پہ چلا آیا

اصغرؑ کو لٹا کر یوں مرقد میں کہا شہ نے
لے قبر ترے گھر میں مہمان ترا آیا

قطعہ

تنہائی میں حضرت کو عباسؑ کی یاد آئی
جب سر پہ کسی دشمن کا گرز بلا آیا

اکبرؑ کا خیال آیا برچھی جو لگی دل پر
یاد آئے علی اصغرؑ جب تیر جفا آیا

مفتوح ہوا خیبر خوش ہو گئے پیغمبرؐ
مرحب کا جو سر لیکر ضرغام خدا آیا

جب بیعت فاسق کو اعدا نے کہا شہ سے
بل ابروؤں پر لب پر لاحول ولا آیا

ہیں نفس نبیؐ حیدرؑ ہر نفس سے ہیں بہتر
قرآں میں شہادت کو ہے انفسنا آیا

پرسش میں عقائد کی مومن جو کوئی بھولا
تلقین کو مرقد میں ہمنام خدا آیا

مظہر تھا عجائب کا مانند علیؑ عابدؑ
قیدی تھا مگر قبریں مقتل میں بنا آیا

جو داد نہیں دیتا نافہم ہے یا حاسد
ثابت تری باتوں میں ہمکو تو مزا آیا

سلام

الفت آل سے معمور ہے سینہ میرا
کام آئیگا لحد میں یہ دفینہ میرا

حب حیدرؑ سے بھرا رہتا ہے سینہ میرا
ہے لبالب مئے تسنیم سے مینا میرا

شاہ فرماتے تھے جو رنج ہوں سب لونگا
تابع حق ہوں وظیفہ ہے رضینا میرا

نقش ہیں پنجتن پاک کے اسما دل پر
ہمسر مہر سلیمانؑ ہے نگینہ میرا

ناخدا قائمؑ آل نبوی ہے بخدا
باد طوفاں سے ہے محفوظ سفینہ میرا

کہتے تھے مخبر صادق جو نہ ہوگا شبّر — مورد قہر و بلا ہوگا مدینہ میرا
گھوڑے باندھینگے ستمگار مرے روضہ میں — بھول جائیں گے وقار اور سکینہ میرا
دل میں ہے نور ولائے نبیؐ و آل نبیؐ — طور سینا سے بھی پر نور ہے سینہ میرا

قطعہ

ماہ شعباں میں جو پیدا ہوئے شاہ شہدا — کہتے تھے شاہ رسل ہے یہ مہینہ میرا
شاہ فرماتے تھے اے موت بس اب جلد آجا — بعد اکبرؑ کے مناسب نہیں جینا میرا
نیزے تانے ہوئے ہیں در پئے ایذا سفاک — شاق ہے دل پہ ستمگاروں کے جینا میرا
غور سے دیکھے جو ہیرا وہ سے حیرت ہو جائے — ثابت آئینہ سے بھی صاف ہے سینہ میرا

سلام

دیکھتا ہوں خواب میں روضہ شہ ابرار کا — جاگ جاتا ہے نصیبا دیدۂ بیدار کا
حرملہ نے بیخطا مارا علیؑ اصغر کو تیر — بند ہو سکتا نہیں حیرت سے لب سوفار کا

قطعہ

پاک فرماتی ہیں زہراؑ مجلس ماتم میں اشک — دیکھنا طالع ہمارے دیدۂ بیدار کا
مدح کرتے تھے لعیں ان میں وہ جنگ و جدل — دیکھکر چہرہ شبیہ احمد مختار کا
رعب کیا چہرے پہ ہے بے ضرب بسمل ہوتے ہیں — تیر افگن دیکھکر خم ابروے خمدار کا
دیکھ لے سوئے علیؑ اکبر جو چشم شوق سے — عارضہ زائل ہو فوراً نرگس بیمار کا
رو کے بزم شاہ میں مومن نے جنت مول لی — اشک غم بیعانہ ہے فردوس کے گلزار کا
کہتی تھی صغراؑ مدد کو جلد میری آئیے — اے مسیحا اب تو دم آنکھوں میں ہے بیمار کا
اس گھٹائی سے تپ فرقت کو ہو کیا فائدہ — چاہیے مجھکو تو نسخہ شربت دیدار کا
پیشوائی کے لئے آتے ہیں عباسؑ علیؑ — جاتا ہے زائر جو حائر میں شہ ابرار کا

قطعہ

نیزہ پر قاسمؑ نے ازرق کو اٹھایا جب پھری — جسم گویا دار پہ کھینچا گیا غدار کا
خاک پر دیکھ تکا اس زور سے پٹکا اوسے — شور اہل شام و کوفہ میں اٹھا فی النار کا
رد القبلہ جب گرا گھوڑے سے دلبند بتولؑ — سر کا تھا گاہک کوئی خواہاں کوئی دستار کا

قطعہ

شمر نے حرؑ سے کہا بتلا تو اے غازی مجھے — ساتھ کیوں دیتا ہے تو شبیرؑ سے نادار کا

حاکم شامی سے مل جو ہے خلیفہ آج کل
مستحق ہو مال و جاہ و خلعت زر تار کا

بولا حر کیا بک رہا ہے او سگ بنائے دل
پاک طینت ہوتا ہے طالب کہیں مردار کا

فاطمہؑ ماں ۔ باپ حیدرؑ جد امجد ہیں رسولؐ
کون ہے کونین میں ہمسر شہ ابرار کا

حاکم ناصب کو کیا نسبت بھلا شبیرؑ سے
پھول کا ہمرنگ ہے وہ ہم روش ہے خار کا

آتش نمرود کا وہ اخگر مردود ہے
یہ گل رعنا ہے ابراہیمؑ کے گلزار کا

یہ ہدایت وہ ضلالت دین یہ وہ کفر ہے
نور کا بکا یہ ہے تو وہ ہے شعلہ نار کا

مست ہے خم غدیر ساقی کوثر سے حرؑ
ہو نہیں سکتا ہے پیرو مرتد میخوار کا

مصرع آتش ہے ثابت کو دل و جاں سے پسند
افترا ہے روز محشر یار کے دیدار کا

سلام

مجرائی دل فگار جو گلشن میں پھول ہیں
مصروف شہ کے ماتم و شیون میں پھول ہیں

بکھرے ہوئے جو فاطمہؑ کے بن میں پھول ہیں
پژمردہ بلبلوں کے نشیمن میں پھول ہیں

پر ڈھانپ کر حسینؑ پہ جھولے میں جبرئیل
کہتے تھے خلد کے مرے دامن میں پھول ہیں

فصل عزا میں رونے سے آنکھیں ہیں اپنی سرخ
صل علیٰ بہار یہ ساون میں پھول ہیں

بستہ ادہر کھلا کہ ادہر بس گئے دماغ
مضموں ہیں مرثیے ہیں کہ گلشن میں پھول ہیں

محروم کوئی چیز نہیں اوس کے فیض سے
سبزہ ہے کوہسار میں گلشن میں پھول ہیں

قطعہ

اس دم جہاد پر ہے مسلح خدا کی فوج
ڈوبے ہوئے بہار کے جو بن میں پھول ہیں

صل علیٰ و اکبرؑ و عباسؑ گل عذار
دریا میں یہ گہر ہیں وہ گلشن میں پھول ہیں

جلتا ہے سینا غم سے مگر زخم ہیں ہرے
قدرت خدا کی دیکھئے گلخن میں پھول ہیں

ہمراہیوں سے کہتا تھا زعفر یہ راہ میں
بکھرے ہوئے رسولؐ کے کس بن میں پھول ہیں

سیپارہ گل کا روز جو پڑہتی ہے عندلیب
یارب یہ کس شہید کے گلشن میں پھول ہیں

قطعہ

کیا شاد شاد جاتے ہیں سجادؑ سوئے شام
کانٹے ہیں آبلوں میں کہ دامن میں پھول ہیں

ہاتوں میں ہتکڑی ہے کہ لیٹے ہوئے ہیں ہار
یہ ڈہر ہے طوق بھی گردن میں پھول ہیں

جاتی ہے روز روضۂ شاہ شہید پر
شاید نسیم صبح کے دامن میں پھول ہیں

قطعہ

بزم سخن سے دور ہوئے غیر مثل خار
شکر خدا کہ سب ہی گلشن میں پھول ہیں

مشغول کارزار میں زینبؑ کے گلعذار
پھل پنجوں کے دست مرتضیٰ میں پھول ہیں

جوہر شناس کہتے ہیں جوہر کو دیکھ کر
کیا قدرت خدا ہے کہ آہن میں پھول ہیں

بچوں کو دیکھ کر زن حارث یہ کہتی تھی
میں ہاتھ ملتی ہوں کف دشمن میں پھول ہیں

صل علیٰ درود نکیرین پڑھتے ہیں
حیرت نہ جانیو مرے مدفن میں پھول ہیں

عرق عرق ہیں شاہ کے رخسار دھوپ میں
جنگل مہک رہا ہے کہ روغن میں پھول ہیں

کہتے تھے شاہ لاشے اٹھا کر شہیدوں کے
ٹوٹے ہوئے حسینؑ کے دامن میں پھول ہیں

ثابتؔ نجف میں چلکے چڑھاؤ ضریح پر
رنگیں جو مدح آل کے دامن میں پھول ہیں

سلام

گھر میں حیدرؑ کے جو افلاک سے تارا اترا
سرخ رو آل ہوئی چہرۂ اعدا اترا

پاس پیاسوں کا یہ تھا دور سے مشکیزہ بھرا
پانی بھرنے کو کبھی دریا میں نہ سقا اترا

بنکے خورشید جہاں تاب ہوا نور فگن
ساتھ احمدؐ کے نہ اس واسطے سایہ اترا

شام تک کس قلق و درد سے پہنچے سجادؑ
چڑھ گئی سانس کہیں اور کہیں چہرا اترا

کشتیٔ آل نبی میں ہوا جو شخص سوار
نوحؑ کی طرح کنارے پہ وہی جا اترا

ماں یہ کہتی تھی عجب نحس گھڑی پہنا تھا
کہ نہ مرنے پہ بھی اصغرؑ کا شلوکا اترا

ہائے پیاسا رہا بھوکا رہا وہ حجت حق
پار ہا خلد کا جس کے لئے میوا اترا

جن یہ سمجھے کہ علیؑ بیر الم میں کودے
آگ سلگانے کو خندق میں جو سقا اترا

کہیں آسکتا ہے ہر شخص کو اندازِ دبیر
لاکھ یاروں نے کیا زور نہ چربا اترا

خلد ثابتؔ نظر آتا تھا بقولِ مونسؔ
سامنے روضۂ سرورؑ کے جو میں جا اترا

سلام

ہوا اور عالم میں کیا کیا نہ ہوگا
مگر کوئی اصغرؑ سا پیاسا نہ ہوگا

ملا تکیۂ زانوئے شاہ حشر کو
کسی کا نصیب ایسا چمکا نہ ہوگا

پھرے کیوں نہ حق ساتھ حیدرؑ کے ہر دم
جہاں شمع روشن ہو پروانہ ہوگا

علیؑ عارفِ حق ہیں بعد پیمبرؐ
کوئی ایسا حق کا شناسا نہ ہوگا

قطعہ

خوشا مجمع خیر خم خانۂ خم
زمانے میں اجماع ایسا نہ ہوگا

درافشاں ہیں مدحِ علیؑ میں محمدؐ
کوئی بندہ ایسا خدا کا نہ ہوگا

یہ اسلام و ایماں میں فائق ہیں سب پر
خدا دوست ایسا ہوا تھا نہ ہوگا

میں ہوں جسکا مولا علیؑ اوس کا مولا
وہ میرا نہیں جو علیؑ کا نہ ہوگا

سنا ایک لاکھ آدمی نے نبیؐ سے
کوئی قولِ مشہور ایسا نہ ہوگا

قطعہ

یہ تھا قول ایوبؑ اے واہ شبیرؑ
کوئی صابر ایسا ہوا تھا نہ ہوگا

جگر بند کے دل سے برچھی نکالی
کسی کا یہ دل یہ کلیجا نہ ہوگا

سلام

گھر سے جب نامِ علیؑ لیکے خوش ایماں نکلے
کام مشکل سے جو مشکل تھے وہ آساں نکلے

حق کے گھر میں بھی عدو جان کے خواہاں نکلے
حج کو عمرے سے بدلکر شہِ ذیشاں نکلے

جس گھڑی بیر الم سے شہِ مرداں نکلے
شور تھا چاہ سے لو یوسفِ کنعاں نکلے

کم زمانے میں بشر ایسے خوش ایماں نکلے
آل کے رنگ میں ڈوبے ہوئے سلماں نکلے

کچھ عجب بخششِ معبود کے ساماں نکلے
اوسکی رحمت سے بہت کم مرے عصیاں نکلے

گھر سے شاہ شہدا بے سر و ساماں نکلے
رہے بجا قلب جرس سے اگر افغاں نکلے

سرِ شہ کے لب و دنداں پہ چھڑی جب دیکھی
لوگ دربار سے انگشت بدنداں نکلے

رتبۂ خلد نجف دیکھئے جس کی خاطر
چھوڑ کر باغ جناں آدمؑ ذیشاں نکلے

ہاتھ تھراتے ہیں شبیرؑ کے اے ضعف بتا
کسطرح گردنِ معصومؑ سے پیکاں نکلے

رونیوالے کرم حق سے ہوئے مالا مال
حشر میں اشکِ عزا گوہرِ غلطاں نکلے

یادِ مسلمؑ میں یہ تھے طوعۂ ناشاد کے بین
ہائے بچھو کے مرے گھر سے مرے مہماں نکلے

شاہ نے سینۂ اکبرؑ سے جو برچھی کھینچی
صبر بولا کہ مرے دل کے سب ارماں نکلے

قطعہ

آدمِ آلِ محمدؐ کے تحمل پہ نثار
شام میں بنکے غریبوں کے شتر باں نکلے

کون تھا عالمِ غربت میں جو کانٹے چنتا
پاؤں میں گڑ کے نہ پھر خارِ مغیلاں نکلے

ساتھ ہمدم نہ کوئی اشک بہانیوالا
برہنہ پائی پہ لبس آبلے گریاں نکلے

جرس قافلۂ راہِ رضا بیڑی تھی
قدمِ راہ نما سلسلہ جنباں نکلے

حکم حاکم تھا حرم ایسے خرابے میں رہیں
جس سے زندہ نہ کوئی قیدیٔ زنداں نکلے

روز نوروز تھا حائر میں جو ثابت پہنچا
کھل گیا دل کا کنول سیکڑوں ارماں نکلے

سلام

مجرائی پھول چاک گریباں چمن میں ہے
مشغول ماتم شہ گلگوں کفن میں ہے

آیا نہ خط حسینؑ کا صغرا محن میں ہے
روح رواں سفر میں ہے قالب وطن میں ہے

اکبرؑ کی لاش پائینتی یوں شہ کی رن میں ہے
برچھی جگر میں اور انگوٹھی دہن میں ہے

گویا زبانِ منقبت پنجتن میں ہے
مچھلی یہ سرخ رنگ کی نہر لبن میں ہے

کہہ دو ادب سے آئیں نکیرین قبر میں
خلعت بھی کربلا کا ہمارے کفن میں ہے

دنیائے دوں بھی رنگ بدلتی ہے دم بدم
عاقل کو یہ حنا کا اشارہ چمن میں ہے

کہتے تھے صبح رزم علمدار میں ملک
خیبر میں مرتضیٰ ہیں کہ عباسؑ رن میں ہے

ابتر تمام عالم امکاں ہے اس گھڑی
نرغے میں ہیں حسینؑ کہ سورج گہن میں ہے

ٹکڑے وہاں جگر کے شبیر یہاں رفیق
کس درجہ اتحاد حسینؑ و حسنؑ میں ہے

زہراؑ کے نور عین کی مجلس ہے نور کی
انجم میں یہ ضیا نہیں جو انجمن میں ہے

قطعہ

کعبے میں ہے ولادت حیدرؑ خدا کی شان
مضمون تازہ نیا ش بیت کہن میں ہے

جس دل میں ہے علیؑ کی ولا گھر خدا کا ہے
سرِ خدا یہ مولد شاہ زمن میں ہے

کس شان سے ہے لاشۂ عباسؑ نہر پر
آنکھوں میں تیر مشک سکینہؑ دہن میں ہے

یاد آ رہے ہیں جلسۂ احباب لکھنؤ
ثابت سفر میں اور طبیعت وطن میں ہے

سلام

فضائل سب رسولوں کے ملے نفس پیمبر کو
خدا نے فرد واحد میں کیا ہے جمع دفتر کو

سخنور جانتے ہیں واقعی قدر سخنور کو
پرکھ لیتے ہیں مثل جوہری ہم اہل جوہر کو

منافق دل میں کٹ جاتے ہیں وصف علیؑ سنکر
اثر سیفی کا بخشا ہے خدا نے ذکر حیدرؑ کو

نکیرین ایسی کیا جلدی ہے بیٹھو دو گھڑی دم لو
ابھی دیکھا نہیں جی بھر کے ہم نے روئے حیدر کو

قطعہ

رجب ظرف زماں ہے اور ہے ظرف مکاں کعبہ
شرف کیا کیا خدا نے بخشے ہیں میلاد حیدر کو

رجب بھی محترم ہے جس طرح کعبے کی حرمت ہے
علی کی وجہ سے پیارے ہیں دونوں رب اکبر کو

معزز میزباں کا واقعی مہماں ایسا ہو
خدا نے اپنے گھر میں آپ اتارا اپنے حیدر کو

ہوئی دیوار کعبہ شق علی پیدا ہوئے جس دم
ذرا دیکھو تو رعب ہیبت ضرغام داور کو

کھلی تھی اشتیاق وصل میں آغوش کعبہ بھی
یہ خواہش تھی کہ لپٹا لوں گلے سے شاہ صفدر کو

در و دیوار سے آواز آتی تھی مبارک ہو
امام اولیں امت کو اور ناصر پیمبر کو

یہ حق خانہ زادی ہے ازل سے حق یہ اسکا ہے
بتوں سے پاک کر دیگا علی اللہ کے گھر کو

فقط اصنام کعبہ پر نہیں موقوف ضرب اسکی
کہ توڑے گا یہی ہر کافر و مغرور کے سر کو

برنگ دامن گل خون گردن سے جو رنگیں تھا
اوسی کرتے میں شہ نے کر دیا مدفون اصغر کو

غم اکبر میں بھی اللہ اکبر لب پہ جاری ہے
یہ دل اللہ نے بخشا ہے دلبند پیمبر کو

گراں تر ہیں جو قیمت میں جگہ پر اپنی قائم ہیں
نہ بہتے دیکھا مثل آب دریا آب گوہر کو

سر شبیر سے تکبیر جاری ہے سر نیزہ
کیا مر کر بلند آوازۂ اللہ اکبر کو

خیال آتا ہے رہ رہ کر اب آتے ہیں مرے بابا
سکینہ دیکھتی ہے دمبدم زندان کے در کو

یہ سختی نزع میں آقا لب پر روح ثابت ہے
وہ آ پہنچے مرے مولا سرہانے سے اٹھو سر کو

سلام

مجرئی جس نے در سید والا دیکھا
اوس نے دنیا ہی میں فردوس معلا دیکھا

نخل نخوت نہ کبھی پھولتا پھلتا دیکھا
سر ترے بول کا اے مجرئی نیچا دیکھا

دوش احمد پہ قدم جب کہ علی کا دیکھا
شور تھا نور کے دو ٹکڑوں کو اکٹھا دیکھا

کہہ فلک تو نے بہت کچھ ہے زمانا دیکھا
کوئی شبیر سا بھی بیکس و تنہا دیکھا

نہ لڑکپن نہ جوانی نے دیا ساتھ اپنا
ہاں برے وقت کا دمساز بڑھاپا دیکھا

قطعہ

اللہ اللہ شب نیمۂ شعبان کا شرف
لیلۃ القدر کو اس رات پہ شیدا دیکھا

مہ انجم کی جو آنکھوں میں چکا چوند ہے آج
کون سے مہر جنابنات کا جلوا دیکھا

ہے وہ ہمنام رسولِ عربی نامِ خدا　　اسم جس شان کا ویسا ہی مسمےٰ دیکھا
غل ہے نورانیوں میں نورِ مجسم یہ ہیں　　نور سے سالِ ولادت بھی نکلتا دیکھا
خوب اتمام ہوئی حجت حق بندوں پر　　بارہواں سالِ امامت کا مہینا دیکھا
شور ہے قدسیوں میں صلِ علیٰ آلِ نبیؐ　　چودہواں قلزمِ عصمت کا یہ دریا دیکھا
چودہویں رات کا چاند انکو کہیں ہم کیونکر　　چاند میں داغ مگر ان میں نہ دھبا دیکھا
دیکھکر نورِ جبیں کہتے ہیں جبرئیل امیں　　لوحِ قرآنِ امامت کو مطلا دیکھا
قائم آلِ محمدؐ سے جہاں قائم ہے　　نہ عرض اور نہ جوہر کوئی ایسا دیکھا
کہتی تھی رو کے سکینہؑ کہ نہ پانی لائیے　　لے لیا چچا ہمنے بہت آپ کا رستا دیکھا
اے فلک دور میں تیرے ہوئے بے پردہ وہ لوگ　　مہ و خورشید نے بھی جنکا نہ سایا دیکھا
تیر پیشانیٔ نورانیٔ شہ پر جو لگا　　سر اوٹھا کر طرفِ عالمِ بالا دیکھا
پیاس یاد آئی سکینہؑ کی ٹپکنے لگے اشک　　جب علمدار نے بہتا ہوا دریا دیکھا
شہ نے فرمایا کہ فانی ہے جہانِ گذراں　　علی اکبرؑ کا جو ڈھلتے ہوئے منکا دیکھا
محو دنیا میں ہوئے بھول گئے عہدِ الست　　اب ہمیں یاد نہیں خواب میں کیا کیا دیکھا
نکتہ چینی سے رہی طبعِ رسا کو نفرت　　عیب دیکھا بھی تو ثابتؔ فقط اپنا دیکھا

سلام

امتیازِ نیک و بد کیا ہو قضا کے سامنے　　پس گئے دانے جو آئے آسیا کے سامنے
دست بستہ حرؑ ہے شاہِ کربلا کے سامنے　　مالک اشتر کھڑے ہیں مرتضیٰ کے سامنے
شامیوں کے غول ہیں فوجِ خدا کے سامنے　　شعلہ زن دوزخ ہے فردوسِ علا کے سامنے
سرد ہے بازارِ تپ خاکِ شفا کے سامنے　　نار کا کیا بس چلے نورِ خدا کے سامنے
تیز طبعوں کے حضور آتش بیاں بھی دنگ ہیں　　شمع ہوتی ہے خموش اکثر ہوا کے سامنے
وادیٔ ظلمات میں پوشیدہ ہے آبِ حیات　　شرم سے آتا نہیں خاکِ شفا کے سامنے
کہتے تھے قاسمؑ ہوئے پامال جب مثلِ حنا　　سرخرو اللہ نے رکھا چچا کے سامنے

قطعہ

یا امیر المومنین تیرا کوئی ثانی نہیں　　ہے گدا حاتم ترے دستِ عطا کے سامنے

خانۂ حق میں رکھے مہر نبوت پر قدم — جام جم ہے خاک تیرے نقش پا کے سامنے
ہات اوٹھا دنیا سے یہ ہیں معنی رفع یدین — دل سے استادہ اگر تو ہے خدا کے سامنے

قطعہ
قابل افسوس ہے اے چرخ تیرا انقلاب — ننگے سر ہیں آل احمدؐ اشقیا کے سامنے
بید ہے دست شقی میں اور لب و دندان شاہ — ظلم ہوتا ہے یہ سب زین العبا کے سامنے

حرص بھی اوتنی بڑہی جتنی بضاعت بڑہ گئی — شمع بجھ گئی اور بھی جاکر ہوا کے سامنے
بہر تعظیم اوٹھ کھڑے ہوتے تھے محبوب خدا — فاطمہؑ آتی تہیں جب خیر الورا کے سامنے

قطعہ
لیکے رخصت شاہ سے حرؑ آیا ہے میدان میں — کس تجمل سے گروہ اشقیا کے سامنے
چتر زر کے سایہ میں حر کے مقابل ہے عمر لعیں — آشیان بوم ہے گویا ہما کے سامنے
یوں مخاطب ہے عمر سے وہ سگ دنیائے دوں — پیر بوجہل ہے تو مصطفیٰؐ کے سامنے
ہے مرا آقا حسینؑ ابن علیؑ حق کا ولی — تیرا حاکم ہے لعیں کہدوں خدا کے سامنے

ہو مقابل نور سے ظلمت بھلا کیا تاب ہے — کیا وقار راہ زن ہو رہنما کے سامنے
لاکھ آندھی زور سے اوٹھے مگر پھر خاک ہے — آبرو کیا پائے گی باد صبا کے سامنے
دشمن اپنے نفس کے جب تک نہوں ممکن نہیں — سنکھیا لیں ہاتھ میں آب بقا کے سامنے
جنکو تو اعضا سمجھتا ہے یہ اعدا ہیں ترے — پوست کندہ حال کہدیں گے خدا کے سامنے
صحن مسجد میں کھلا رہتا نہ کیوں حیدرؑ کا در — دل سے مولا رہتے تھے ہر دم خدا کے سامنے

قطعہ
کاسہ لیسان عرب جل بھن گئے مثل کباب — طیر بریاں آیا جب خیر الورا کے سامنے
خوان نعمت بیچ میں تھا اور مگس ران جبرئیل — تھے احب الناس محبوب خدا کے سامنے

جلد ہو یا رب ظہور قائمؑ آل نبیؐ — سر جھکا کر جائے ثابت پیشوا کے سامنے

سلام

مجرائی خاک چھان نہ اکسیر کے لئے — ہو خاک بھی تو مرقد شبیرؑ کے لئے
گویا زباں ہے مدحت شبیرؑ کے لئے — ہیں ہاتھ ماتم شہ دلگیر کے لئے
تا حشر خاتمہ نہیں تعمیر کے لئے — اعجاز ہے یہ مرقد شبیرؑ کے لئے
قرآن کا جمال ہے اجمال و اختصار — آل رسولؐ ساتھ ہیں تفسیر کے لئے

حلقِ صغیر چوم کے فرماتے تھے حسینؑ
آئے تھے گھر سے آب دمِ تیر کے لئے

سقے کو مشک دیکھ کے سکینہ نے یہ کہا
پانی نہ آیا اصغرِ بے شیر کے لئے

بیٹی سرِ حسینؑ سے کہتی تھی دیکھئے
دُر بد کھرنے کان مرے چیر کے لئے

پیشِ نظر تھا مولدِ حیدرؑ کا اہتمام
آئے خلیل کعبہ کی تعمیر کے لئے

نانا سے جب کہا کہ حرم ہیں گئے ہم اونٹ پر
اشتر رسولؐ بن گئے شبیرؑ کے لئے

یہ پائے رعشہ دار سے عابدؑ کا تھا خطاب
کانٹا نہ چھوڑنا کسی رہگیر کے لئے

تیروں پہ جسمِ شاہِ عبادت ہیں تھا بلند
اور سرِ سناں پہ نعرۂ تکبیر کے لئے

حر کہتا تھا کہ مجھ سے یہ ہرگز نہ ہوئے گا
چھوڑوں بہشت منصب و جاگیر کے لئے

طوفاں کی روک دفعِ مرض روشنیٔ قبر
کیا کیا اثر ہیں تربتِ شبیرؑ کے لئے

سیدانیوں کے سر سے ردائیں جو چھن گئیں
گوشے رخوں پہ چادرِ تطہیر کے لئے

آنکھوں میں حلقے پڑ گئے رویا ہوں اسقدر
دروازۂ حسینؑ کی زنجیر کے لئے

لازم ہے کار خیر میں انساں کو جد و کد
تدبیر پیشکار ہے تقدیر کے لئے

فضہ قدم کو چوم کے عابدؑ سے کہتی تھیں
یہ رعشہ دار پاؤں تھے زنجیر کے لئے

دیکھا سناں پہ جب سرِ شہ بولے جبرئیلؑ
معراج آخری ہے یہ شبیرؑ کے لئے

ہر آسماں پہ نام علیؑ کیوں نہ ہو رقم
یہ دستگیر ہیں فلکِ پیر کے لئے

جب طفل شیر خوار نظر آ گیا کہیں
روئیں رباب اصغرِ بے شیر کے لئے

خاصانِ حق کو پہنچی ہیں اس دھج سے بیڑیاں
کیا کیا نحوستیں ہیں بہم پیر کے لئے

قطعہ

رخصت کے وقت رو کے بہن جب گلے ملی
بوسے گلوئے حضرتِ شبیرؑ کے لئے

پوچھا سبب تو بولیں وصیت یہ ماں کی تھی
مجھ بے نصیب بیکس و دلگیر کے لئے

آنکھوں کو ملکے بازوئے زینبؑ پہ بولے شاہ
واقع کوئی عمل نہیں تقدیر کے لئے

ہے یادگار بھائی بہن کا یہ اتحاد
یہ ہے بہانے رسن وہ ہی شمشیر کے لئے

سہل است اگر رود سرِ من بر سرِ سناں
دل کڑھتا ہے اسیری شبیرؑ کے لئے

کیا کہنا تیرا اصل علیؑ تربتِ حسینؑ
چھوڑی نہ کوئی بات بھی اکسیر کے لئے

ثابت کریگا آپ ہی اوس میں وہ گور دل
کھودے گا جو کنواں کسی رہگیر کے لئے

سلام

پچھلا پہر ہے چونک تغافل کے خواب سے
پھرا بدل رہا ہے بڑھاپا شباب سے

پیری مقابلے کو چلی تھی شباب سے
رسوا اور روسیہ ہوئی آخر خضاب سے

قرآں کو ہمسری ہے رخ بوتراب سے
ملتا ہوا ہے روئے کتابی کتاب سے

رنگیں ہے ریش بن مظاہر خضاب سے
پیری وداع ہوئی ہو ملکر شباب سے

حیرت ہے مجھکو چرخ ترے انقلاب سے
محروم آل ساقی کوثر ہے آب سے

اشک غم اسے دامن ترا بھیگا جو تر
محشر میں بچ گئے وہ طپش آفتاب سے

کس حسن سے چمک کے گرے میرے طفل اشک
گردوں پہ برق گر گئی چشم سحاب سے

حسرت ہی دل میں رہ گئی یوں جلد جلد یا
باتیں بھی کچھ ہوئیں نہ ہماری شباب سے

مضطر ہے دل فراق ضریح حسین میں
بجلی تڑپ رہی ہے بچھڑ کر سحاب سے

منعم نہ دے مگر سخن دل شکن نہ کہہ
نازک ہے شیشۂ دل سائل حباب سے

مضموں کے ساتھ لطف زباں بھی ضرور ہے
رنگت کی قدر بڑھتی ہے بوئے گلاب سے

ماں بولی آخرے علی اکبر نظر لگی
کہتا تھا مجھکو پہلے ہی تیرے شباب سے

بھٹکا یا لاکھ حر کو مگر آیا سوئے شاہ
ذرہ نظر نہ پھیر سکا آفتاب سے

جاتے ہیں شاہ رن کو جلو میں کوئی نہیں
لپٹی ہوئی ہے حسرت و غربت رکاب سے

رہگیر دیکھکر سر قاسم کو کہتے تھے
موت اس جواں کو آ گئی پہلے شباب سے

یوسف سے یوں سوا ہے محمد کا حسن پاک
تعبیر خواب جیسے کہ بہتر ہو خواب سے

عمرو ابن ود کو جو حیدر نے رد کیا
خندق کی فصل بڑھ گئی خیبر کے باب سے

ٹھنڈا کیا کسی کو کسی کو جلا دیا
تیغ علی نے کام لیا آب و تاب سے

قطعہ

بانو یہ بین کرتی تھیں اکبر کی لاش پر
عالم میں روشنی تھی مرے آفتاب سے

رخصت کے وقت میں نے جو روتا ہوا کیا
لپٹے ہو چپکے رو رو کے مجھ دل کباب سے

سوئے بہت بس اب نہیں موقع ہے نیند کا
اٹھو بچھو انھیں ملتے ہوئے فرش خواب سے

بولیں سکینہ مشک جو میری نہ بھر کے لائے
گھر میں نہ پھر کے آئے چچا اس حجاب سے
صل علیٰ محمدؐ و آل محمدؐ
سینچا ہے باغ نظم کو عطر گلاب سے
دشمن جہاں بھی چرخ بھی حاسد بھی بخت بھی
ثابت نہ جانے خوار ہے کس کے عتاب سے

سلام

اے سلامی جسکا والی حیدر کرار ہے
ابر نیساں ہے خجل وہ چشم گوہر بار ہے
نور افزا گرد قبر حیدر کرار ہے
نظم وصف نور عین احمدؐ مختار ہے
شہ نشیں میں تعزیے دالان میں نالاں عجب
دیکھکر بیٹوں کو اپنے کہتی ہیں بنت بتولؑ
انما الاعمال بالنیات ہے قول رسولؐ
نیک کی صحبت سے بدطینت کا بیجا ہے غرور

قطعہ

حملہ ور فوج مخالف پر ہیں فرزند رسول
آب شمشیر دودم میں غرق ہوتے ہیں عدو
آتی ہے ہر ضرب میں اللہ اکبر کی صدا
فرش احمدؐ پر علیؑ کو دیکھ کر بولے ملک
نار دوزخ سے نہ کیوں آزاد ہو مانند حرؓ
دیکے مشکیزہ سکینہؑ نے کہا عباسؑ سے
اپنے حق میں بوئے کانٹے پھول کا طالب ہے تو

قطعہ

آل احمدؐ پر پڑا ہے سخت وقت آہ آہ
چادر تطہیر جنکو حق نے بھیجی عرش سے
سر ہے سردار جوانان جناں کا طشت میں
وحشت مدینہ کا دور بھی شطرنج بھی ہے آہ آہ

بحر غم سے اوس کا بیڑا دو جہاں میں پار ہے
ماتم شہ میں ہر اک آنسو در شہوار ہے
اے سلامی سر سرچشمۂ انوار ہے
اپنا ہر مطلع سلامی مطلع الانوار ہے
نقشۂ جنات تجری تحتہا الانوار ہے
جعفر طیار وہ یہ حیدر کرار ہے
جو ریاضت سے ریائی اوسکا ثمرہ نار ہے
ہم نشین گل ہو تو کیا افتخار خار ہے
ہاتھ میں بھیجی ہوئی اللہ کی تلوار ہے
دھار تیغ تیز کی بحر فنا کی دھار ہے
نعرۂ تکبیر گویا تیغ کی جھنکار ہے
جاں نثار و جانشین احمدؐ مختار ہے
قاتل اعدائے آل مصطفےؐ اختار ہے
بھائی اصغر کے لئے پانی چچا درکار ہے
مزرع عقبےٰ ہے دنیا خار کا پھل خار ہے
شام کا دربار ہے اور عترت اطہار ہے
سر برہنہ آج وہ عزت سر دربار ہے
اور تخت سلطنت پر حاکم غدار ہے
انجمن میں گرم فسق و فحش کا بازار ہے

کہتا ہے قاتل مبارک قتل فرزند رسول — اے امیر شام کیا طالع ترا بیدار ہے
جسکا عالم میں نہیں ہمسر یہ سر اوسکا ہے دیکھ — جان زہرا نور چشم حیدر کرار ہے
جعفر طیار و حمزہ جس جری کے ہیں چچا — جس ولی کا جد امجد احمد مختار ہے
زینب و کلثوم وہ ہیں یہ رقیہ وہ رباب — وہ سکینہ کے برابر عابد بیمار ہے
یہ اشارہ ہے رہا سر سبز غازی کھیت میں — سبز اتبک گنبد قبر علمبردار ہے
ریل کا ملک عرب میں سلسلہ جاری ہو — دیکھنا ثابت بھی مثل مہر پر سیار ہے

سلام

سر بصحرا ہوں بسوئے طوس جانے کے لئے — شوق دل ہمراہ ہے رستہ بتانے کے لئے
تھی جو بار بخشش امت اوٹھانے کے لئے — پشت وہ گردوں نے تاکی تازیانے کے لئے
بستر منعم دفینے پر ہے تکیہ زر پہ ہے — بنگیا ہے سانپ یہ موذی خزانے کے لئے
حر کی قسمت پر خوش انجامی کو کیا کیا ناز تھے — زانوئے شہ جب ہوا تکیہ سرہانے کے لئے
کہتی ہے ہر شے زمانے کی زبان حال سے — کوئی صانع ہے ضرور اس کارخانے کے لئے
دیکھکر ساعت در شبیر پر کہتی ہے عقل — یہ گھڑی ہے بخت خفتہ کے جگانے کے لئے
ہے وسیلہ پنجتن کا وصل خالق کا سبب — پانچ زینے ہیں خدا کے پاس جانے کے لئے
کہتی تھی بالی سکینہ آئیگی زنداں میں نیند — آئیں گے بابا جو سینے پر سلانے کے لئے
ماں کو اصغر کا خیال آتا تھا اکثر شام میں — کون لوری دیگا جنگل میں سلانے کے لئے
پھینک کر صدقے کے میوے کہتی تھی بنت الحسین — لائیں گے بابا رطب میرے کھلانے کے لئے
آہ سوزاں مادر اصغر کی بجلی بنگئی — حرملہ کے قتل کرنے اور جلانے کے لئے
شوق سے پوچھیں نکیرین اب عقائد فکر کیا — مصحف ناطق وہ آپہنچے بتانے کے لئے
کوشش آرام تن میں کاہش جاں بڑھ گئی — سہنے تکلیفیں اوٹھائیں چین پانے کے لئے

قطعہ

ہائے جب مارے گئے غربت میں مسلم کے یتیم — بیکسی لاشوں پہ تھی آنسو بہانے کے لئے
چادر آب رواں کا صاف و پاکیزہ کفن — لائی خود نہر فرات انکو نہانے کے لئے
موج نے سر کا کے پہنچا دئے کنار نہر تک — ننھے ننھے لاشے مٹی میں چھپانے کے لئے

آندھیوں نے اوڑھا کے مٹی دی عجب انداز سے
ابر رحمت گھر کے آیا شامیانے کے لئے

بجلیوں نے شمعیں تربت پر جلائیں کوند کر
جب نہ دیکھا کوئی دلسوزی دکھانے کے لئے

دور تک بن میں جو تھے خار مغیلاں کے درخت
چادر اپنے پھولوں کی لائے چڑھانے کے لئے

آئیں خاتون جناں حوران جنت ساتھ تھیں
بیکسوں کی قبر پر رونے رلانے کے لئے

دیکھکر شان علمدار و علم بولے ملک
یہ نشان شایاں ہے اس ذی شان شانے کے لئے

فاش ہونیکو تھا بدکاروں کا پردہ حشر میں
اڑ کے آیا دامن رحمت چھپانے کے لئے

کیوں نہ جاتے واقف سر خدا سوئے عراق
منزلوں سے موت آئی تھی بلانے کے لئے

حرملہ کو دیکھکر دل میں یہ کہتی تھی رباب
کیوں شقی میرا ہی دل تھا کیا نشانے کے لئے

اشک ٹپکے سن لیا مومن نے جب نام حسینؑ
اک بہانا چاہئے آنسو بہانے کے لئے

بار الفت بار ارماں بار غم بار گناہ
بوجھ اتنے ایک دل میرا اٹھانے کے لئے

خون کے اشکوں سے رویا ام البنین تا کشتہ چرخ
آندھیاں اٹھتی تھیں ان میں خاک اڑانے کے لئے

بیکسی میں کاتب اعمال بھی رخصت ہوئے
رہ گئے اعمال اپنے ساتھ جانے کے لئے

لازمی باتوں میں ثابت انتشار و وہم کیوں
موت آنے کے لئے ہے جان جانے کے لئے

سلام

انبیاء میں منزلت احمدؐ کو حاصل اور ہے
سب ستارے اور ہیں یہ ماہ کامل اور ہے

اے سلامی مجلس آقائے عادل اور ہے
محفلیں سب اور ہیں یہ غم کی محفل اور ہے

گھر بناتا ہے تو منعم رکھ لحد کا بھی خیال
کچھ خبر ہے تجھکو یہ در پیش منزل اور ہے

ماں نے اکبرؑ سے کہا جانے کی دوں کیونکر رضا
باپ کا دل اور ہے بیٹا مرا دل اور ہے

انبیاء روز ازل جب دیکھکر سن ہو گئے
بول اٹھا بار شہادت میرا حامل اور ہے

دل جلوں کی نظم سے چمکے نہ کیوں بزم سخن
بڑھ کے سوز دل سے کوئی شمع محفل اور ہے

کربلا کو دیکھکر خود رک گیا اسپ حسینؑ
تھا اشارہ سر کے کھل چلئے یہ منزل اور ہے

اور باغوں میں بہار گلشن ماتم کہاں
نالۂ دل اور ہے شور عنادل اور ہے

خوب تھا جاتا جو خالی ہاتھ ہی پیش کریم
آرزوئیں لے کے جاتا ہوں یہ مشکل اور ہے

قطعہ

سینۂ اکبر سے برچھی کھینچ کر تڑپے یہ شاہ
شمر سے کہتا تھا رگ رگ پہ خنجر وقت ذبح

زیر شمشیر عدو محو جمال حق ہیں شاہ
ہر کوئی کہتا ہے سہل ممتنع ہے میری نظم

طالب دنیا الگ ہے طالب مولا الگ
ہائے اصغر کے گلے میں ہیں چلے ہیں نکو شاہ

سید سجاد جاتے ہیں سوئے بزم یزید
طوق تسلیم و رضا بھی گردن لاغر میں ہے

آپ ہیں خاموش لیکن کہتا ہے چہرے کا رنگ
ہائے کنبہ ہے یہ خیر الانبیا کا ساتھ ساتھ

ناقص و کامل برابر ہوں کبھی ممکن نہیں
جب فرنگی ذبح کرنے آیا حضرت نے کہا

کیوں نہ دکھلاؤں جناب اوج کو ثابت کلام
حر کا صدقہ نار سے ثابت کو بھی آزاد کر

قاریوں میں شور تھا اللہ یہ دل ور ہے
اوشقی خون محمد اس میں شامل اور ہے

یہ نظارہ اور یہ آنکھ اور یہ قتل اور ہے
ہم تو کچھ بھی کہہ نہیں سکتے یہ مشکل اور ہے

لاکھ ہو تجنیس عاقل اور غافل اور ہے
گردن شہ میں یہ ننھی سی حمائل اور ہے

تپ کی شدت سے زیادہ سوزش دل اور ہے
پاؤں میں صبر و توکل کی سلاسل اور ہے

یاالٰہی خیر کرنا رنگ محفل اور ہے
ہیں وہاں گبر و نصاریٰ بھی یہ مشکل اور ہے

مدِ فاضل اور ہے مدِ مقابل اور ہے
تو نہیں غافل نبی زادے کا قاتل اور ہے

ان سے بڑھ کر اب کوئی اس فن میں کامل اور ہے
یا حسین ابن علی یہ تیرا سائل اور ہے

سلام

باب خیبر کھول دے دست خدا ایسا تو ہو
اے سلامی بازوئے حیدر الورا ایسا تو ہو

بہتے دریا میں رہا پیاسا ہی سقائے حسین
شور ہے بحر وفا کا آشنا ایسا تو ہو

حر کی پیشانی دل زہرا و احمد کے قدم
جوش ایماں اس قدر بخت رسا ایسا تو ہو

حق علی کے ساتھ ہے اور ساتھ حق کے ہیں علی
قرب حق اتنا تو ہو اور با خدا ایسا تو ہو

جرم بخشا نے حر آیا شہ نے بخشا خلد بھی
دے فزوں حاجات سے حاجت روا ایسا تو ہو

سنکے سائل لیگئے خاتم علی سے جبرئیل
انبیا کو جس کی حاجت ہو گدا ایسا تو ہو

خود سخاوت کو بھی ایثار علی پر ناز ہے
ایسے حاجت مند کا حاجت روا ایسا تو ہو

باب خیبر کیا ہے کھولے عقدۂ دل سیکڑوں
بازوئے خیبر الورا دست خدا ایسا تو ہو

قطعہ

کشتی امت نکالی شہ نے خوں میں ڈوب کر
غرب سے نکلا دوبارہ جس کی خاطر آفتاب
دوش احمدؐ پر چڑھے بت توڑنے کو مرتضیٰؑ
سجدۂ حق میں وہیں شبیرؑ نے رکھا قدم
شان حق دکھلائی امت بخشوائی شاہ نے
نفس پر اپنے مقدم اپنی امت کو رکھے
حصر ہے سارے فضائل کا علیؑ کی ذات میں
حق کی طاعت کی ادا زنداں میں بھی سجادؑ نے
گرتے گرتے تھم گیا انساں کہا جب یا علیؑ
کہتی تھی رو کر سکینہؑ ہائے پیاسا مر گیا
مہر و مہ کی طرح چہرے پر ہو جو ثقت کا نشاں

با خدا ایسا تو ہو اور نہ خدا ایسا تو ہو
دن ہمارے پھیرنے والا بھلا ایسا تو ہو
بول اوٹھی مہر نبوت نقش پا ایسا تو ہو
ہمقدم پیرو پدر کا دلربا ایسا تو ہو
واقعی محبوب محبوب خدا ایسا تو ہو
رحمۃ للعالمین خیر الورا ایسا تو ہو
شان میں آیا ہو جس کی انما ایسا تو ہو
انبیا میں دھوم تھی زین العبا ایسا تو ہو
دیکھ لے موسیٰؑ عصا نام خدا ایسا تو ہو
چاہنے والا بھتیجی کا چچا ایسا تو ہو
ہاں در حیدر پہ ثابت جبہ سا ایسا تو ہو

سلام

غیر سے کیوں جا کے ثابت وقت مشکل مانگتا
دو جہاں کی نعمتیں کیوں تیرا سائل مانگتا
تو عطا سے میں طمع سے کب ہوں خالی اے کریم
حر کی بخشش کا تعجب کیا وہ آقا تھے کریم
تو ہے معطی تجھ سے ہر شے خود بخود ہے خواستگار
گر پہنچتا تجھ تک اے سنگ در شاہ نجف
سب خدائی بخش دیتا غالباً وہ بے نیاز
استغنا سے غرض لیتا مجت شہ کی بھی
یا علیؑ زندہ اگر رہتا تمہارے عہد تک
ایک دریا کیا ہے سب دنیا تھی مملوک امام
مجھ سے فرماتا جو حق روز ازل کچھ مانگ لے

دل میں تو حاضر تھا تجھ سے مطلب دل مانگتا
تیری رحمت مانگتا گر جذبۂ دل مانگتا
دو جہاں لیکر بھی تجھ سے اور کچھ دل مانگتا
بخش دیتے آپ اگر فردوس قاتل مانگتا
ہیں گر خاموش رہ جاتا مراد دل مانگتا
سنگ مقناطیس تجھ سے جذب کامل مانگتا
خوں بہا بار شہادت کا جو حامل مانگتا
ناقصوں سے ورنہ کیوں امداد کامل مانگتا
تم سے حاتم بھی بنا کر شکل سائل مانگتا
ورنہ کم ظرفوں سے پانی شاہ باذل مانگتا
بھر ماتم چشم گریاں مضطرب دل مانگتا

کہتی تھی ماں اے علی اکبر نہ غم رہتا نہ ہم
کاش تو رخصت کے بدلے جان و دل مانگتا

اک زباں دو لب بُرے دسنے تو لازم تہا مجھے
بس اوسی سے دین و دنیا دونوں شامل مانگتا

گر چمکتی نہر میں شمشیر سقائے حسینؑ
آب کی چادر ہلا کر امن ساحل مانگتا

پائے عابدؑ بھی تھا مشتاق اسیری کسقدر
گر نہ پہناتے ستمگر خود سلاسل مانگتا

عہد حاتم میں اگر ہوتے علیؑ آتا ہمیں
بھیک کیوں چالیسؑ دروازوں پہ سائل مانگتا

ماں کو حسرت تھی کہ اصغر کاش ہوتا ہوشیار
چلتے دم رخصت تو میرا پارۂ دل مانگتا

کہتی تھی بالی سکینہؑ کان کیوں زخمی کیے
خود میں دیدیتی جو گوہر بد شمائل مانگتا

اپنے ثابت کو جو پھر روضے پہ بلوائے حسینؑ
احتشام محتشم اقبال مقبل مانگتا

سلام

دولت عشق نبیؐ و آل اطہرؑ چاہیے
مفلسی میں بھی سلامی دل تونگر چاہیے

عشق کا آئینہ ایماں کو جوہر چاہیے
حق کا جو محبوب ہو ایسا پیمبرؐ چاہیے

نعت احمدؐ لکھ چکا اب وصف حیدرؑ چاہیے
حُسنِ مطلع بھی تو مطلع کے برابر چاہیے

الفت حیدرؑ نبیؐ سے کم نہ بڑھ کر چاہیے
نفس احمدؐ کو بھی احمدؐ کے برابر چاہیے

خانۂ کعبہ پے تولید حیدرؑ چاہیے
پاک معدن کے لئے پاکیزہ گوہر چاہیے

ظاہری اسباب کے محتاج کب معصوم ہیں
کاتب اعمال کو کاغذ نہ مسطر چاہیے

اسلحہ تن پر سجے شہ نے تو ہمت بول اوٹھی
عاصیوں کی مغفرت کا سر پہ مغفر چاہیے

جب کہ دل میں ہو سرور بادۂ خم غدیر
کلفت دنیا سے پھر کیوں دل مکدر چاہیے

دوش احمدؐ پر چڑھے حیدرؑ تو غل کعبہ میں تہا
ایسے واعظ کے لئے ایسا ہی منبر چاہیے

جب زمین و آسماں عاجز ہوئے تو حق بول اوٹھا
رنج سہنے کو دل آل پیمبرؐ چاہیے

دم قدم سے حضرت قائمؑ کے قائم ہے جہاں
اس عرض کے واسطے ایسا ہی جوہر چاہیے

خیر خم خانہ کی ہاں اے ساقی خم غدیر
مست مولا ہیں ہمیں سرشار ساغر چاہیے

آل احمدؐ اور قرآں سے مساوی عشق رکھ
اس ترازو کا ہر اک پلہ برابر چاہیے

جس میں غم سبط نبیؐ کا ہو وہ دل درکار ہے
جسمیں سودا عشق حیدرؑ کا ہو وہ سر چاہیے

اوس میں بیٹھی ہوئی مرا توں کو کہتی تھیں یا ب
مانگتے تھے شاہ جب پانی تو پیلاتا تھا شمر
آپ کیا منہ کا نوالا سمجھے تھے آب حیات
کہتی تھیں زہرا امراشبیر ہے نازک مزاج
غرق فکر مال و دنیا ہر گھڑی ہے اے حریص
لاشہ اکبر اوٹھایا شہ نے جب دل ہو لا وٹھا
پیاس میں چوسی زباں اکبر کی شہ نے پھر کہا
خاک پر لیٹے تھے عابد قید میں کہتی تھیں ماں
دوست یا دشمن کسی کا ہو کلام اے خوردہ بیں
پھر در حیدر پہ ثابت شکر کا سجدہ کروں

تیرا غنچہ سا دہن اے میرے اصغر چاہیئے
ایسے پیاسے کے لئے یے آب خنجر چاہیئے
ضبط و ظرف خضر اسکو اے سکندر چاہیئے
اسکو بابا آپ شبیر سے نہ کمتر چاہیئے
تجھکو بھی قارون کا گنجینہ زر چاہیئے
ورد لب اس غم میں بھی اللہ اکبر چاہیئے
تیری سیرابی کو پیارے حوض کوثر چاہیئے
بوترابی خاکساروں کو یہ بستر چاہیئے
دیکھنا انصاف کی عینک لگا کر چاہیئے
اوسطرف سے کچھہ کشش اور کچھ مقدر چاہیئے

سلام

قرآں کو اہل بیت کا ہمسر سمجھتا ہوں
مولا کو اپنے نفس پیمبر سمجھتا ہوں
میرا کلام پڑھتے ہیں جو اپنے نام سے
سرگشتہ ہوں جو روزی و راحت کی فکر میں
اکبر کے سر پہ باندہ کے عمامہ بولے شاہ
جاتا ہے تیری راہ میں مرنے وہ مہ لقا
میں حاسدوں کی بات کا دیتا نہیں جواب
ناچیز دل میں ایک جہاں کا ہی جزر و مد
مجھکو نزاع لفظی مولا سے کام کیا
کامل وہی ہے جس میں قناعت کی خوبی ہو
محشر کا انتظار قیامت سے کم نہیں
سو جاتا ہوں خیال نجف میں اگر کبھی

مجرائی جو سمجھتا ہوں بہتر سمجھتا ہوں
بہتر سے بھی علی کو میں بہتر سمجھتا ہوں
میں اون کو سارقان دلاور سمجھتا ہوں
اوسکو بھی اپنے بخت کا چکر سمجھتا ہوں
یا رب تری پناہ کو مغفر سمجھتا ہوں
میں جسکو شکل و شان پیمبر سمجھتا ہوں
کانٹے کا موذیوں کے یہ نشتر سمجھتا ہوں
قطرے کو آبرو میں سمندر سمجھتا ہوں
بہتر علی کو بعد پیمبر سمجھتا ہوں
تاج کمال کا اسے افسر سمجھتا ہوں
برزخ کی رات کو شب محشر سمجھتا ہوں
اپنا در علی پہ میں بستر سمجھتا ہوں

راہ رضائے شام میں عابد کا تھا خیال
کانٹے جو ہیں انہیں بھی گل تر سمجھتا ہوں

طوفاں سے سفینۂ امت بچائے گا
اس طوق کو جہاز کا لنگر سمجھتا ہوں

رتبہ شناس فاطمۂ زہرا ہوں دل سے میں
گیارہ اماموں سے انہیں بہتر سمجھتا ہوں

مسلم کا پرسہ دیکے رقیہ سے بولے شاہ
میں تجھکو بیٹوں کے برابر سمجھتا ہوں

سجدے میں سوئے مولد حیدر جو خم ہے سر
حقا کہ حق کو جانب حیدر سمجھتا ہوں

ہاتوں میں میرے دامن دولت علی کا ہے
پارس بھی ہات آئے تو پتھر سمجھتا ہوں

دنیا سے دل ہٹے تو نظر آئے شان حق
اس آئینہ کو سد سکندر سمجھتا ہوں

پتھر پڑیں سمجھ پہ فراموش ہے لحد
مہماں سرائے دہر کو میں گھر سمجھتا ہوں

وصف علی جو کہتا ہوں کٹ جاتے ہیں حسود
اپنے لبوں کو تیغ دو پیکر سمجھتا ہوں

ہر شخص کو ہے فکر فقط اپنے نفس کی
دنیا کو میں نمونۂ محشر سمجھتا ہوں

کھا کھا کے وار تیغوں کے فرماتے تھے حسینؑ
شمشیر صبر کا اسے جوہر سمجھتا ہوں

قطعہ

نے شیر جب ہمکتا تھا فرماتے تھے حسینؑ
پیاسے ہو تم میں اے علی اصغر سمجھتا ہوں

قبضے میں ناریوں کے ہے نہر فرات آج
جاؤ گے تم بھی جانب کوثر سمجھتا ہوں

سجدہ کیا ہے جب سے در باب علم پر
اے خضر بخت تجھکو سکندر سمجھتا ہوں

تجھ میں ہے اب وہ نور جو پہلے حرم میں تھا
کعبے سے اے نجف تجھے بہتر سمجھتا ہوں

ثابت جو مدح آل میں موزوں کلام ہو
شمشیر نطق کا اسے جوہر سمجھتا ہوں

سلام

ہوائے حب احمد لے گئی طیبہ کی جنت میں
یہ مشت خاک جا کر ملگئی اور پاک طینت میں

گنہگار و چلو جوش آ گیا دریائے رحمت میں
شفیع المذنبیں آتے ہیں میدان قیامت میں

مگر لو خبر یا حیدر کرار شدت میں
جہاں آئے تھے وقت نزع پھر جاؤ تربت میں

امام عصر یاد آتے ہیں مومن کو مصیبت میں
نگاہیں ڈھونڈتی ہیں نور کو ہر گھر کے ظلمت میں

ہمیشہ ملتی ہے عظمت بشر کو نیک خدمت میں
ملے سلمان ایرانی نبی کی پاک عترت میں

اثر کب تک نہو تا ہم نشینی کا طبیعت میں
پریشاں ہو گئے غنچے جو بیٹھے گل کی صحبت میں

خدا کے گھر میں وہ جائے کہ جس میں استطاعت ہو
ہم ایسے مفلسوں کا ہی ٹھکانا کوچۂ عترت میں

نہ سلطاں ہی کوئی ایسا نہ کوئی سلطنت ایسی
خدا مل جاتا ہی بندے کو حیدر کی اطاعت میں

قطعہ

محمدؐ سے محبت بغض ہے آلِ محمدؐ سے
نہیں انسان تو حیوان ہی زاہد حقیقت میں

فقط اک گل کی رنگت پر تو دے جان بنی البلبل
کہ جو ہو وہ رنگ میں گلدستۂ گلزارِ قدرت میں

تو الیاسیں بجائے آلِ یٰسیں پڑھ نہ قرآں میں
بلاغت کا ہی منہ فق اس تری افک ضمانت میں

ہمارے عہد میں ہیں شورشیں تو کیا تعجب ہی
ہمیشہ آفتیں آتی رہی ہیں اس خلافت میں

جدا ہو کر تن شہ سے بھی سر قرآن پڑھتا ہے
جو پارہ پارہ ہو فرق آئے کیا فرقاں کی صورت میں

چبھے جو وقت تلوؤں میں نکالے جھک کے ناخن سے
نہ کانٹے بھی چلے ہمراہِ عابدؔ دشت غربت میں

قطعہ

رہیگا یادگارِ دہر عابس کا بھی افسانہ
قمیص و درع پھینکے جسم سے شوق شہادت میں

انہیں کی پیروی ہیں کیا نہ زنجیروں کا ماتم ہی
کہ ماتم دار زخمی ہو رہے ہیں خونِ حسرت میں

خدا کا شکر ہی طے ہو گئی یہ زیست کی منزل
تھکا ماندہ تھا رستے کا ملا آرام تربت میں

تری رحمت سے زحمت میری بدلی آ مرے مالک
سکھایا دامن تر پر تو مہر قیامت میں

وہ لپٹیں لو کی وہ سنسان بن وہ دھوپ کی تیزی
ہزاروں آفتیں سجاد کو ہیں دشت غربت میں

نثار آب بقا ہی تری شانِ بے نیازی پر
جہاں لاکھوں سکندر ہیں تہیدستان قسمت میں

نکالا ہو گا کیونکر شاہ نے حلقوم اصغر سے
ترازو ہو گیا تھا تیر وہ بازوئے حضرت میں

گل داغ عزا کھل جائیں گے عرق میں جاتے ہی
عزاداران شہ سوئیں گے ان پھولوں کی نکہت میں

رہے محو نماز آقا نکالا تیر اور ہ ں نے
فنا فی اللہ وجہ اللہ تھے ذوق عبادت میں

بڑھائی آبرو مشکل کی محبوب داور نے
پلایا آب کوثر لا کے میدانِ شہادت میں

کب اوسکی کنہ ذات پاک کو پہنچے نگاہ اثبات
نہیں معلوم جب اتنا کہ تو کیا ہی حقیقت میں

سلام

سلامی روضۂ شبیرؑ میں جا کر جو ہم نکلے
غم آلِ نبی دل میں رہا دنیا کے غم نکلے

سلامی کی یہ حسرت یا الٰہی مرتے دم نکلے
زباں سے یا محمدؐ یا علیؑ اور تن سے دم نکلے

خدا کے گھر میں بھی خواہان جاں اہل ستم نکلے
بدل کر حج کو عمرے سے امام محترم نکلے

بتا اے دل شکایت بخت گردوں کی جو ہر دم ہے
ترے ارمان کیا میرے گناہوں سے بھی کم نکلے

ثنائے روئے اکبرؑ میں نکلتے ہیں نئے مضموں
کہ جیسے پھول سے خوشبوئے تازہ صبحدم نکلے

جواہر کے مکاں رہنے کو پائے رونیوالوں نے
دم محشر ذرا اشک عزا بھی اک رقم نکلے

زمانے پر ہے اعجاز علمدارؑ آج تک ظاہر
مٹا طاعون کا نام و نشاں جس جا علم نکلے

اشارے سے کہا اکبرؑ نے دل کا حال سب کہدوں
اگر سینے سے پھل برچھی کا یا شاہ امم نکلے

سکینہؑ کہتی تھی اماں رسن کھلوا دو گردن سے
یقیں ہے کوئی دم میں گھٹ کے میرا تن سے دم نکلے

عیال اطفال مال احباب سب دنیا کے ساتھی تھے
شریک حال بس اعمال اپنے مرتے دم نکلے

محرم میں یہ چھایا ہے غم آل نبیؐ دل پر
خوشی بھولے سے آ نکلے تو دل سے بن کے غم نکلے

عزائے مصحف ناطق میں کھولا ہمنے جب قرآں
سپارے پارہ پارہ غم سے کل حرف الم نکلے

قیامت کا سماں تھا عورتیں کوٹھوں پہ روتی تھیں
جدھر کوفے میں ہو کر اسیر اہل حرم نکلے

روانی ہے غضب آب دم تیغ حسینی میں
جو اس پانی میں ڈوبے نار میں اہل ستم نکلے

جو کھینچی میاں سے تیغ دو دم عباسؑ غازی نے
سران فوج کس گنتی میں ہیں تیغوں کے دم نکلے

کٹا سر پر نہ سر کے راہ مولا سے مرے مولا
سوار دوش احمدؐ کس قدر ثابت قدم نکلے

شریعت اور طریقت جنکو ہم سنتے تھے برسوں سے
دم تحقیق پیغمبرؐ کے دو نقش قدم نکلے

جھکا دیں کیوں نہ سجدے میں سر اپنا سبط پیغمبرؐ
خم شمشیر میں جب شکل محراب حرم نکلے

فراق شاہ میں کہتی تھی روکر فاطمہؑ صغرا
یقیں ہے حسرت دیدار میں آنکھوں سے دم نکلے

بسیں خوشبو سے گلیاں اور دلوں کی کھل گئیں کلیاں
جدھر رستے میں ہو کر حضرت خیر الامم نکلے

فقیر اللہ کے رہتے ہیں مستغنی امیروں سے
ادھر سے منہ پھرایا جس طرف اہل حشم نکلے

قطعہ

اگرچہ اور بھی گذرے ہیں غازی آل ہاشمؑ میں
مگر مثل حسینؑ ابن علیؑ جرار کم نکلے

انہیں ہاتوں میں ہو تیغ و سپر حیدرؑ یوں لڑیں تنہا
کہ جن ہاتوں پہ دم بھر پہلے ششماہی کا دم نکلے

ادھر ہیں عاصی مضطر ادھر ہے شعلہ دوزخ
کہیں قصہ چکے رحمت تری بنکر حکم نکلے

تعالی اللہ کیا کہنا ہے اے خلد نجف تیرا
کہ آدمؑ چھوڑ کر تیرے لئے باغ ارم نکلے

دم آخر حسینؑ ابن علیؑ آئیں نظر یارب
لبوں سے آہ دل سے آرزو آنکھوں سے دم نکلے

دلِ ثابت تھا جب ثابت نہ آتا تھا نظر کچھ بھی
جو ٹوٹا شیشۂ دل سیکڑوں ہی جامِ جم نکلے

سلام

سلامی اشکِ عزا کا ثواب لیتا جا
لحد بسانے کو عطرِ گلاب لیتا جا

ولائے آلِ رسالت مآبؐ لیتا جا
لحد ہے تیرہ و تار آفتاب لیتا جا

خمِ غدیر سے جامِ شراب لیتا جا
برائے دامنِ تر آفتاب لیتا جا

مرے سوال پہ پیرِ اکریم کہتا ہے
ٹھہر فقیر درِ بوترابؑ لیتا جا

مکاں بنائے تھے منعم یہ اپنے رہنے کو
اب ان کو قبر میں خانہ خراب لیتا جا

لپٹ کے نعش میں اکبرؑ سے کہتی ہیں مادر
مجھے بھی ساتھ مرے ماہتاب لیتا جا

چمک کے شمسۂ قبرِ حسینؑ کہتا ہے
کہ روز مجھ سے ضیا آفتاب لیتا جا

اشارہ روضۂ شبیرؑ کا ہے زائر سے
کہ دل میں رکھ کے مجھے حق مآب لیتا جا

قطعہ

مریض کہتی تھی اصغرؑ مرے گلے سے تو مل
نہ مجھ کو ساتھ مرے ماہتاب لیتا جا

ترے فراق میں تارے گنوں گی راتوں کو
مری عوض مری آنکھوں کا خواب لیتا جا

گرے جو گھوڑے سے اکبرؑ تو دل سے فرمایا
جوانہ مرگ جہاں سے خطاب لیتا جا

قطعہ

عدو پہ گر کے یہ کہتی تھی برقِ تیغِ حسینؑ
کہ میری ضرب بھی خانہ خراب لیتا جا

سوا سقر میں ہے سوزش کہ میری برش میں
مقابلے کے لئے التہاب لیتا جا

حسینؑ کہتے تھے اکبر شہید ہو کر آج
خدا کی نذر کو اپنا شباب لیتا جا

اشارے کرتا ہے یہ پیچ و تاب موجوں کا
کہ بحرِ دہر سے حیرت حباب لیتا جا

در بہشت پہ بیٹھا ہوا ہوں حسنؑ میں
مجھے بھی سبطِ رسالت مآبؐ لیتا جا

یہ آدھی رات کی مجلس ہے اس میں بھی ہو شریک
نمازِ شب کا بھی ثابت ثواب لیتا جا

سلام

خادم ہے آسمان جنابِ امیرؑ کا
دکھلا رہا ہے آئینہ ماہِ منیر کا

سبطِ نبیؐ پہ دھوپ میں باراں تھا تیر کا
رونا یہی ہے مجرئی ابرِ مطیر کا

شمسہ بنا ہے قبرِ جنابِ اسیرؑ کا
اب عرش پر دماغ ہے مہرِ منیر کا

لکھا ہوا ہے نام جناب امیرؑ کا
کس طرح ڈگمگائے قدم چرخ پیر کا

ہے وقت نزع لب پہ مرے یا علیؑ مدد
ساغر چھلک رہا ہے شراب غدیر کا

حوا سے دور ہوتے نہ فردوس سے جدا
آدمؑ علیؑ سے سیکھتے کھانا شعیر کا

بچے کی لاش کانپتے ہاتوں پہ شہ کے ہے
کیونکر نکالیں حلق سے پیکان تیر کا

بے آبیٔ حسینؑ کا سن سنکے حال غم
دل آب آب ہے کرۂ زمہریر کا

روکر رباب کہتی تھیں اصغر کی یاد میں
بیٹا مرے جگر میں ہے سوفار تیر کا

ادنیٰ سے فیضیاب ہوا علیؑ محال ہے
دھبہ نہ ابر دھو سکا ماہِ منیر کا

اکبرؑ یہ سمجھے آج جوانی کا پھل ملا
نیزہ جو کھایا سینہ پر ابن نمیر کا

اے جاذب عشق نزع میں تُو ح روا کیا
نکلے زباں سے نام جناب امیرؑ کا

وقت قضا بھی سجدۂ خالق ادا کیا
ہر چند شہ کے ماتھے میں روزن تھا تیر کا

قطعہ
قاسمؑ کی ماں یہ لاشۂ قاسمؑ پہ کہتی تھیں
دکھلا یا رن میں خوب اثر دیرے شیر کا

چہرہ لہو سے لال مرے لال کا ہوا
جلوہ عیاں شفق میں ہے ماہ منیر کا

دنیا کی لاکھ فکر ہو ثابت ہزار غم
نشہ نہ اوترے گا شۓ خم غدیر کا

سلام

رضا بلائیں جو روضے پہ اب کے سال مجھے
ہوائے شوق اڑا دے سوئے شمال مجھے

غرور و کبر سے نفرت ہے صنِ خوشنما سے
پسند آئی سلامت روی کی چال مجھے

ہر اک کے شکوہ بیجا پہ سر نگوں رہنا
پسند آئی یہ پیر فلک کی چال مجھے

قطعہ
حسینؑ خانۂ کعبہ میں رو کے کہتے تھے
نہ حج نصیب ہوا آہ اب کے سال مجھے

ہزاروں قافلۂ حاج میں وہ کافر ہیں
نہ زندہ چھوڑیں جو پا جائیں بدخصال مجھے

بدل کے عمرے سے حج کو نکلتا ہوں یارب
فراق کعبہ کا ہر چند ہے ملال مجھے

مرے سبب سے نہ ضائع ہو عزت کعبہ
بندھا ہوا ہے یہی رات سے خیال مجھے

ہر ایک حال میں راضی تری رضا پر ہوں
ستم دکھائے گا کیا چرخ بدخصال مجھے

زمانہ ایک طرف ہو تو کچھ نہیں پروا
جو اپنا سمجھے تو اے رب ذوالجلال مجھے

بلی صراط سے گرنے کو تھے جہنم میں
بچا لیا مجھے مولا نے بال بال مجھے

بچا کے درمیاں میں روز رو کے کہتے تھے کی سم
نہ ہو نے دیجئے گھوڑوں سے پائمال مجھے

سکینہ کہتی تھیں زندان شام میں رہ کر
فلک اس اجڑنے ہوئے گھر سے اب نکال مجھے

کہا یہ ماں نے لاکر جبیں لہو سے ہلال
دکھایا ماتھے پہ سہرا یہ میرے لال مجھے

حسین کہتے تھے گر گر کے راہ مقتل میں
کہاں ہو اے علی اکبر مرے سنبھال مجھے

سر حسین تھا گویا سنان خولی پر
کہیں زوال یہ حاصل ہوا کمال مجھے

سر شک غم سے ہوئی کشت مغفرت سرسبز
عزائے شہ نے کیا حشر میں نہال مجھے

سر نیاز در اہل بیت پر خم ہے
نہیں کسی سے توسل سوائے آل مجھے

کریم دیتا ہے ہر چیز بے طلب مجھکو
ہزار شکر نہیں حاجت سوال مجھے

ہر ایک حال میں ادنٰے ہے مرضیٔ مولا
جناں میں بھیج کہ یارب سقر میں ڈال مجھے

پلک نواز یوں ہیں خلد میں جگہ دیدے
کہ جیسے تو نے دیا اشک انفعال مجھے

وہ سونی قبر وہ نقش وہ حبس وہ ظلمت
گھلائے دیتا ہے اندیشۂ مآل مجھے

ہر اک دلیر مسلم عدو سے کہتا تھا
نہ قتل کر ستم ایجاد پیچ ڈال مجھے

ہوا جو زائر شبیر خاک سے ہوا پاک
یہ خاک پاک نے دکھلا دیا کمال مجھے

کسی ہنر کا تو کیا ذکر و فکر ہے ثابت
کہ نقص میں بھی نہ حاصل ہوا کمال مجھے

سلام

لحد میں داغ شہ نامدار لے کے چلے
ہم اس جہاں سے چراغ مزار لیکے چلے

حسین دوش پہ یوں ذوالفقار لیکے چلے
کہ جیسے برق کو ابر بہار لیکے چلے

غدیر خم کے اثر سے تھے خم کے خم پیتے
اوہی شراب کا آخر خمار لیکے چلے

جو دیکھا دور سے آقا کو نزع میں تھے
تو ہنس کے بیٹے ہم جان زار لیکے چلے

قطعہ

کسی نے پوچھا جو عزم سفر تو شہ نے کہا
عدو مرکو زندگی ناپائدار لیکے چلے

سوائے سید سجاد کس کا حوصلہ تھا
کہ ساتھ قافلۂ سوگوار لیکے چلے

عجیب شام غم انجام میں تھی شان امام
کہ مریض اور منزلوں کی مہار لیکے چلے

گلے میں طوق گرانبار پاؤں میں زنجیر — بخار جسم میں تلووں میں خار لیکے چلے
یہ خاص حصۂ عابدؑ تھا ورنہ کیا ممکن — مریض اور شفاعت کا بار لیکے چلے
غنی وہ ہوگئے روکر جو بزم غم سے اوٹھے — کہ دامنوں میں در شاہوار لیکے چلے
یہ ضعف تھا کہ نہ سقے کا اوٹھ سکا لاشا — نشان و مشک شہ بیدیار لیکے چلے
بہم نہ توشۂ اعمال خیر ہم کو ہوا — امید رحمت آمرزگار لیکے چلے
عقاب یوں علیؑ اکبر کو لے چلا جیسے — مہک گلوں کی نسیم بہار لیکے چلے
سکینہؑ کہتی تھیں تنہا سدھارے کوثر پر — مجھے نہ ساتھ بھتیجی نثار لیکے چلے
کہا یہ نزع میں اکبرؑ سے شہ نے گھر میں چلو — تو گود میں پدر بیدیار لیکے چلے
اوٹھائیں بار شفاعت وہیں ہیں طاقت کہ — جو اپنے سر پہ نہ عصیاں کا بار لیکے چلے
پل صراط پہ مانند برق ہم ثابت — زباں سے نام شہ ذوالفقار لیکے چلے

سلام

محو ہیں قدسی حبیب ذوالجلال ایسا تو ہو — خود درود اللہ پڑھتا ہے جمال ایسا تو ہو
اپنا کھانا دے فقیروں کو کرے شکر خدا — جو کہے الفقر فخری اوس کا حال ایسا تو ہو
جز فلک کوئی نہ تھا رونیکو شہ کی لاش پر — بے دیا روئے نوا و خستہ حال ایسا تو ہو
لشکر حر کو دیا آقا نے آب صاف و سرد — شور ہے ابر کرم بحر نوال ایسا تو ہو
ابن کاہل کو جلایا آگ میں مختار نے — بے زباں کے خون ناحق کا وبال ایسا تو ہو
شمر کہتا تھا کرو فرزند زہراؑ کو شہید — روئیں تا حشر آل احمدؐ کو ملال ایسا تو ہو
قبر کی منزل کٹھن ہے جمع کر زاد سفر — کچھ وہاں کام آئے منعم پاس مال ایسا تو ہو

قطعہ

قبر شہ مٹ جائے تھی منشائے ابن معتصم — واقعی سرکردۂ اہل ضلال ایسا تو ہو
کربلا میں کھیتیاں کیں اور لایا آب نہر — رہ گیا ناکام فضل ذوالجلال ایسا تو ہو
قبر پر کس منہ سے جاتا جب نہ ہو پچتا نزع میں — بن گیا آئینہ بانی انفعال ایسا تو ہو
مرتضیٰؑ کے تھے پسر بارہ مگر ہر ایک نیک — سعد ہوں جسکے مہینے سب وہ سال ایسا تو ہو
شق ہوئی دیوار کعبہ جب علیؑ پیدا ہوئے — ضیغم اللہ کا رعب و جلال ایسا تو ہو

قطعہ

جب رہے تنہا خدا سے عرض کرتے تھے حسینؑ
کھینچ لی برچھی علیؑ اکبر کے سینے سے حسینؑ
دیکھکر اصغرؑ کا سر روتے تھے اکثر راہ رو
بہتے دریا میں نہ اک قطرہ پیا عباسؑ نے
ڈھونڈتے ہیں یا علیؑ کہہ کہہ کے اکبرؑ کو حسینؑ
لاکھ ڈھونڈا پر نہ پایا ایک بھی نقص علیؑ
تخت پر بیٹھے جو حیدرؑ ہو گئی تحویل شمس
خشک لب اصغرؑ کے دکھلا کر جھکایا شہ نے سر
رخ پہ خون اصغرؑ بے شیر ملتے ہیں حسینؑ
ہے زمین کربلا پر مجمع انصار شاہ
ہے ولی حق جو بیت اللہ میں پیدا ہوا
نام کو سایہ نہیں جسم رسول اللہ میں
جب در خیبر میں در آئیں علیؑ کی انگلیاں
نزع میں ہچکی جو آئے منہ سے نکلے یا حسینؑ

دھیان اپنوں کا نہ ہو تیرا خیال ایسا تو ہو
دل نہ تڑپے فضل تیرا ذو الجلال ایسا تو ہو
دل پہ عزیزوں کے مؤثر ہو ملال ایسا تو ہو
آل احمدؐ کا ادب ایسا خیال ایسا تو ہو
بیکسی خود کہہ رہی ہے خستہ حال ایسا تو ہو
معترف دشمن بھی ہیں صاحب کمال ایسا تو ہو
عہد عادل ہیں جہاں کا اعتدال ایسا تو ہو
روبرو دشمن بھی انکار سوال ایسا تو ہو
سرخرو پیش خدا زہراؑ کا لال ایسا تو ہو
آسماں ایسا نجوم ایسے ہلال ایسا تو ہو
بیت ایسی ہو تو مضموں حسب حال ایسا تو ہو
نور سرتا پا ہے ظل ذو الجلال ایسا تو ہو
شور تھا شیر الٰہی میں جلال ایسا تو ہو
میرے مولا تیرے ثابت کا مآل ایسا تو ہو

سلام

حر جری جو سوئے لشکر صواب آیا
تو آپ لینے کو فرزند بوترابؑ آیا
جو رن میں بہر دغا ابن بوترابؑ آیا
تو بنکے چتر زری سر پہ آفتاب آیا
کنار نہر جو دلبند بوترابؑ آیا
تو دونوں ہاتوں پہ ساغر لئے حباب آیا
علیؑ کی سعی سے اسلام جب ہوا روشن
جناب حق سے امام مبیں خطاب آیا
عجب کوفت سے کٹتی ہے زندگی افسوس
صدا یہ دیگیا جب سیخ پہ کباب آیا
سنو گے دل سے تو آنسو ضرور نکلیں گے
برس بھی جائیگا گھر کر اگر سحاب آیا
یہ بین کرتی تھیں اصغرؑ کی قبر پر بانوؑ
زمین گرم پہ کسطرح تمکو خواب آیا
چلے حسینؑ سوئے قتل گاہ جب تنہا
تو جبرئیلؑ لئے سامنے رکاب آیا

زیادہ بھولتے ہیں بحر دہر میں کم ظرف
ثبوت ہو گیا پانی پہ جب حباب آیا

حبیبؑ تن گئے رکھا جو شہ نے پشت پہ ہات
جناں کے شوق میں پیری گئی شباب آیا

یہ صف اولٹ گئی وہ غول ہو گیا برہم
حسینؑ فوج پہ آئے کہ انقلاب آیا

فلک پھرایا جو آل نبیؐ کو ننگے سر
تجھے خدا سے بھی ظالم نہ کچھ حجاب آیا

غم حسینؑ میں رویا تو پھر ہنسے گا ضرور
ظہور برق بھی ہوگا اگر سحاب آیا

کبھی نہ دی عرق جسم شاہ سے تشبیہ
ہزار بار مہکتا ہوا گلاب آیا

حسینؑ کہتے تھے اکبر جواں ہوئے بیجاں
پیام موت کا کیا لیکے تھا شباب آیا

ہماری چشم کے آگے نہ آبرو پائی
ہزار بار برستا ہوا سحاب آیا

سمجھ گئے ملک الموت مذہب ثابت
زباں پہ نزع میں جب یا ابوتراب آیا

سلام

سلامی جو حیدر کا در دیکھتا ہے
نصیب اپنا وہ اوج پر دیکھتا ہے

نہ دیکھا فرشتوں نے بھی جن کا سایا
زمانہ انہیں ننگے سر دیکھتا ہے

بھٹکتا نہیں در بدر پھر وہ ہرگز
در علم حق کا جو در دیکھتا ہے

نہیں دیکھتا کس لئے نقص اپنے
جو اوروں کے عیب و ہنر دیکھتا ہے

کہا رو کے صغرا نے جلد آؤ بابا
کہ دل راہ آٹھوں پہر دیکھتا ہے

یہ ہے قبۂ قبر سبط پیمبر
بصد شوق جس کو قمر دیکھتا ہے

قطعہ

کہا شاہ نے یہ بھی قسمت کا لکھا
کہ بسمل پسر کو پدر دیکھتا ہے

حسینؑ آج افسوس جیتا رہا
کہ شکل نبیؐ خوں میں تر دیکھتا ہے

رفیقوں نے دیکھا ہے ماہ محرم
نہ سبزہ کوئی اور نہ زر دیکھتا ہے

جسے دیکھے سورۂ حمد پڑھ کر
رخ سبط خیر البشر دیکھتا ہے

ہے قرآن ناطق ابھی پیش نظر ہو
تو اوروں کو پھر کم بشر دیکھتا ہے

سنا جنت حر نزع میں بھی وہ غازی
رخ سبط خیر البشر دیکھتا ہے

تجھے ذرے جو دیں ہو جائے ثابت
بہت اپنے عیب و ہنر دیکھتا ہے

سلام

بزم مہکے جب کھلے بستہ کلام ایسا تو ہو
مجرئی گلدستہ دار السلام ایسا تو ہو

بیت جنت ہو صلہ جس کا سلام ایسا تو ہو
مدح اہل البیت میں موزوں کلام ایسا تو ہو

عیسیٰ مریم پڑھیں گے پیچھے ہادی کے نماز
ہوں پیمبر مقتدی جس کے امام ایسا تو ہو

دل ہوا مسرور جب دیکھی زمین سامرہ
قائم آل محمد کا مقام ایسا تو ہو

قطعہ
کس شجاعت سے ہیں مصروف جہاد آقا حسین
شیر دل ایسا شجاع ایسا امام ایسا تو ہو

تیز ہاں دکھلا رہے ہیں ذوالجناح و ذوالفقار
شور ہے شمشیر ایسی خوش خرام ایسا تو ہو

دہنے بائیں دونوں آگے یہ دونوں کشتہ ہیں
تیغ جوہر دار گھوڑا خوش لجام ایسا تو ہو

طائر روح رواں آ کے ہوتے ہیں اسیر
جوہر تیغ یداللٰہی کا دام ایسا تو ہو

مطمئن ہیں یا فرش احمد پہ شب ہجرت علی
جانشین حضرت خیر الانام ایسا تو ہو

تیغ ظالم سر پہ سجدے میں ہیں سبط مصطفےٰ
ایسی محراب عبادت میں امام ایسا تو ہو

آ گئے آگے سب سروں کے سر سبط رسول
دانۂ تسبیح ایسے بیش دام ایسا تو ہو

خانۂ حق میں ہوئے پیدا علی نام خدا
خوبصورت ہو نگیں ایسا تو نام ایسا تو ہو

جب پکارا یا علی آئی ہوئی آفت ٹلی
اسم اعظم کا اثر جس میں ہو نام ایسا تو ہو

دوش احمد پر جو سر تھا وہ سناں پر ہے علم
ایسا زینہ اور قرب حق کا بام ایسا تو ہو

قطعہ
فوج حر کو اپنے لشکر کا پلایا تشنے آب
ساقی کوثر کا دلدل کا امام ایسا تو ہو

پی رہے تھے اس طرف گھوڑے ادھر پانی سوار
دشت و دریا بن گیا تھا فیض عام ایسا تو ہو

شور تھا پیاسا نہ جائے کوئی اذن عام ہے
رحمت حق وارث خیر الانام ایسا تو ہو

حکم حاکم تھا کہ آئیں بزم میں گبر و یہود
جتنا تک حرمت ہو حرم کی ازدحام ایسا تو ہو

شمر کہتا تھا مرا خنجر بھی سوکھا ہی رہا
تشنہ لب ایسا تو ہو اور تشنہ کام ایسا تو ہو

قطعہ
پڑھتے ہیں مولا نماز خوف اطمینان سے
چرخ پر فلک ہے دلیر دل کا امام ایسا تو ہو

ہیں یہ نفس مطمئنہ نص قرآں ہے گواہ
سجدہ ایسا ہو قعود ایسا قیام ایسا تو ہو

کہتا تھا مختار نہریں خون اعدا کی بہیں
جوش زن دریائے قہر و انتقام ایسا تو ہو

کربلا سے تا مدینہ پانچ دن کی راہ ہو
ریل کا ثابت عرب میں انتظام ایسا ہو

سلام

جو دل پہ ضرب غم شاہ ذوالفقار نہیں
وہ سکہ قلب ہے زر کامل العیار نہیں

قطعہ

اوٹھا لیں بار شفاعت او نہیں میں طاقت ہے
کہ جنکے سر پہ اپنے گناہوں کا بار نہیں

تلاش حق میں نہ ہو تین تیرہ سن مجھ سے
وہ ہیں چہاردہ معصوم تین چار نہیں

نہیں ہے غیر کی جا دل میں جز آئمہ نور
اس آئینہ میں کہیں بال بھر غبار نہیں

عدو کی فوج جو بھاگی تو حُر ہے نعرہ زناں
اسد ڈکارتا ہے سامنے شکار نہیں

زمین ماریہ دشت نجف کی ہمسر ہے
وہ کون سا ہے جو حاصل اسے وقار نہیں

وہ ہے کریم کی اور یہ رحیم کی سرکار
وہاں حساب نہیں ہے یہاں فشار نہیں

اوٹھایا بار امامت پہ شہ نے بار الم
فلک تو کیا ہیں ملک ایسے بردبار نہیں

کسی کی بات بھی تو پوچھتا نہیں منعم
ترے خیال میں کیا پرسش مزار نہیں

قطعہ

چلے ہیں خیمے سے تنہا سکوت میں مولا
رکاب شاہ میں کوئی رفیق و یار نہیں

ندا یہ دیتی ہیں ڈیوڑھی سے حضرت زینبؑ
جلو میں ہائے اخی کوئی جاں نثار نہیں

کہاں ہیں عون و محمدؑ کہاں علیؑ اکبر
سوئے یمیں نہیں کوئی سوئے یسار نہیں

میں اب تو اوڑھ کے چادر نکلتی ہوں باہر
کنیز تو ہے جو کوئی رکاب دار نہیں

درِ حسینؑ پہ دنیا و آخرت ہے بخیر
جسے ملال نہیں مر گئے فشار نہیں

غدیر خم کی مے خوش گوار ہے کچھ اور
کہ اس شراب میں لذت ہے اور خمار نہیں

نصیب جنکے ہیں یاور وہ دیکھ لیتے ہیں
کہ ہر کسی پہ شب قدر آشکار نہیں

قطعہ

حسینؑ لاشہ اصغر لیے ہیں گود میں آہ
جو قبر کھودے کوئی ایسا غم گسار نہیں

خبر یہ دیتا ہے چہرے کا رنگ سرخ و سفید
جگر میں درد نہیں دل میں اضطراب نہیں

فرشتے کہتے ہیں کیا نفس مطمئنہ ہیں
عجب اس کا ہے مطلق یہ بیقرار نہیں

زمین ماریہ دریائے رحمت حق ہے
کہ شیر آب میں کچھ حاجت فشار نہیں

بچاس سال سے اوپر ہے عمر اے ثابت
مگر تو اپنے گناہوں سے شرمسار نہیں

سلام

ہچکی ہے خوف سے سر محشر لگی ہوئی — دل کی بجھائے ساقی کوثر لگی ہوئی
بیٹھے تھے جو سفینۂ آل رسول میں — کشتی اونھیں کی ہے لب کوثر لگی ہوئی
پیرو ضرور خلد میں پہنچیں گے یا رسول — جنت ترے قدم سے ہے سرور لگی ہوئی

قطعہ

بستر ہے اپنا در پہ حبیبِ الٰہ کے — چوگرد بھیڑ ہے سرِ بستر لگی ہوئی
صندل لگائیں اب ہمیں یہ دردِ سر کہاں — خاکِ درِ نبی ہے جبیں پر لگی ہوئی
فرفر ہوا بہشت کی مرقد میں آتی ہے — کھڑکی ہے میری قبر کے اندر لگی ہوئی
چھینٹے دو منہ پہ دستِ کرم سے تو جان آئے — دل میں ہے آگ ساقی کوثر لگی ہوئی
روتا ہے دل فراقِ مدینہ میں رات دن — ساون کی یہ جھڑی ہے برابر لگی ہوئی

قطعہ

کس شان سے جہاد کو جاتے ہیں مصطفےٰ — ہے ڈاب میں حسام دو پیکر لگی ہوئی
نیزہ ہے ایک ہات میں اور ایک میں مہار — دونوں طرف ہے آنکھ برابر لگی ہوئی
ناقہ وہ تیز چلتی ہے تیزی سے جسکی برق — ہے تن بدن میں آگ سراسر لگی ہوئی
فتنے جہاں کے سر جو اوٹھاتے نہیں ہیں اب — کیا ناقۂ نبی کی ہے ٹھوکر لگی ہوئی
امکان کیا ہوا بھی جو آگے نکل سکے — گردِ قدم کے ساتھ ہے صرصر لگی ہوئی
عمامۂ سحاب پہ جھڑی سحاب کی — چوگرد جسکے نور کی جھالر لگی ہوئی
تاریکیِ مزار سے ثابت کو دے نجات — لو ہے تجھی سے شمع پیمبر لگی ہوئی

سلام

الفت قرآن و عترت مل گئی — دو جہاں کی ہمکو دولت مل گئی
اشک غم کے بدلے جنت مل گئی — حشر میں منہ مانگی قیمت مل گئی
کربلا میں جسکو تربت مل گئی — اے سلامی اوسکو جنت مل گئی
آل کو حق سے فضیلت مل گئی — خاص قرآں سے یہ صورت مل گئی
جاں بلب اسلام تھا تشنہ میں — جان دی شہ نے تو صحت مل گئی
ہو گیا فی النار ابن سعد نحس — خوب ہی رے کی حکومت مل گئی

بام پر مسلم گئے بولے ملک | ان کو معراج شہادت مل گئی
نذر اللہ شہ نزع میں تکیہ ہوا | حر کو بھی کیا خوب قسمت مل گئی
بھاگی فوج شر تو حضرت نے کہا | پڑھ نماز لیے دل کو فرصت مل گئی
قبر میں رکھکر نہ ٹھہرا کوئی دوست | خاک میں سب کی محبت مل گئی
کل بہتر نے دیا بیکس کا ساتھ | ناکسوں سے ساری خلقت مل گئی
خوش بیاں اکبر تھے اور صابر حسین | جب تو دو باتوں میں رخصت مل گئی
قبر اصغر دیکھ کر بولیں رباب | خاک میں میری ریاضت مل گئی
سر سے حضرت کے عمامہ جب گرا | حق سے دستار شفاعت مل گئی
جب سر عباس دو ٹکڑے ہوا | باپ سے بیٹے کی صورت مل گئی
قید میں جا کر بڑھی توقیر آل | پیش حق ذلت میں عزت مل گئی
ہے شہیدوں میں کوئی اصغر کا مثل | شہ کے ہاتھوں پر شہادت مل گئی
چاہیے سیرت میں ہو نیکوں کی شکل | کیا ملا اس سے جو صورت مل گئی
جس نے سجدہ باب حیدر پر کیا | اوسکو اکسیر سعادت مل گئی
دوش احمد پر علی ہیں شور ہے | آج امامت سے نبوت مل گئی
اہل حق کو قید خانہ تھا جہاں | روح جب نکلی تو راحت مل گئی
جب کیا ثابت در شبیر پر | زندگانی کی حلاوت مل گئی

سلام

شیشۂ دل میں مزار شہ کا نقشا چاہیے | پہلوئے مومن میں فردوس [illegible] چاہیے
جو جنت چاہیے یارب نہ طوبیٰ چاہیے | ایک رحمت کا تری ہمکو سہارا چاہیے
ہمکو یہ دنیا نہ مال و جاہ و دنیا چاہیے | دل کو حب آل پیمبر کا سودا چاہیے
صبر پر شبیر کے خود صبر کو ہے فخر و ناز | ناز بر دوش نبی کا ایسا ہونا چاہیے
سینۂ اکبر سے برچھی گردن اصغر سے تیر | کھینچلا پر نہ نکلے صابر ایسا چاہیے
سر کٹا لیکن نہ سرکے راہ مولا سے حسین | ضابطہ ایسا چاہیے مضبوط ایسا چاہیے

دوش احمدؐ پر علیؑ کعبے میں ہیں اک شور ہے
رتبہ علیؑ کا اعلیٰ آج دیکھا چاہئے

سامنے اصنام کے جسکی نہ گردن خم ہوئی
واقعی بت توڑنے کو ایسا بندا چاہئے

لاشۂ سبط نبیؐ گھوڑوں سے ہو پامال حیف
اے فلک پھٹ کر زمیں پر تجھکو گرنا چاہئے

دوستوں سے ہے وصیت سید مظلوم کی
بھر کے آہ سرد آب سرد پینا چاہئے

دو جہاں لیکر بھی سائل ہی رہینگے اے کریم
تو غنی۔ محتاج ہم پھر کیوں نہ ایسا چاہئے

جس مسافر کی مصیبت کل سنیں ہم تذکرہ
حال پر شبیرؑ کے آنسو بہانا چاہئے

قطعہ

فاطمہ زہراؑ نے اک دن عرض کی پیش رسولؐ
میرے چھوٹے کو بڑے سے کم نہ پایا چاہئے

بچۂ آہو اُنہیں بخشا انہیں بھی دیجئے
دونوں یہ آنکھیں ہیں یکساں انکو ملا چاہئے

دوسرا آہو لئے آئے اتنے میں روح الامیں
بولے یہ شبیرؑ کو دیکر منانا چاہئے

ناز اُٹھاتا ہے خدا اپنے شہ ناز کے
فاطمہ کے نازنیں کی قدر دیکھا چاہئے

جسکو ایماں کہتے ہیں تیری ولا ہے یا علیؑ
کیوں نہ جان و دل سے بڑھکر تجھکو مولا چاہئے

مجلس چہلم یہ ہے سبط شہ لولاک کی
آج ثابت کھول کر دل خوب رونا چاہئے

سلام

آل و قرآں کی ولا شرط ہے اسلام کیساتھ
کہ صراحی بھی ہے ساقی بھی ہے اس جام کے ساتھ

حر کے ماتھے پہ رومال بندھا زہرا کا
شہ نے خلعت بھی دیا خلد کے انعام کے ساتھ

بے نواؤں کی خبر کیا تمہیں دولت والو
تمکو صدمے بھی پہنچتے ہیں تو آرام کے ساتھ

عاشقوں کے لئے اک مرثیہ ہے اسم حسینؑ
آنسو آنکھوں سے ٹپک پڑتے ہیں اس نام کے ساتھ

کعبہ مولد ہے علیؑ کا تو ہے مسجد مشہد
واہ کیا ربط ہے آغاز کو انجام کے ساتھ

پالنے والی پیمبرؐ کی۔ علیؑ کی ماں ہیں
وحی ان بی بی کے گھر آئی ہے الہام کے ساتھ

بھیجئے نام محمدؐ پہ مع آل درود
سر قرآں پہ بھی ہے میم الف لام کے ساتھ

حاجیو! قرب خدا چاہو تو یا رہو مضبوط
دامن آل عبا چادر احرام کے ساتھ

قاتل آل نہ کافر تھے نہ مومن بخدا
کفر مخلوط تھا اس قوم میں اسلام کے ساتھ

حق نے بخشی ہے عجب اسم علیؑ میں تاثیر
دل مومن میں سرور آتا ہے اس نام کے ساتھ

رہ کے دنیا میں نہ مفتوں ہوا سپرا دل
مرغ دانا کو نہو عشق کبھی دام کے ساتھ

حر نے رستے میں پڑھی شاہ کے پیچھے جو نماز
حق نظر آگیا تکبیرۃ الاحرام کے ساتھ

اولیا ہم سے گنہگاروں میں کیونکر ہوں شریک
خاص جنت میں بھی رہ سکتے نہیں عام کیساتھ

ہوئی کعبے میں جو معراج علیؑ کو حاصل
دل حساد شکستہ ہوئے اصنام کیساتھ

جس طرح آل نبیؐ سے کیا امت نے سلوک
آج اوسی طرز سے پیش آتے ہیں اسلام کیساتھ

یوں علیؑ رہتے تھے ہمراہ پیمبرؐ ہر دم
فتح جیسے علم لشکر اسلام کے ساتھ

منعمو! مال ملا بھول گئے لا تنہرو
بات بھی سائلوں سے کہتے ہو دشنام کیساتھ

پشت پر رحمت حق سر پہ علم کا سایا
حر کو عباسؑ جری لائے اس اکرام کیساتھ

یاد اصغرؑ میں یہ فرماتی تھیں رو رو کے رباب
دل کا آرام گیا ہائے دل آرام کے ساتھ

قطعہ

زن حارث نے یہ حارث سے کہا او کم ظرف
اپنا اسلام ڈبویا لب جو نام کے ساتھ

قتل بچوں کو کیا مال کے لالچ سے آہ
لیجیو نار میں جاگیر بھی انعام کے ساتھ

عوض آل نبیؐ ہوتا خود اسلام شہید
صلح فرماتے جو آقا سپہ شام کیساتھ

یہی پہچان ہے ہر معترض حاسد کی
حسن اوسکو نظر آتے نہیں اسقام کیساتھ

حرز جاں ورد زباں اسم علیؑ ہے ثابت
میرے دل پر کلمہ نقش ہوا اس نام کیساتھ

قصیدہ بمدح حضرت قائمؑ و امام حسینؑ مسمی بجان فاطمہؑ

تمہاری راہ عاشق دیکھتے ہیں رات دن دل سے
ہر اک دم جان دو بھر زندگی کٹتی ہے مشکل سے

حسیں مشکل سے ملتے ہیں نہ دل ملتے ہیں مشکل سے
مگر کمیاب ہیں احباب جو ملتے رہیں دل سے

وفاداری کے پتلے جاں نثاری کے مرقع ہیں
کوئی دیکھے تمہارے عاشقوں کو دیدۂ دل سے

تم ان کے چودھویں کے چاند ہو آؤ گے مرقد میں
اسی باعث سے گھبراتا نہیں دل پہلی منزل سے

یہی ہے کعبۂ مقصود بھی مقصود کعبہ بھی
خدا تک راہ جاتی ہے اسی ویرانۂ دل سے

اسی ویرانۂ دل میں کبھی جلوہ تمہارا تھا
ملک تعبیر کرتے تھے اسی فردوس منزل سے

تمہارا نور دیکھا روضۂ باب الحوائج میں
وہ جوہر وصل ہو کر رہ گیا آئینۂ دل سے

ہوا جلوے روئے روشن میں عجب تاثیر ظاہر تھی
کہ پروانے کشیدہ ہو رہے تھے شمع محفل سے

وہ نقشہ نقش ہے دل پر نہ ہوگا محو اے صاحب
مٹے جب تک نہ یہ نقش حیات آئینۂ دل سے

ولادت ہے تمہاری نیمۂ شعبان شب جمعہ
جو تاریخ تولد دل نے پوچھی ماہ کامل سے

کہا لکھ قائم آل عبا لوح دل و جاں پر
سنی ہے میں نے یہ تاریخ اک مداح کامل سے

تمہارے جد اعلیٰ کی بھی شعبان میں ولادت ہے
ملے ہیں آکے دو دریائے رحمت ایک ساحل سے

سعادت میں جو پندرہویں وہی ہے تیری بالکل
ہر اک قطرہ ہے اس دریا کا شیریں فضل مفضل سے

کلام اللہ ناطق کی بھی ہر آیت کریمہ ہے
ہلال آسماں کا ہے مقابل ماہ کامل سے

برابر سب ائمہ ہیں بڑے ہوں سن میں یا چھوٹے
کسی صورت سے قرآں بڑھ نہیں سکتا حمائل سے

پڑھوں تاریخ حسین ابن علی میں مطلع حاضر
یہ مطلع نور کا نکلا ہے دیوان فضائل سے

مطلع

خدائی بخشدیتے ہو گدا کو دست بادل سے
پھر اوس پہ ہے یہ طرہ رہتے ہو محجوب سائل سے

خدا کی خاص چشم رحمت تم پر نہ ہو کیونکر
کہ تم ہو عاشق جانباز دل کو راہ ہے دل سے

تعجب کیا بھلا اس کا کہ تم اشجع ہو اسخی ہو
ائمہ متصف سب ہیں انہیں اعلیٰ خصائل سے

مگر حیرت یہ ہے کل اقربا اصحاب رہ پائے
ملا تھا جنکو حصہ سب رسولوں کے فضائل سے

دل افسردہ ۔ زباں خاموش سر گرد غربت کی
مثال شمع کشتہ ہو کے بھی نکلے نہ محفل سے

بہتر نے شجاعت سے زمانے کو یہ دکھلایا
کبھی حق پست ہو سکتا نہیں فوج باطل سے

بہتر مرتبہ سے آپ کے واقف ہیں یا عترت
گل رعنا کا جلوہ دیکھیے چشم عنادل سے

زمانے بھر سے بہتر آپکو دیں نعمتیں حق نے
کیا ممتاز حضرت کو سب اقران و اماثل سے

بشر کی خصلتیں گھوڑے میں اسپ مرتجز ایسا
نہ دریا میں پیا پانی پھرا پیاسا ہی ساحل سے

لڑائی میں مدد کی اور اسکے بعد کام آیا
گرائے خاک پر اعدا ہزاروں فوج باطل سے

وفاداری میں شمشیر علی تھی اسپ کی ہمدم
دلوں میں ڈوب جاتی تھی نکلکر سینان دل سے

ہزاروں شیخ نجدی بنگئے تھے دشت میں مجنوں
نکلتے دیکھکر لیلائے حسن آرا کو محمل سے

غرور و کبر کے پتلوں کو چن چن کر کیا بے سر
سرونکے ساتھ اوترے تن ہزاروں دست قاتل سے

حیات و موت یکساں ہے شہید ناز مولا کی
زمانے پر یہ دعوے کر دیا ثابت دلائل سے

ہزاروں اہلِ باطل کو دکھائی راہ جنت کی
ہدایت کی اُدھر سے گذرا جو سر راہب کی منزل سے

سیاہی شامیوں کے نامۂ عصیاں کی جب پھیلی
تو نقطہ نورِ حق کا دب چلا تھا نقشِ باطل سے

زمانے بھر میں کفر و شرک ظلم و جور پھیلا تھا
بداطواری میں ہر عالم تھا بدتر سند جاہل سے

بہائم کی طرح تمیزِ خیر و شر نہ باقی تھی
سمجھتے تھے برا تریاق کو زہرِ ہلاہل سے

خدا کے دین کی کشتی بھنور میں ڈوبنے کو تھی
کہ حضرت نے نکالی اور باندھی لا کے ساحل سے

قصیدہ ختم کر وقتِ دعائے خیر ہے ثابت
کہیں آمین سب یہ التجا ہے اہلِ محفل سے

الٰہی ناصرِ ملت کی تو ہر دم مدد فرما
کہ نصرت عترت و قرآں کی فرماتے ہیں دل سے

جو ہیں اس بزم میں حاضر مقاصد انکے بھی بر لا
کوئی محروم کیوں جائے درِ فیاضِ باذل سے

نہ یہ اشعار نشتر ہیں نہ خنجر ہیں نہ منتر ہیں
مگر گھر کرتے ہیں دل میں کہ نکلے ہیں یہ بھی دل سے

سلام

عبادت میں بسر یوں عمر جان آفریں ہوتی
کہ بابِ علم کا در اور ثابت کی جبیں ہوتی

حرم کیا جس جگہ پیدا الٰہی یعسوبِ دیں ہوتی
یقیناً پھر وہی جا قبلۂ اہلِ یقیں ہوتی

کشش تیری جو رہبر یا امیر المومنیں ہوتی
نجف میں اس برس ہمکو رجب کی تیرھویں ہوتی

رسالت مثلِ ہاروں و نکو حاصل بالیقیں ہوتی
نہ ذاتِ مرتضیٰؑ گر نفسِ ختم المرسلیں ہوتی

درِ شبیرؑ کو ہم چھوڑ کر جنت میں کیوں جاتے
جو خود حائر نہ جا کر شاملِ خلدِ بریں ہوتی

جو خصلت بوم کی ہے بس وہی مغرور شاہونکی
کہ ہمسایہ میں ان لوگوں کے آبادی نہیں ہوتی

نکالے تھے خدا کے گھر سے بت اوسکی خبر رکھی
نہ کیوں کعبہ میں معراجِ امیر المومنیں ہوتی

سیاہ شام کے دل تھے لبالب بغضِ عترت سے
نصیحت مصحفِ ناطق کی پھر کیا دلنشیں ہوتی

اگر مہرِ نبوت پر نہ حیدرؑ کا قدم ہوتا
تو پھر خاتم رسالت کی اظہار بے نگیں ہوتی

جو اسمِ پنجتن دل کے سفینے پر نہ لکھ لیتے
تو کشتی نوحؑ کی طوفانِ غم میں تہ نشیں ہوتی

بحکمِ حق جو ساری جنتوں کا ایک گھر بنتا
نجف بن جاتی چھت رفعت میں جا عرش نشیں ہوتی

نہ رہتے چین سے خاصانِ حق گر یہ کبھی دم بھر
اگر فردوس میں بھی یہ فلک و در زمیں ہوتی

جمالِ فاطمہؑ گر دیکھ لیتیں آ کے دنیا میں
تو ہر نقشِ قدم پر فرش چشمِ حورِ عیں ہوتی

یہ حسرت فاطمہ صغرا کے دل میں رہ گئی ہے کہ
ربابؑ اصغرؑ کے ماتم میں جو مضطر تھیں تو باعث تھا
جلایا حرملا کو آگ میں مختارؓ نے آخر
کفن جیسے دیا خاک شفا کا تم نے اے مولا

قطعہ

جہاں بابا مرے جا کر بسے ہیں بھی وہیں ہوتی
لگی ہو آگ جس دل میں اسے تسکین نہیں ہوتی
کہیں دنیا میں ایسی بھی ہے آہ آتشیں ہوتی
یونہیں ثابت کو حاصل کی عطا دو گز زمیں ہوتی

سلام

غم نزع میں بدل گیا دل کی خوشی کے ساتھ
کانٹوں کی نوک چھونک تو دیکھو کلی کے ساتھ
انسان غم کے ساتھ ہے غم آدمی کے ساتھ
دونوں جہاں کے رنج سے حاصل ہوئی نجات
عالم ہے ایک جسم میں اور ایک قلب میں
گزری جوانی اور جوانی کے ولولے
گلچیں! نہ توڑ موسم گل میں گل مراد
نقش و نگار دہر پہ اے دل نہ جا یو
خلوت نصیب ہو نہیں سکتی جہاں میں
پیسا ہمیں شباب نے پھر خود بھی چل بسا
ادنیٰ سے یہ کرشمے ہیں کبر و غرور کے
نام خدا یہ گلشن رحمت کی ہے نسیم
ماہِ عزا میں رکھتے ہیں مردم نئی سبیل
دنیا میں حرؓ نے مر کے وفا کو جلا دیا
مختارؓ نے عوض لیا خون حسینؑ کا
جو تجھ پہ مرثیو لئے ہیں اے عرض کربلا
قبر سکینہؑ پہ بھی زینبؑ کے بین تھے
جوہر سے کشمکش میں عرض بھی جدا ہوا
نکلی جو روح نام علیؑ ولی کے ساتھ
بدکار جیسے رہتے ہیں نیک آدمی کے ساتھ
پھر کس طرح کسی کی بسر ہو خوشی کے ساتھ
دل میں غم حسینؑ ہے یاد علیؑ کے ساتھ
ہیں دو جہان واقعی ہر آدمی کے ساتھ
اک چاند تھا کہ ڈوب گیا چاندنی کے ساتھ
دل باغباں کا ٹوٹے گا ہر پنکھڑی کے ساتھ
ہوشیار ہو کہ سانپ بھی ہے کینچلی کے ساتھ
اک لشکر خیال ہر آدمی کے ساتھ
رہتا نہیں ہے کوئی ہمیشہ کسی کے ساتھ
رہتی نہیں ہے یاد خدا کی خودی کے ساتھ
کھل جاتی ہے دلوں کی کلی یا علیؑ کے ساتھ
جاری ہیں اشک نام حسینؑ سخی کے ساتھ
غازی کو موت آئی نئی زندگی کے ساتھ
جائیگا یہ بھی خلد میں حرؓ جری کے ساتھ
بے تیرے جائیں گے نہ جناں میں کسی کے ساتھ
تھا عشق میرے بھائی کو اس لاڈلی کے ساتھ
اب ہے عرق میں بھی جو مہک سیوتی کے ساتھ

پھرتی بھی اپنی ساتھ جوانی کے اڑ گئی
رخصت ہوئی وہ تیزی پری بھی پری کے ساتھ

لائے ہیں وقت نزع علی بھی حسین بھی
دیکھو بہار چاند بھی ہے چاندنی کے ساتھ

ضامن ہیں جمع ہو گئے صبر حسین کیا
راہ خدا میں رنج اٹھائے خوشی کے ساتھ

روئے غم حسین میں دل باغ باغ ہے
ہر بوستاں کی نشو و نما ہے تری کے ساتھ

اعلی حبیب حق سے جو ہوتا کوئی رسول
آتا وہی بجائے محمد - علی کے ساتھ

حر دل میں کہہ رہا تھا رخ شمر دیکھکر
لاریب ہے شقی جو رہے اس شقی کے ساتھ

سب انبیا کی حیدر صفدر نے کی مدد
نام انکا ہے بنا یہ رہے ہر نبی کے ساتھ

یوں خاتمہ بخیر ہو ثابت کا سب کہیں
ہونٹوں سے جان نکلی ہے نام علی کے ساتھ

سلام

خاصان حق سے ہونگے نہ اعدائے دیں بلند
دوزخ ہے پست اور بہشت بریں بلند

مانا کہ ہے وقار میں عرش بریں بلند
نعلین مصطفٰے سے تو پھر بھی نہیں بلند

برتر ہے سب انبیا سے ہیں محبوب کبریا
ہے ہر یقیں سے رتبہ حق الیقیں بلند

شہباز سے امان کبوتر نے پائی ہے
دست خدا کا ہے شرف آستیں بلند

طبقہ جناں میں جائیگا خاک شفا کا جب
کہدیں گے سب فلک سے بھی ہے یہ زمیں بلند

اس شکل سے نہ کوئی نظر آئے گا حقیر
آنکھوں پہ رکھ وقار میں ہیں خوردبیں بلند

کہتا تھا سر حسین کا نیزے پہ دیکھ لو
ہوں لاکھ انقلاب رہیں گے ہمیں بلند

اعلی میں جو ہنر ہیں وہ کیا دیکھے عیب بیں
ہوتی نہیں کبھی نظر نکتہ چیں بلند

آدم کو سجدہ کرتے نہ کیونکر ملائکہ
نور محمدی تھا میان جبیں بلند

جلتے تھے جب خیام تو اٹھتا تھا دھواں
آہیں حرم کی خیمۂ عصمت میں تھیں بلند

قطعہ

بت توڑ کر نبی نے بڑھایا علی کا اوج
اصنام سرنگوں تھے امام مبیں بلند

غل تھا علی کے مہر نبوت پہ ہیں قدم
نام خدا ہے نقش سے نام نگیں بلند

دشمن سے بچ گیا تو اجل سے اماں کہاں
منعم بنا رہا ہے جو حصن حصیں بلند

اشک عزا مژہ پہ ہے غم کی بہار دیکھ
شاداب شاخ پر ہے گل یاسمیں بلند

دشوار ہے جواب سلام نفیسؔ کا
ثابت شرف میں ہے وہ سخن آفریں بلند

سلام ثانی

کعبے سے کربلا ہے شرف میں کہیں بلند
دالان سے وقار میں ہے شہ نشیں بلند

حائر سے قدر میں ہے نجف کی زمیں بلند
کرسی کا پایا عرش سے ہے بالیقیں بلند

گو دیکھنے میں ہو فلک ہفتمیں بلند
رتبے میں کاظمین سے لیکن نہیں بلند

چرخ چہارمی پہ ہے تصویر بوترابؑ
ہیں جنکے دم سے عیسیٰ گردوں نشیں بلند

کب گھٹ سکے گا پنجتنوں کے گھٹانے سے
حق نے کیا ہے رتبۂ یعسوب دیں بلند

حق ہے علیؑ کے ساتھ علیؑ حق کے ساتھ ہے
الحق کہ حق کے اوج سے باطل نہیں بلند

بہتر ہیں فاطمہؑ سے علیؑ اور ان سے مصطفےٰ
دامن سے جیب جیب سے ہے آستیں بلند

نکلا جو گھر سے حُرّ نظر آئے جناں کے قصر
پائی تھی کس طرح سے نظر دوربیں بلند

قتل علیؑ سے بڑھ گئے اعدا کے حوصلے
کی ملک بھر میں بیرق بیداد کیں بلند

عترت سے جو ملا وہ خدا تک پہونچ گیا
اللہ کس قدر ہے یہ حبل المتیں بلند

ہے بوترابؑ و ساقیٔ کوثر علیؑ کا نام
اس وجہ سے ہے آبروئے ماء و طیں بلند

عباسؑ غیظ میں ہیں کہ پانی نہیں ملا
تیغ علیؑ کے ساتھ ہے چین جبیں بلند

پہونچا جو خیمہ گاہ میں آیا مجھے خیال
نالے حرم کے تھے شب عاشر یہیں بلند

خندق میں زیر پائے علیؑ پر بچھا دئے
پایہ علیؑ کا سمجھے تھے روح الامیں بلند

نقارہ بج رہا ہے کہ ہے روح کا سفر
یٰسین کا ہے شور دم واپسیں بلند

دنیا میں آگ لگ گئی قتل حسینؑ سے
ہر سو تھے جنگ سے شرر آتشیں بلند

قطعہ

دیکھو غدیر خم میں خوش ایماں شرابیو
خم خانۂ ازل کی ہے مے و انگبیں بلند

بالائے نور نور خدا جلوہ گر ہے آج
یٰسیں کی رحل پر ہیں امام مبیں بلند

یہ اوج یہ سماں کبھی دیکھا تھا اے فلک
ہے دست آفتاب پہ ماہ مبیں بلند

قرآن بولتا ہوا احمد اوٹھائے ہیں
دست دعا ہیں جانب جاں آفریں بلند

فرماتے ہیں کہ دوست رکھ اے کبریا اوسے
ہو جسکے دل میں رتبۂ یعسوبؑ دیں بلند

اس انجمن کا عکس مگر کربلا میں ہے
ہاتوں پہ ہے حسینؑ کے اک مہ جبیں بلند

ہمنام بھی علیؑ کا ہے ہمشان و شکل بھی
مانا کہ مرتبہ میں تو اونسے نہیں بلند

اصغرؑ لقب ہے اور سب اوصاف میں ہے کم
لیکن ہے سر پہ کوہ غم اُن سے کہیں بلند

ثابت کا خاتمہ ہو بخیر اے خدائے پاک
ہو یا علیؑ زباں سے دم واپسیں بلند

قصیدہ ولادت حضور صلعم

بہت سردی ہے سائل ہوں مئے یاقوت احمر کا
الا یا ایہا الساقی کہ تو ساقی ہے کوثر کا

ادھر ہیں تربتر کپڑے ادھر ہے سیل گھر میں
تری سے دفتر عالم ہے ابتر ذکر کیا گھر کا

اثر سردی کا ہے ہر گرم پھل میں بھی ہے قدرت
مزاج اس فصل میں ہے گرم و تر ہر میوۂ تر کا

سمجھکر گل ہر انگارے کو بلبل گر پڑتی ہے
ذرا دیکھو مزے سے سینکنا ہر بازو و پر کا

لباس پنبہ خاکستر نے پہنایا تو چین آیا
وگرنہ کانپتا شعلے کی صورت جسم اخگر کا

مطلع
چھپا دن تو سفر آخر ہوا خورشید خاور کا
گیا مغرب کے بستر پہ تھکا ماندہ تھا دن بھر کا

فلک سے برف باری ہوتی ہے شبنم کے پردے میں
زمیں سیلی ہوئی کہتی ہے ساحل ہوں سمندر کا

حرارت خانۂ تن میں چھپی بیٹھی ہے دہشت سے
دھواں منہ سے نکلتا ہے تو دل پر شک ہے مجمر کا

لرزتا ہے جگر آخر سرایت کر گئی سردی
اثر ہر ایک شے میں ہے سمائے دامن تر کا

یہ سردی دور ہو دے آفتاب نور اے ساقی
مگر تیرا گدا طالب نہیں ہے ایک ساغر کا

بھرا تھا جو غدیر خم میں دے وہ خم کا خم مجھکو
کہ عالی ظرف تو ہے اور میں سائل ترے در کا

جو گرما جاؤں سردی میں تو شعر گرم و تر نکلیں
کہ اس افسردگی میں قصد ہے مدح پیمبرؐ کا

پڑھوں وہ مے پھر ایسا مطلع روشن کروں موزوں
کہ جسکے سامنے منہ زرد ہو خورشید خاور کا

مطلع
نہ کیوں دل شاد ہو میلاد ہے اوس فخر داور کا
جو میرا مالک و مختار ہے اللہ کے گھر کا

ربیع الاول اور وقت سحر تاریخ سترہویں
شرف جمعہ نے پایا خوب میلاد پیمبرؐ کا

ستارہ آمنہ کے بخت کا نجم سحر بنکر
چمک کر دے رہا ہے سب کو مژدہ فضل داور کا

اذاں کے وقت پیدائش میں یہ قدرت کا اشارہ ہے
انہیں سے ہوگا آوازہ بلند اللہ اکبر کا

زمیں پر کنگرے چودہ گرے ہیں طاق کسریٰ کے
حکومت چاردہ معصوم کی اب ہو گی عالم میں
چلی باد بہاری ان دنوں گلزار عالم میں
بہار اول عالم محمدؐ خود ہیں عالم میں
اسی نسبت سے جمعہ سید الایام کہلایا
زمانہ جلوہ گاہ ناز محبوب الٰہی ہے
سماں ہے تا فلک ہر جا سماں ہے شادمانی کا
ادھر دریائے ساوہ خشک و ادھر آتشکدہ ٹھنڈا
گرے ہیں خاک پر اصنام بھی کعبے کے طاقوں سے
بہار خلد آئی ہے کہ دنیا کا سماں دیکھے
برستا ہے خدا کا نور ہر سو کوہ فاراں پر
اسی کی شان میں ہے رحمۃ للعالمیں آیا
کہ جسکی جان کی قرآن میں کھائی قسم حق نے
بسر کی اک عبا میں عمر گل کی طرح خوش ہو کر
قبائے گل ہے بے پیوند اور پیوند ملا ہیں
انہیں تشبیہ دیں کس سے یہی دل کو الجھن ہے
انہیں کے دم قدم سے ہے قیام عالم امکاں
بلاشک حیدر کرار میں بھی یہ خصائل ہیں
مشبہ کو لازم ہے جدا ہونا مشبہ سے
یہ دونوں ایک نفس اور ایک نور رتبہ یکساں ہیں
میں بندہ ہوں محمدؐ کا لکھیں خود شوق سے حیدر
گھٹایا جس قدر حیدر نے خود کو کسر نفسی سے
کہا خیر البشر حیدر ہے جو منکر ہو وہ کافر

عدد طٰہٰ کے گن لو یہ لقب ہے اس مطہر کا
جو سرتابی کریگا خاک پر سر ہوگا خود سر کا
ربیع اس وجہ سے ہے نام اس ماہ منور کا
بہار ثانی دنیا سمجھئے نام حیدر کا
کہ دن ہے سید عالم کے میلاد مطہر کا
ہر اک شے جھومتی ہے ذکر کیا سرو و صنوبر کا
سر و ساماں نیا ہے جشن میلاد پیمبر کا
دل افسردہ ہے کفرستان میں خشک و تر کا
ہر اک سو بت پرستوں میں بپا ہے شور محشر کا
دماغ اب عرش پر کیونکر نہو عرض منور کا
کہ عالم دیکھے جلوہ جشن میلاد پیمبر کا
شفیع المذنبیں محبوب ایسا رب اکبر کا
بتائے تو کوئی رتبہ ہے ایسا کس پیمبر کا
مگر گل کا ہے کیا منہ جو کہیں ہونا برابر کا
یہ طرہ ہے کہ شب کو کام بھی دیتی ہے بستر کا
نہیں ملتا زمانے میں کوئی ہمتا پیمبر کا
عوض سے کب یہ ممکن ہے کہ وہ ہمسر ہو جوہر کا
مگر تشبیہ دینا عجز ہے طبع سخنور کا
یہاں نفس نفیس مصطفیٰ ہے نفس حیدر کا
جدا انکو وہی سمجھے گا جو دشمن ہو داور کا
مگر ہمکو یہ لازم ہے کہیں بھائی برابر کا
پیمبر نے بڑھایا اتنا ہی رتبہ برادر کا
مثال تن ہوں میں اور مرتبہ [illegible]

بیاں ہو کسطرح رفعت غدیر خم کے منبر کی
وہاں کعبے میں دوش مصطفےٰ پر پائے حیدر تھے
اوٹھائے تھے یہاں ہاتوں پر آقا اور اشارہ تھا
ادب قربان ہے من کنت مولا کی بلاغت پر
علیؑ کے ساتھ حق ہی اور پھر الحق یعلو ہے
جو حق سے پھر گئے بعد نبی خود اون سے منہ پھیرا
حدیث من عرف کے ساتھ لا یعرف کو بھی دیکھو
نبیؐ نے رب کو پہچانا جو اپنا نفس پہچانا
علیؑ کی وجہ سے امت نہ کیونکر حق کو پہچانے
علیؑ ہیں ساتھ حق کے حق علیؑ کے ساتھ پھرتا ہے
گدا بنکر امین وحی نے حیدر سے لی خاتم
پر اول خویش پھر درویش ہی مشہور عالم میں
نصیری - ناصبی چھپکر نہ یہ اشعار سنتے ہوں
علیؑ اعلیٰ ہیں دنیا بھر سے اور اونسے نبیؐ افضل
دل مضطر میں ہے جوش تولا بھی تبرا بھی
عبث کرار سے فرار کو ناداں ملاتے ہیں
کبھی ضدین اک جا جمع ہو سکتے نہیں دم بھر
مناقب مرتضیٰؑ کے سب محامد ہیں محمدؐ کے
علی کے ساتھ حق بھی احمد مرسل بھی قرآں بھی
سبے حضار محفل اب دعا کو ہات اوٹھا تا بیت
محمدؐ اور علیؑ کا نور بھی جس میں ہے شوکت بھی
امام عصر وہ ہے روح امت کی نثار اوس پر
جو وہ آمین کہدے ہر دعا مقبول ہو جائے

غلو اس میں نہیں یہ عرش ہی معراج حیدر کا
دو بالا ہو گیا تھا رتبہ واعظ سے منبر کا
علی اعلیٰ سے اعلیٰ ہے کہ ہی ہمنام داور کا
کہ میزان شرف کا تھا ہر اک پلہ برابر کا
عروج پایۂ حق فرض منصب ہی پیمبرؐ کا
خزاں میں بھی نہ الجھا کانٹوں میں دامن گل تر کا
پیمبرؐ کا یہ ہے ارشاد وہ نفس پیمبرؐ کا
علیؑ کی معرفت زینہ بنا عرفان داور کا
علیؑ نام خدا ہے باعث عرفاں پیمبرؐ کا
خدا معلوم حق تابع ہے یا متبوع حیدر کا
لقب گو اون کو بھی احمدؐ نے بخشا ہی برادر کا
نہو گا ہم شرف سائل - بکف خویش پیمبرؐ کا
جو سنتے ہوں تو سن لیں یہ عقیدہ بھی ثنا گر کا
بحمد اللہ میں مداح ہوں بہتر سے بہتر کا
رہے گا ساتھ اس ظلمات میں خضر و سکندر کا
احد کا واقعہ معلوم ہے اون کو نہ خیبر کا
بزرگی سے کیونکر ہو تقابل شیر داور کا
نبیؐ کا حکم محکم جو وہی ارشاد حیدر کا
خدا کا ہات بھی ہے اور بازو بھی پیمبرؐ کا
عجب کیا ہو گذر اس بزم میں روح نوردادر کا
وہ ہے ہمنام احمدؐ کا وہ ہے ہمشان حیدر کا
خلیفہ ہے خدا کا اور جان و دل پیمبرؐ کا
کبھی رد ہو نہیں سکتا سخن محبوب داور کا

وہ قائم ہے اوسی کے دم قدم سے یہ جہاں قائم
وہ باعث ہے قرار کشتیِ دنیا کے لنگر کا

اوسی کا فیض اب جاری ہے عالم میں خدا شاہد
کشادہ در رہے اس بارہ دری کے بارہویں در کا

اوسی کا واسطہ دیتا ہوں یا رب سن دعا میری
روا ہو مطلب دل ہر سخن فہم و سخنور کا

جو بانی محفل اقدس کے ہیں اے عمر خضر ان کو
زیارت سے مشرف کر انہیں صدقہ پیمبر کا

یہ ناصر حق کے ہیں ناصر حسینؑ انکے رہیں ہر دم
سدا سایہ رہے سر پر ابو الفضل دلاور کا

نصیر ان کے جو لخت دل ہیں نصرت اونکی بھی فرما
نہ چھوٹے اون کے ہاتھوں سے کبھی دامن علم انور کا

مثال جد و اب علم و عمل میں وہ بھی اکمل ہوں
زمانے میں رہے تا حشر جاری فیض اس گھر کا

عیال و آل و اطفال اور بھائی ناصر دیں کے
رہیں زندہ سلامت واسطہ اکبرؑ و اصغرؑ کا

کھلے راہ عراق اور شیعہ کالج اور چشم دل
عطا کر دین و دنیا ساتھ صدقہ علم حیدرؑ کا

تصدق میں سبھوں کے میری بھی حاجت روا فرما
نہ چھوٹے میرے ہاتوں سے کبھی دامن آل اطہر کا

یہ حرب و ضرب یہ موقوف صلح و امن ہو جائے
ظہور اب ہو جہاں میں قائمؑ آل پیمبرؐ کا

غزل نعتیہ

تو بھی یکتا ہوا معبود بھی یکتا تیرا
ضرب توحید سے جاری ہوا سکہ تیرا

عاصیوں کو دم بخشش ہے سہارا تیرا
شافع حشر لقب ہے مرے مولا تیرا

ہجر حق کو نہ تھا اک آن گوارا تیرا
رکھ لیا عرش پر اس واسطے سایا تیرا

بے ترے دیکھے دل زار ہے شیدا تیرا
ہے اویس قرنی چاہنے والا تیرا

دل میں تصویر تری آنکھوں میں نقشا تیرا
مجھکو ہر سمت نظر آتا ہے جلوا تیرا

زعفران مشک حنا عنبر اشہب گل تر
روح ان سب کی ہے یا شاہ پسینا تیرا

تیری انگشت کے ایما سے دو پارہ ہوا چاند
چرخ گر پڑتا جو پڑ جاتا طمانچہ تیرا

تیرا دندان مبارک کیا اعدا نے شہید
بددعا اونکو نہ کی حوصلہ یہ تھا تیرا

ہند کے حکم سے حمزہؑ کا جگر چاک ہوا
اُف نہ کی منہ سے یہ دل تھا یہ کلیجا تیرا

رنج پر رنج سہے شعب ابی طالب میں
اہل مکہ نے نہ کچھ مرتبہ جانا تیرا

خوب امت نے کیا تیری وصیت پہ عمل
قتل پیاسا کیا دریا پہ نواسا تیرا

قلب لبشاش ہوا پاس جو تیرے پہونچا
زعفراں کا کوئی تختہ ہے کہ جلسا تیرا

پھر نہ ہوتی اونھیں دیدار خدا کی خواہش
دیکھتے حضرت موسیٰ رخ زیبا تیرا

دوش پر بت شکنی کے لیے حیدر کو لیا
خانۂ حق میں ہوا اوج دو بالا تیرا

قطعہ

شب معراج کا قصہ بھی ہے دلکش بخدا
برق چمکی کہ براق اوج سے اوترا تیرا

تو چلا جانب افلاک بریں ہو کے سوار
چاند تھا ماند یہ پھیلا تھا اوجالا تیرا

انبیا داہنی طرف بائیں طرف سارے ملک
پشت پر رحمت حق آگے ارادا تیرا

واہ کس شان سے تو عرش علا تک پہونچا
دل کا جو حال تھا دل جانتا ہوگا تیرا

کچھ خوشی کچھ ادب و خوف تو کچھ شرم و حجاب
مضطرب تجھ سے زیادہ دل شیدا تیرا

آئی آواز کہ نعلین پہن کر آنا
عرش کا تاج ہے ہر نعل کف پا تیرا

امر کو فوق ادب پر ہے مثل ہے مشہور
تو نے تعمیل کی یہ کام تھا مولا تیرا

ایسی معراج کسی کو ہوئی خواب میں بھی
واہ کیا رات میں جاگا ہے نصیبا تیرا

تو وہ موسیٰ ہے کہ ہارون ہے جس کا حیدر
عرش معبود بنا طور تجلا تیرا

کس کو معلوم ہے کیا تو نے کہا کیا حق نے
تو تھا بالنفس نفیس اور خدا تھا تیرا

ایسی خلوت کہ فقط پردۂ وحدت حائل
تو ادھر اور ادھر چاہنے والا تیرا

رہنما تیری محبت ہے سفر ہو کہ حضر
قہر کیا دل میں ہے ثابت کے دھالا تیرا

سلام و قصیدہ

سب سے اول پنجتن باعز و شاں پیدا ہوئے
گلشن عالم سے پہلے باغباں پیدا ہوئے

خانۂ حق میں امام انس و جاں پیدا ہوئے
بے نشاں کی رہنمائی کے نشاں پیدا ہوئے

اس مہینے میں وہ شاہ انس و جاں پیدا ہوئے
جن کی خاطر سے زمین و آسماں پیدا ہوئے

ظلم و کفر و جہل کی چھائی تھی بدلی ہر طرف
نور پھیلا جب یہ خورشید جہاں پیدا ہوئے

چوٹیوں پر کوہ فاراں کی ہے ہو باف زری
نور کا ایما ہے نور حق یہاں پیدا ہوئے

بجھ گیا آتشکدہ فارس کا دوزخ کی طرح
رحمت یزداں شفیع عاصیاں پیدا ہوئے

قصر کسریٰ کے کلیسوں گر جاتے چودہ کنگرے
چار دہ معصوم کے روح رواں پیدا ہوئے

لفظ طٰہٰ کو بھی دیکھو غور سے گن لو عدد — چار۱۴دہ کہ اس سے بھی اعداد ہاں پیدا ہوئے
تیس۳۰ سال اس مہر انور نے جو دورہ کر لیا — ماہ کی صورت علیؑ حق نشاں پیدا ہوئے
بعد پیغمبرؐ علیؑ نے کی خلافت تیس۳۰ سال — آل ہاشم میں یہی صاحب قرآں پیدا ہوئے
ایک ہی تھا نور جس کے حق نے دو حصے کئے — اس نظر سے مہر اور مہ تو اماں پیدا ہوئے
تھے محمدؐ اور علیؑ سر خفی اور راز جلی — ایک باہر اک حرم کے درمیاں پیدا ہوئے
جانے حیرت کیوں نہ ہو معراج ختم المرسلینؐ — لامکاں پر آپ کی خاطر مکاں پیدا ہوئے
جبکہ یاں حیدرؑ صفا میں حق ناطق ہوا — لیلۃ الاسرا میں اسرار نہاں پیدا ہوئے
ہر جگہ یہ نور کے ٹکڑے تھے دونوں ساتھ ساتھ — کیا بیاں ہوں دل میں جو جو ہیں گماں پیدا ہوئے
غیر بھی قائل ہیں آواز علیؑ آتی تھی صاف — معنیٔ حق برزباں جاری یہاں پیدا ہوئے
پنجتن کے بعد مالک ہیں جہاں کے نو۹ امام — اس شہادت کے لئے نو آسماں پیدا ہوئے
اژدہے کو چیر کر جھولے میں دو۲ ٹکڑے کیا — ابتدا سے شیر حق شیر ژیاں پیدا ہوئے
ماتم شبیرؑ نے مرقد میں دکھلائی بہار — دل کے داغوں کی بدولت بوستاں پیدا ہوئے
کانٹے پڑنے سے فصاحت اور شہ کی بڑھ گئی — ہو کے صیقل جوہر تیغ زباں پیدا ہوئے
اللہ اللہ اوج شان مادر زین العبا — اس زمین پاک سے نو آسماں پیدا ہوئے
کاظمینؑ و کربلا و یثرب و طوس و نجف — بارگاہ قدس کے یہ آستاں پیدا ہوئے
ماہ زہراؑ کی مصیبت میں ہزاروں دل ہیں چاک — اس قمر کے واسطے کتنے کتاں پیدا ہوئے
بائے بسم اللہ کا نقطہ تھا یا باب علوم — بے کے دو۲ تھے اس سے گیارہ نکتہ داں پیدا ہوئے
یاد آتے تھے جو اصغرؑ رو کے کہتی تھیں بانوؑ — تم کہاں پنہاں ہوئے بیٹا کہاں پیدا ہوئے
لوح دل پر لکھ لے اے ثابت یہ ارشاد انیسؔ — خاک ہونگے گو یہ مشت استخواں پیدا ہوئے

سلام

اے سلامی جب غم سرورؑ میں گریاں ہوگئیں — اشک موتی اور آنکھیں ابر نیساں ہوگئیں
حسرتیں جب یاس سے دست و گریباں ہوگئیں — مشکلیں جتنی پڑی تھیں سب وہ آساں ہوگئیں
بیٹیاں زہراؑ کی جب محبوس زنداں ہوگئیں — پنجتنؑ کی روحیں آ کر نگہباں ہوگئیں

عدل کا نوشیرواں کی آل کو یہ پھل ملا
بنت کسریٰ سید سجادؑ کی ماں ہوگئیں

شور نشیں داغ غم شبیرؑ کی لائیں یہ رنگ
قبر میں جاتے ہی سب شمع شبستاں ہوگئیں

دل ہیں اونکے جنکے دل میں ہے جگہ محبوب کی
ہیں وہی جانیں جو نذر عشق جاناں ہوگئیں

جب پریشانی میں لکھے جامع قرآں کے وصف
نظمیں اپنی ہمسر نثر پریشاں ہوگئیں

ماتم شبیرؑ میں بادل بنے چشم پرآب
بجلیاں قلب فلک کو آہ سوزاں ہوگئیں

ایک عالم پر رہا ویرانۂ قلب حزیں
بستیاں کتنی بسیں اور کتنی ویراں ہوگئیں

تیسرے فاقے تھے جب مہماں ہوا شبیرؑ کا
نیکیاں سارے جہاں کی حرؑ کی مہماں ہوگئیں

جنکی خاک پا تھی عطر گل عرق عطر گلاب
کیوں فلک وہ صورتیں مٹی میں پنہاں ہوگئیں

صورتیں آنکھوں میں پھرتی ہیں وہ نقشے یاد ہیں
کیسی کیسی صحبتیں خواب پریشاں ہوگئیں

برق آہ گرم جب کوندی غم شبیرؑ میں
جلکے خاکستر ہزاروں کشت عصیاں ہوگئیں

آسیہؑ حواؑ۔ خدیجہؑ۔ آمنہؑ۔ سارا بتولؑ
صبر زینبؑ دیکھکر حیراں پریشاں ہوگئیں

جس گھڑی حملہ کیا شیر خدا کے شیر نے
بزدلوں کی ٹولیاں کوسوں گریزاں ہوگئیں

سب امیدیں دل سے نکلیں یاس جب دم چھا گئی
شیشہ خالی رہ گیا کافور پریاں ہوگئیں

باغ تازہ جب مضامیں کا کھلا اس نظم میں
پھول لفظیں نگینیں بیتیں خیاباں ہوگئیں

جب پسینہ پائے عابدؑ پر بہا ثابت ہوا
چشم گریاں دونوں زنجیروں کی کڑیاں ہوگئیں

جسطرف نکلے نبیؐ خوشبو سے کوچہ بسگیا
ساری گلیاں شہر کی پھولونکی کلیاں ہوگئیں

مصحف ناطق کے سہ پارے ہوئے جسدم شہید
صورتیں سب پارہ پارہ ہو کے قرآں ہوگئیں

ہر خوشی کا باغ عالم میں تباہی ہی مآل
کھل کھلا کر جب ہنسیں کلیاں پریشاں ہوگئیں

صبر شہ کہتا تھا میں تجھ پر فدا اے چارہ ساز
درد دل کی لذتیں بڑھ بڑھ کے درماں ہوگئیں

جب بندھے چوب سناں سے ہائے گیسوئے حسینؑ
دل حرم کے زلفیں زہراؑ کی پریشاں ہوگئیں

کیوں فلک شبیرؑ کو جان محمدؐ جان کر
کلمہ گویوں ہی کی فوجیں دشمن جاں ہوگئیں

حسن اکبرؑ جسنے دیکھا محو حیرت رہ گیا
آئینہ تو آئینہ آنکھیں بھی حیراں ہوگئیں

ہائے پہنچا خاک تک کب جسم ابن بوترابؑ
پار جسدم سینے سے تیر دل کی سیراں ہوگئیں

خانۂ زنداں میں جب داخل ہوئی آل نبیؐ
نور کی شمعیں اندھیرے میں درخشاں ہو گئیں

قتل، غارت، قید، غربت، زہر، ضربت، بھوک، پیاس
سب بلائیں پنجتنؑ کے گھر میں مہماں ہو گئیں

دوستوں کی موت تو موت اب نہیں صورت بھی یاد
سیکڑوں تصویریں زیب طاق نسیاں ہو گئیں

دل سے مولا نے رہ خالق میں دی جان عزیز
آرزوئیں ہمت و جرأت پہ قرباں ہو گئیں

دوستوں پر اُنکے وا کیونکر نہ ہو گا باب خلد
الفتیں جنکی کلید باب عرفاں ہو گئیں

ماں سے کہتی تھی سکینہؑ بابا جان ابتک نہ آئے
سب زمانے کی جفائیں ہم پہ اماں ہو گئیں

قطعہ

حرملہ کا تیر جس دم حلق اصغرؑ پر لگا
مٹھیاں جو بند تھیں کھلکر وہ لرزاں ہو گئیں

شہ نے آہ سرد کھینچی اور ناوک کی سری
دل امنڈ آیا تو آنکھیں آپ گریاں ہو گئیں

چوم کر حلقوم فرمایا خدا کا شکر ہے
آج ساری حسرتیں پوری مری جاں ہو گئیں

دیکھ ثابت یہ علیؑ کے اسم عالی کا اثر
مشکلیں پڑنے نہ پائی تھیں کہ آساں ہو گئیں

سلام

سلامی جو مداح خیر البشر ہے
جناں کیا دل آل میں اوس کا گھر ہے

مسافر کمر باندھ وقت سحر ہے
سفر دور کا اور تو بے خبر ہے

عجب منزل قبر بھی پر خطر ہے
نہ دیکھا ہے رستہ نہ زاد سفر ہے

سلامی کا بخت رسا اوج پر ہے
کہ سر او رشاہ ولایت کا در ہے

جگاتی تھیں اکبرؑ کو یہ کہکے بانوؑ
اذاں دو مری جان وقت سحر ہے

گزرنا ہے جس راہ سے ہمکو اک دن
وہ اس منزل قبر کی رہ گزر ہے

جسے کہتے ہیں طفل اشک اہل عالم
جو اس غم میں نکلے تو نور نظر ہے

قطعہ (ولادت جناب امیرؑ)

علیؑ کی ولادت ہی گھر میں خدا کے
خدائے نصیری نرالا بشر ہے

عجب وقت ہے اور عجب نیک ساعت
صدف جیسی ویسا ہی اعلیٰ گہر ہے

جدار حرم شق ہوئی بہر حیدرؑ
کہ یہ شہر علم نبوتؐ کا در ہے

گرا نعل کعبے میں گویا علیؑ کا
خلیل خدا کا یہ نور نظر ہے

پڑھا سب صحیفوں کو وقت ولادت
یہ شان علیؑ ولی مختصر ہے

کہوں لوح محفوظ صدر ولی کو
کہ جس میں کلام خدا سربسر ہے

در و بام کعبہ سلامی کو خم ہیں
عنایات حق ان پہ بھی کس قدر ہے

یہ ہیں گوہر شب چراغ ہدایت
انہیں سے منور خدا کا بھی گھر ہے

یہ کہتی ہیں بنت اسد دل ہی دل میں
کہوں اسکو حیدر کہ یہ شیر نر ہے

صدا ہاتف غیب کی آرہی ہے
علیؑ نام رکھنا یہ عالی گہر ہے

گہر جوہری نے لئے اشک ہمنے
پسند اپنی ہے اور اپنی نظر ہے

خودی سے زخود رفتہ ہیں ایسے خودسر
خدا کیا کہ اپنی نہیں کچھ خبر ہے

قطعہ حرؑ

پکارا ابن سعد جس دم چلا حرؑ
کہاں اے بہادر ارادہ کدھر ہے

غنیمت سمجھ نوکری افسری کی
حکومت ہے راحت ہے عزت ہے زر ہے

کہا حرؑ نے جاتا ہوں میں اوسکی جانب
محمدؐ کا جو دل علیؑ کا جگر ہے

یہ دن پھر نہ آئیگا پھر کر جہاں میں
قیامت کی ہر تنگ یہ دوپہر ہے

وہ کعبہ ہے دل جس میں جائے علیؑ ہو
اگر حب حیدر نہیں تو کھنڈر ہے

پہونچ جاتے ہیں سیدھے بندے خدا تک
صراط علیؑ مستقیم اس قدر ہے

پہونچ جاؤنگا میں بھی جنت کے در تک
کہ سبط پیمبرؐ مرا راہبر ہے

کہاں سو رہا ہے تو بیہوش غافل
ارے مست ہشیار ہو رہ گزر ہے

جو عزت گئی پھر نہیں ہات آتی
نہ کھو آبرو یہ تو آب گہر ہے

میں بندہ ہوں اونکا وہ آقا ہیں میرے
بغیر اونکے جنت بھی مجھکو سقر ہے

یہ دنیا کی جنت تو ہے بہر کافر
جو فردوس عقبےٰ ہے وہ ان کا در ہے

ریا کار دیگا تجھے رے کا صوبہ
یقیں تجھکو ہے عقل تیری کدھر ہے

خدائی ادھر کی ادھر ہو تو کیا غم
خدا جس طرف ہے یہ بندہ ادھر ہے

حرم رو کے کہتے تھے زندان غم میں
الٰہی یہ ہے گور اپنی کہ گھر ہے

قطعہ غدیر خم

پھرے ہیں حج آخری سے پیمبرؐ
غدیر خم اب منزل راہبر ہے

بنا ہے جو پالان اشتر سے منبر
کوئی سرّ حق اس میں پنہاں مگر ہے

محمدؐ ہیں ناقہ سوار انبیا میں — صحائف میں زیب رقم یہ خبر ہے
بلا فصل ہیں جانشیں اونکے حیدر — رعایت وہی حق کو مد نظر ہے
بلندی کجاووں کی یہ کہہ رہی ہے — یہ عالی مقام اور عالی گہر ہے
کجاوے نہ سمجھو فلک ہے فلک پر — یہ معراج داماد خیر البشر ہے
زہے رفعت و طاقت دست احمدؐ — سفیدی کی زیر بغل جلوہ گر ہے
علیؑ ہیں محمدؐ کے ہاتوں پہ دیکھو — عجب شان معبود جن و بشر ہے
سراج منیر خدا مصطفےٰ ہیں — تو لو اوسکی یہ نفس خیر البشر ہے
رسالتؐ کے آغوش میں ہی ولایت — امامت کا دوش اور نبوت کا سر ہے
دو حصے ہوا تھا جو کچھ روز پہلے — وہ نور خدا ایک جا جلوہ گر ہے
حقیقت میں ہیں ایک گو نام دو ہیں — وہ نور سحر ہے یہ نجم سحر ہے
زبانوں پہ الفاظ ہر دل پہ سکہ — یہی نظم کامل کا ظاہر اثر ہے

قطعہ

ملک کہتے تھے زور عاشور رن میں — کہ صابر تو اے نفس خیر البشر ہے
ہوئے تر لہو میں ترے لال کیا کیا — مگر رخ پہ سرخی سوا جلوہ گر ہے
کبھی دل سے برچھی کبھی تیر کھینچا — یہ تیرا ہے دل اور یہ تیرا جگر ہے
نہ تیوری پہ بل نہ آنکھ میلی — تو نور الٰہی کا نور نظر ہے
نہ مضموں نئے ہیں نہ لفظی رعایت — مگر تیرے کہنے میں ثابت اثر ہے

سلام

سلامی آل نبیؐ انقلاب دیکھتے ہیں — خود اپنی آنکھوں سے دور شراب دیکھتے ہیں
سلامی آئینہ میں آفتاب دیکھتے ہیں — ہم اپنے دل میں رخ بوترابؑ دیکھتے ہیں
خضاب میں جو بہار شباب دیکھتے ہیں — شباب دیکھتے ہیں یا وہ خواب دیکھتے ہیں
ہم انقلاب جہان خراب دیکھتے ہیں — اوداس دل میں پریشاں خواب دیکھتے ہیں
چھپینگے دامن رحمت میں جنکے حشر کے دن — غضب ہے اونکو لعیں بے نقاب دیکھتے ہیں
کریں تو قابض ارواح نزع میں سختی — وہ آگئے وہ جھجک بوترابؑ دیکھتے ہیں

ہجوم حشر میں بھی اوس نے رکھ لیا پردا
ہم اپنی آپ ہی فرد حساب دیکھتے ہیں

جو نیک ہیں وہ سمجھتے ہیں نیک وروں کو
خیال جیسا ہی ویسا ہی خواب دیکھتے ہیں

محال ہے اونہیں دیدار حق کی حسرت ہو
جو دل سے روئے رسالت مآب دیکھتے ہیں

اشارہ کرتا تھا رک رک کے شمر سے خنجر
ارے۔ جناب رسالت مآب دیکھتے ہیں

تمام عمر رہی جسکی آرزو دل میں
لحد میں ہم وہ رخ بوتراب دیکھتے ہیں

رفیق کہتے تھے افسوس اپنی آنکھوں سے
نبی کے بچوں کا ہم اضطراب دیکھتے ہیں

مزار میں ہوئی حاصل زیارت شبیر
شب وصال میں ہم آفتاب دیکھتے ہیں

زہے طینت عترت سے ہے سرشت تری
تجھے فشار نہ دے بوتراب دیکھتے ہیں

دعا کا وقت ہے گھوڑے پہ تنکے بیٹھے ہیں
حبیب شیب میں سیر شباب دیکھتے ہیں

ترا غضب بھی ہے رحمت کا رہ نمایارب
کہ شمع برق سے روئے سحاب دیکھتے ہیں

پھرے ہیں ہنسلیوں والے کو دفن کرکے حسین
نگاہ یاس سے روئے رباب دیکھتے ہیں

خدا نے دی ہے جنہیں طبع پاک و ذوق سلیم
وہ جاگتے ہوئے مضموں کا خواب دیکھتے ہیں

ہوا سے دہر میں کم ظرف پھول جاتے ہیں
وہ کھو رہے ہیں جو سیر حباب دیکھتے ہیں

لئے ہیں گود میں لیلے کے نامراد کا سیر
حسین نزع میں حسن شباب دیکھتے ہیں

رہے جہان میں انسان آن بان کیساتھ
کہ جوہری جو ہیں موتی کی آب دیکھتے ہیں

رخ علی پہ نظر اے نکیر و منکر ہے
ابھی نہ بات کرو ہم کتاب دیکھتے ہیں

قطعہ

حدیث میں ہے کہ چالیس آفتاب ہیں اور
جو اون میں بستے ہیں وہ شیخ و شاب دیکھتے ہیں

وہ اس حدیث کی تصدیق دل سے کرتے ہیں
جو روضۂ خلف بوتراب دیکھتے ہیں

یقین ہوتا ہے چالیس آفتابوں کا
چہل چراغ کی جب آب و تاب دیکھتے ہیں

خدا دراز کرے عمر عیب بینوں کی
ہم اون کی وجہ سے راہ صواب دیکھتے ہیں

خدا نے چاہا تو کوٹے سے چلکے ہم ثابت
وہ بارہ بارگہ بوتراب دیکھتے ہیں

سلام

جہاں سے نہ ہم فکر ناں لے گئے
فقط یاد روزی رساں لے گئے

جو رستے میں زائر کی موت آگئی ... نجف میں ملک استخواں لے گئے

قطعہ نمبر ۱

ملے تربت کو کیا خوب خضر نصیب ... کہاں تھا کہاں سے کہاں لے گئے
یہ ذرہ نوازی یہ مہماں کی قدر ... خود آکر امام زماں لے گئے
نہ ارمان کی حد نہ عصیاں کی ... یہ ہم سر پہ بار گراں لے گئے
سبب خدا کا تھا سایہ سعید ... ہمائے سعادت نشاں لے گئے

قطعہ دوم

کیا کون محروم اس بزم سے ... ثواب بکار تبہ داں لے گئے
سخن چیں بھی مضموں کے گل چیں ہوئے ... زباں کا مزہ ہم زباں لے گئے
جو دیکھا کہ برعکس ہیں اہل بزم ... ہم اپنا دل آئینہ ساں لے گئے
نہیں جذب الفت کا گیتی پہ نام ... زمیں کی کشش آسماں لے گئے

قطعہ سوم

وہ کیا ہو گیا مال اے منعمو ... نہ چھوڑا نہ ہمرہ وہاں لے گئے
شکستہ سی اک قبر میں ہو مقیم ... درندے بہت ہڈیاں لے گئے
نہ وہ عز و شاں ہے نہ وہ تاج و تخت ... نہ ہمراہ طبل و نشاں لے گئے
عمارات سنگیں جو بنوائی تھیں ... نہ کیوں قبر میں وہ مکاں لے گئے
بنیں مسجدیں چار کوفے میں آہ ... لعیں جب سر شہ وہاں لے گئے
کس اعزاز سے طبقۂ کربلا ... ملک درمیان جناں لے گئے

قطعہ چہارم

پئے اہل حاجت ہے باب علوم ... کہ جس در سے اوج آسماں لے گئے
صغیروں نے لی تاب نشو و نما ... خرد پیر طاقت جواں لے گئے
ملے خوان نعمت سے تاروں کو نقل ... مہ و مہر بھی قرص ناں لے گئے
نہ سائل کو محروم جانے سنا ... عیاں بعض۔ بعضے نہاں لے گئے
حقیقت میں تھے عقل کل جبرئیل ... کہ انگشت ضو فشاں لے گئے
غم شہ میں سینہ جو تھا داغ داغ ... لحد میں یہ ہم شمعداں لے گئے
رہ شام میں اشتران حرم ... بہت تیز اندازساں لے گئے
شہادت کا شربت تھا کتنا لذیذ ... کہ جسکا مزہ بے زباں لے گئے

قطعہ پنجم

شہیدوں کے لاشوں پہ کہتے تھے شاہ ۔ یہ گلزرو بہار جہاں لے گئے
جسے کہتے ہیں دل سراپا ہے درد ۔ سب آرام آرام جاں لے گئے
وفادار ایسے نہوں گے کہیں ۔ زمانے کی سب خوبیاں لے گئے
یہ داد دوستی خوب ہم سے کیا ۔ کہ غم دیکے دل کی تواں لے گئے
خلش خار کی ہمکو تھی ناگوار ۔ چمن سے الگ آشیاں لے گئے
زہے شان قدر بُراق رسول ۔ جسے ہاتوں ہات آسماں لے گئے

قطعہ ششم

بس اب تو ہے اور میں فقط اے لحد ۔ نکیرین بھی امتحاں لے گئے
فشار لحد سے یہ پہنچا لتعب ۔ کہ تشریف خواب گراں لے گئے
یہ غربت ہے تربت پہ کوئی نہیں ۔ جو آئے تھے لب پر فغاں لے گئے
پڑا ہمکو شہر خموشاں سے کام ۔ سب اپنی چہ می گوئیاں لے گئے
نہ سنبھلیں جو سجادؑ سے ضعف میں ۔ خضر ہاتوں میں بیڑیاں لے گئے

قطعہ ہفتم

در خیمہ پر کھڑی تھیں رباب ۔ مرے دل کو مولا کہاں لے گئے
صدائے بتولؑ آئی اے دل فگار ۔ جہاں کی تھی مٹی وہاں لے گئے
عجب نظم دلسوز ثابت کی ہے ۔ جسے مانگ کر سوزخواں لے گئے

سلام

وہ ہر صورت سے ہر رنگت میں تاباں ہی نہاں ہو کر ۔ نظر میں نور دل میں آرزو تن میں تواں ہو کر
حسینؑ ابن علیؑ نے جان دی جان جہاں ہو کر ۔ خدا نے بخش دی ساری خدائی مہرباں ہو کر
سقر سے خلد میں آیا حرم کا میہماں ہو کر ۔ زہے قسمت کہاں سے حر کہاں پہونچا کہاں ہو کر
زہے توقیر سبطین پیمبرؐ عید کو رضواں ۔ بنا خیاط و خادم خازن باغ جناں ہو کر
محمدؐ کی سخاوت ہے بیان کربلا سنئے ۔ رہ حق میں لٹایا اپنا گلشن باغباں ہو کر
لڑائی میں حبیبؓ ابن مظاہر تنکے کہتے تھے ۔ خدا کے فضل سے جنت میں جاتا ہوں جواں ہو کر
شرف میں ارض کعبہ سے ہی بیشک کربلا اعلےٰ ۔ یہ طبقہ جائیگا خلد بریں میں آسماں ہو کر
نہ کیونکر نادر اکبرؑ کے دل پر صبر نازاں ہو ۔ کہ تلواروں میں بھیجا احمد ثانی کو ماں ہو کر

علیؑ نام خدا نام خدا و نفس احمدؐ ہے
رہے پھر کیوں نہ جزو کلمہ و رکن اذاں ہو کر

کہاں عابدؑ سا کوئی بردبار و صاحب ہمت
اوٹھایا بار غم بار امامت ناتواں ہو کر

ہماری جان اور ماں باپ صدقے آل احمدؐ پر
بچا لیں گے ہمیں دوزخ سے خود حق کی اماں ہو کر

جزاک اللہ مقراض اجل کیا خوب کاٹے ہیں
مرے تار نفس الجھے پڑے تھے گتھیاں ہو کر

علیؑ اصغر نے بھی مثل پدر اتمام کی حجت
زباں خشک عدا کو دکھائی بے زباں ہو کر

ہوئے وہ کربلا میں ظلم گردوں صاف اڑ جاتا
مگر ٹھہرا ہے مظلوموں کی آہوں کا دھواں ہو کر

علیؑ و مصطفےٰؐ تھے ایک نور حق کے دو ٹکڑے
رہے دنیا میں بھی دونوں دو قالب یک جاں ہو کر

نبیؐ کی آل سے امت نے جیسی بیوفائی کی
نہ کافر بھی تو ایسے ظلم کرتے حکمراں ہو کر

علیؑ اصغر کی صورت دیکھکر ماں دل میں کہتی تھی
علیؑ کا زور دکھلائیگا یہ بچہ جواں ہو کر

وہی شدت ہے اپنے سوز غم کی عیسیؑ کو ماہیں
نفس بھی صبحدم منہ سے نکلتا ہے دھواں ہو کر

علیؑ کی خدمت عالی میں جبرئیل امیں آئے
گدا۔ شاگرد۔ خادم۔ منقبت خواں پاسباں ہو کر

قطعہ

در جنت پہ مشتاق زیارت حور و غلماں ہیں
حرؑ آتا ہے قتیل خنجر و تیغ و سناں ہو کر

عجب کیا جو مدارات اسکی اوروں سے زیادہ ہو
کہ آتا ہے یہ مہماں خدا کا میہماں ہو کر

شتر اسوار بھی توریت میں نام محمدؐ ہے
لقب یہ شام میں عابدؑ نے پایا ساربان ہو کر

ضیائے نظم ثابت سے ستارا چمکا اردو کا
زمین شعر نے معراج پائی آسماں ہو کر

سلام

ستم سہتے ہیں خاصان خدا جب شادماں ہو کر
تو بڑھ جاتا ہے رتبہ عاشقوں کا امتحاں ہو کر

سبب میں ندا دیتی ہیں دو قبریں یتیموں کی
کہ سوئے کربلا سے زائرو جاؤ یہاں ہو کر

ہمارے صاحبو ان کا حادثہ بھی اک قیامت ہے
پھنسے آفت میں دونوں یوسفؑ بے کارواں ہو کر

بچھڑ کر لشکر شبیرؑ سے کوفہ میں جا نکلے
گئے پیش حبیب اللہ اسیر ریسماں ہو کر

سزائے قید اس ظالم نے دی ان بیگناہوں کو
رہے اک سال تک زنداں میں بے نام و نشاں ہو کر

فقط دو نان جو اک ساغر آب ان کو ملتا تھا
تو بس رہ گئے تھے جسم مشت استخواں ہو کر

نمازیں رات بھر پڑھتے تھے روزے دنکو رکھتے تھے
خدا کی یاد میں رہتے تھے ہر دم شادماں ہو کر

سنایا ایکدن داروغۂ محبس کو حال اپنا
کہا افسوس بچو مرتضےٰؑ کے تم نواسے ہو
در زنداں کھلا ہے جس طرف چاہو نکل جاؤ
نصیحت میری سن لو شب میں چلنا دن میں چھپ رہنا
ہوئی مشکور اس کی سعی تھا مشکور نام اسکا
خدا کا نام لیکر خانۂ زنجیر سے نکلے
زن حارث در خانہ پہ بیٹھی تھی مگر ششدر
وہ بولی کون ہو تم کسطرف سے اس جگہ آئے
مہکتے ہیں در و دیوار تک تم میں وہ خوشبو ہے
اکڑ کہ سر کھینچی اور چھوٹے نے کہا اماں
پدر مسلمؑ ہیں اور شاہ نجف ہیں نانا جان اپنے
ہمارے سر سے سایا اٹھ گیا سبط پیمبرؐ کا
اندھیری رات میں پھرتے ہیں در در ٹھوکریں کھاتے
یہ سنتا تھا کہ لیں اس نے بلائیں بڑھ کے بچوں کی
نفیس آب و طعام انکو کھلا کر لائی حجرے میں
ٹپک کر اسلحہ جب زہر مار اسنے کیا کھانا
قریب نصف شب وہ فتنۂ خفتہ ادھر جو نکلا
یتیموں کے تنفس کی سنی آواز سرکش نے
جگا کر خواب سے بے درد نے نام و نسب پوچھا
کہا چھوٹے سے ابراہیمؑ ہیں ہوں یہ محمدؑ ہیں
پدر مسلمؑ وکیل و نائب سبط پیمبرؐ تھے
یہ کلمہ سنکے حارث نے طمانچے اسقدر مارے
زن حارث بچانے کے لیئے دوڑی ہوئی آئی

وقایع ان کے سب سنتا رہا وہ مہرباں ہوکر
رہا میں آجتک غافل تمہارا پاسباں ہوکر
بلا سے مجھکو حاکم قتل کر دے بدگماں ہوکر
خدا وہ دن دکھائے ماں کو دیکھو شادماں ہوکر
رہے شکریہ میں تا دیر بچے تر زباں ہوکر
درم اور ضعف قدموں پر گرے دوڑیریاں ہوکر
قریب اسکے جو پہنچے دل ملول و خستہ تن ہوکر
کہاں کا قصد ہے جاؤ گے اے بچو کہاں ہوکر
مگر ہاں زرد چہرے رہ گئے ہیں زعفراں ہوکر
بتائیں کیا نسب اور نام بے نام و نشاں ہوکر
تفاخر کرتے ہیں قدسی کبھی جنکے پاسباں ہوکر
ذلیل و خوار کونے میں ہیں عالی خانداں ہوکر
یتیم و بے نوا و بیکس و بے خانماں ہوکر
گری قدموں پہ لائی گھر میں اپنے شادماں ہوکر
یہ سوئے تھے کہ آیا گھر میں حارث سرگراں ہوکر
بہت باتیں بنا کر سو گیا کچھ بدگماں ہوکر
غریبوں کو ادھر موت آ گئی خواب گراں ہوکر
لپک کر آیا حجرے میں بلائے ناگہاں ہوکر
لرز کر رہ گئے بیچارے بچے نیم جاں ہوکر
تمہارے گھر میں چھپنے آئے ہیں بے خانماں ہوکر
گئے جنت کو جو مقتول شمشیر و سناں ہوکر
کہ بیحس ہو گئے رخسار نازک خوں چکاں ہوکر
کہا ہے یہ مہمانوں پہ غصہ میزباں ہوکر

ستمگر چیخ کر بولا کہ جیکی رہ سرک پیچھے
تجسس میں نہیں کیے میں پھرا ہو جا بجا دن بھر
مرا گھوڑا بھی آخر مر گیا ان کے تعاقب میں
سر ان کے نذر دیکر لونگا اب انعام حاکم سے
وہ بولی ہوش میں آ سدم نہیں کچھ پی کے آیا ہے
یہ بیدردی یہ غصہ یہ تعدی یہ ستم ہے ہے
وہ گیسو جن میں کنگھی خواہر شبیر کرتی تھی
یہ سننا تھا کہ تیغ اسکو لگا دی بڑھ کے ظالم نے
بلکتی تھی تڑپتی تھی ادھر وہ مومنہ ہے ہے
یتیموں کا بچانے والا اب تھا کون اس گھر میں
وہ ننھے ننھے بازو کس کے باندھے اس ستمگر نے
قریب صبح کاذب نہر پر لایا انہیں کاذب
شقی کے پاس رہتے باہم تھے عبد و پسر اسکے
وہ دونوں پھینک کر تلوار کو دے پار جا نکلے
وہ بولے قتل انکا کسطرح ہمکو گوارا ہو
تری فرمانبری میں معصیت ہے حق تعالے کی
حمیت بھی عرب کی پاس بھی عترت کا لازم ہے
یہ سنکر خود نکالی میاں سے تلوار سرکش نے
کبھی کہتے تھے ہمکو بیچ لے بازار میں چلکر
کبھی کہتے تھے زندہ ہمکو لیچل پاس حاکم کے
تو کہتا ہے کہ درہم دو ہزار انعام پاؤں گا
تجھے تو مال و زر ہاتھ آئے اپنی جان بچ جائے
ہمارے بچپنے پر رحم کر اور خستہ حالی پر

کہیں آفت میں پڑ جائے نہ تو بھی درمیاں ہو کر
خدا جانے نکلجاتے تھے یہ کس جا کہاں ہو کر
ہوا ہلکان میں بھی گھر پر آیا نیم جاں ہو کر
حقیقت میں ہمیشہ نفع ہوتا ہے زیاں ہو کر
ارے ظالم نہ وارفتہ ہوا اتنا سرگراں ہو کر
ضرر ہے نفع جو حاصل ہو ایماں کا زیاں ہو کر
قیامت ہے انہیں تو کھینچے یوں نا مہرباں ہو کر
شرابور اپنے خوں میں ہو گئی وہ نیم جاں ہو کر
ادھر غفلت سے تکتا تھا لعیں کف در دہاں ہو کر
گرے آخر زمیں پر دونوں بے تاب و تواں ہو کر
رکھا استادہ انکو آپ بیٹھا پاسباں ہو کر
دل آب و دال سے بھی اٹھا شعلہ دھواں ہو کر
دیا دونوں کو حکم قتل آخر تہ یاں ہو کر
کہا حارث نے کی مجھ سے تمنا آرام جاں ہو کر
ہمارے گھر جو آئیں طالب امن و اماں ہو کر
کریں صد پارہ ہم قرآں کو قرآں خواں ہو کر
نہ دنیا میں جئے انساں ننگ خانداں ہو کر
لرز کر منتیں کرنے لگے وہ نیم جاں ہو کر
کسی دل پر نہیں رہنے کے ہم بار گراں ہو کر
ہمارے خون سے درگذرے شاید مہرباں ہو کر
اسی قیمت میں گاہک لینگے ہمکو شادماں ہو کر
وگرنہ دیکھ پچھتائیگا رسوائے جہاں ہو کر
کہاں تک منتیں کرتے رہیں ہم ناتواں ہو کر

ہلاتا تھا سر انکا ہر اک بات پر منکر
خوشامد کے سخن سے سیف غصہ تیز ہوتی تھی
کہا بچوں نے پڑھنے دے نمازیں تو ہمیں ظالم
وہ بولا طعن سے پڑھ لو نمازیں خوب جی بھر کے
پڑھیں ۲ دو رکعتیں حاجت کی اور دو فریضہ کی
شقی بولا نمازیں ہو چکیں اب موت آئی ہے
لگائی تیغ اس انداز سے بیدرد قاتل نے
اُدھر تو ننھے ننھے سر وہ اُترے جسم لرزاں سے
بدن تھے چور چور افسوس جب جان حزیں نکلی
نہ ماں کے پاس پہنچے نہ ماموں کی زیارت کی
بہائے ننھے ننھے جسم بے سر آب جاری میں
رکھے سر توبڑے میں اور لیا دربار کا رستہ
اجازت لے کے پہنچا جسگھڑی دارالامارہ میں
کہا اقبال و مال وجاہ کی ہردم ترقی ہو
درم اب دو ہزار انعام میں دلوایئے مجھکو
عبید اللہ نے دیکھے جو ہیں سر ماہ پاروں کے
اٹھا کرسی سے مضطر ہو کے پھر بیٹھا پھر اٹھ بیٹھا
لئے خود ہاتھ میں سر غور سے دیکھا جمال انکا
جمی تھی گرد اوڑ کے جو گھونگھر والے بالوں
وہ بینی جو کبھی ہو گی گل احمر طراوت میں
ہوا دل خستہ جس نے دیکھے وہ ابروئے پیوستہ
پپوٹوں پر ورم آنکھیں کھلیں حسرت بھری نظریں
وہ پیڑائے ہوئے ہونٹ اور پتھرائی ہوئی آنکھیں

جواب تلخ بھی سنتے تھے وہ شیریں زباں ہو کر
مگر دل رہ گیا تھا سینے میں سنگ فساں ہو کر
کہ جاتے ہیں جہاں سے عازم باغ جناں ہو کر
اگر تمکو بچائے یہ عبادت حرز جاں ہو کر
کہے سب راز دل معبود سے تسبیح خواں ہو کر
اُٹھے معصوم قبلے کو جھکے شکل کماں ہو کر
لہو کی دھاریں اس پر لعین کو نکلی زباں ہو کر
ادھر ٹھنڈے ہوئے تن ریتی کے اوپر طپاں ہو کر
لباس زیست انکے تن سے اُترا دھجیاں ہو کر
سب ارماں دل کے دل میں رہ گئے سوز نہاں ہو کر
رہے پانی میں کبھی الفت سے لاشے تواماں ہو کر
چلا شیطان گلیوں میں خلائق سے نہاں ہو کر
وہ ننھے ننھے دونوں سر نکالے شادماں ہو کر
ہوا ہوں حاضر دربار اسدم کامراں ہو کر
کہ لایا ہوں بہت مشکل سے یہ سر خستہ جاں ہو کر
گرے دامن پہ اسکے اشک آنکھوں سے رواں ہو کر
ہوا وارفتہ ماتم میں عدوئے خانداں ہو کر
بہار حسن کمھلانے لگے غنچے خزاں ہو کر
غبار اوٹھتا تھا اس سے دمبدم عنبر فشاں ہو کر
نظر آتی تھی اسدم خشک چوب زعفراں ہو کر
دل ناظر پہ برسانے تھے تیر غم کماں ہو کر
مرقع بنگئی تھیں غم کا عبرت کا سماں ہو کر
زبان حال سے کہتی تھیں گویا یک زباں ہو کر

کسی کے شربت دیدار کے پیاسے تھے یہ بچے
ہوا ابنِ زیاد نحس کے دل پر عجب صدمہ
اگر زندہ انہیں لاتا تو دو ناجائزہ پاتا
دل امڈا آتا ہے سینے میں کچھ باتیں سنا کی
شقی بولا مرے گھر میں خود آئے تھے مقدر سے
وہ اپنے قتل سے رہ رہ کے مجھکو منع کرتی تھی
لگائی تیغ اسکو پھر انہیں میں نہر پر لایا
تجھے کیا ہاتھ آئیگا ہمارے خونِ ناحق سے
وہ بولے خیر ہمکو بیچ لے بازار میں چلکر
نسب اپنا نہ بتلائیں گے سکو جو ہمیں لے گا
کہا میں نے نہیں منظور مجھکو بیچنا ہرگز
تو بہتر ہے ہمیں زندہ ہی لے چل پاس حاکم کے
ہماری بیکسی پر۔ بچپنے پر۔ رحم واجب ہے
نہیں پیدا کیا ہے رحم میرے دل میں خالق نے
تمہارا قتل میرے واسطے وجہ تقرّب ہے
یہ سنکر ہوگئے بے آس اپنی زندگانی سے
کہا مرنے ہی کی ٹھہری تو دم بھر ٹھہر جا دم لے
نمازیں ہمکو پڑھنے دے کہا میں نے پڑھو اچھا
وہ گھبراہٹ وہ ننھے ننھے ہاتھوں سے وضو کرنا
وہ لرزہ جسم پر باریک وہ آواز بچوّں کی
گلے وہ چھوٹے چھوٹے سوکھے ان یتیموں کے
ہوا میں جاتی تھی آواز جیسے پھول کی خوشبو
قرارت سنکے ساکت رہ گئے تھے غرطِ حیرت سے

لبِ دریا گئے دنیا سے بھی تشنہ دہاں ہوکر
کہا حارث سے دلگیر و ملول و نوحہ خواں ہوکر
میں خوش ہوتا جو یہ آتے اسیر ریسماں ہوکر
ملے ہونگے کسی جنگل میں بے تاب و تواں ہوکر
مری زوجہ نے ٹھہرایا تھا انکو مہرباں ہوکر
لپٹ جاتی تھی دامن سے ہر اک دم درمیاں ہوکر
کہا دونوں نے آخر طالبِ امن و اماں ہوکر
کہا میں نے بہت انعام لونگا شادماں ہوکر
سبک نظروں میں تیری ہیں بکینگے ہم گراں ہوکر
رہینگے کچھ دنوں دنیا میں بے نام و نشاں ہوکر
بہت کچھ سوچکر بولے یہ دونوں یک زباں ہوکر
تعجب کیا۔ رہائی دے وہ ہم پر مہرباں ہوکر
کہا یوں طنز سے میں نے نہایت بدگماں ہوکر
رہائی پاؤگے اب داخلِ باغِ جناں ہوکر
یہ سر جائیں گے بہر نذرِ حاکم ارمغاں ہوکر
اٹھا کر ننھے ننھے ہاتھ سرگرمِ فغاں ہوکر
مؤذن کہتے ہیں تکبیر مصروفِ اذاں ہوکر
اگر تمکو بچا دیں قتل سے تعویذِ جاں ہوکر
وہ مجھ سے سمتِ قبلہ پوچھتا گوہر فشاں ہوکر
وہ اپنا قتل بھولے یادِ حق میں حمد خواں ہوکر
تر و تازہ ہوئے ذکرِ خدا سے تر زباں ہوکر
بسائے دشت و دریا گلرخوں نے گل فشاں ہوکر
درختوں پر طیور انگشتِ حیرت در دہاں ہوکر

کنارے پر ابھر کر آگئی تھیں مچھلیاں ساری
یہ محویت تھی گویا اس گھڑی معلوم ہوتا تھا
نمازیں ختم کیں جس دم اڑے طائر درختوں سے
دعا کو پھر اٹھائے چھوٹے چھوٹے ہاتھ دونوں نے
کہا یا رب تو ہے سب حاکموں کا حاکم اعلیٰ
دعائیں شہ گئیں امیدیں عمریں نامرادوں کی
بہائے نہر میں لاشے لے آیا سر غریبوں کے
لہو پانی ہوا دریا کا ایک ان دونوں کے غم میں
کہا حاکم نے تو بھی کسقدر بے درد ہے حارث!
ضیافت کے عوض آفت عداوت بدلے دعوت کے
رفیقوں میں عبید اللہ کے اک شخص نادر تھا
اتارو تیغ کے گھاٹ اس جگہ پر اس ستمگر کو
کیا اس نے اسی جا حارث کم ظرف کو بے سر
مگر آب رواں تھا پاک ور ناپاک وہ ناری
گرفتہ شامت اعمال حارث صورت نادر
لیا خود خالق عادل نے بدلا انکے قاتل سے
فنا فی اللہ ہو کر زندۂ جاوید ہو جانا
وفا اخلاص الفت جاں نثاری ہے سر بریدا
حیات خضر بھی کیا شے ہے انکی موت کے آگے
اجل کا خضر کو کھٹکا لگا ہے ہر تنفس پر
یہ قربانی ہے اسلامی یہ ہے تعلیم ربانی
سخاوت میں انہیں کی جلوۂ خلق محمدؐ ہے
تہتر کربلا والے ہیں مصداق ان کلاموں کے

خوش الحانی اثر دکھلاتی تھی سحر البیاں ہو کر
کرو یا غرق حیرت رہ گیا آئینہ ساں ہو کر
سحر نکلی گریباں چاک ہمرنگ کتاں ہو کر
گرے ریتی پہ آنسو دیدۂ تر سے رواں ہو کر
ہمارے باب میں انصاف فرما حکمراں ہو کر
مری یہ تیغ رواں نے قطع کیں فوّارہ رواں ہو کر
تری خاطر کیا سب میں نے رسوائے جہاں ہو کر
شفق پھولی فلک پر عکس خون عاشقاں ہو کر
بہت سا لیجو انعام اس دم شادماں ہو کر
ترے گھر آئے تھے بچے اجل کے میہماں ہو کر
یہ حکم نادری اسکو دیا کف در دہاں ہو کر
گئے جس گھاٹ پر بچے جہاں سے بے اماں ہو کر
اسی صورت گرا پانی میں لاشہ خوں چکاں ہو کر
اچھالا موج نے ہیں بر جبیں کف در دہاں ہو کر
یہی کہتے تھے کوفے میں ہم پیر و جواں ہو کر
گیا دوزخ میں ناشاد اور رسوائے جہاں ہو کر
شہیدوں نے سکھایا کشتۂ تیغ و سناں ہو کر
جہاں میں پھیلی انکا ذکر بھی نکلا جہاں ہو کر
بہار گلشن جنت سے نہ یہ گل خزاں ہو کر
اور انکو موت آئی ہے حیات جاوداں ہو کر
نشان بے نشاں بتلا گئے خود بے نشاں ہو کر
دیا دشمن کو راہ دوست میں سر شادماں ہو کر
تہتر فرقہ انکے مدح خواں ہیں یک زباں ہو کر

انہیں خاصانِ حق میں سے یہ پہلے تھے وہی خوبو — اسی ہمت سے کوہ غم اٹھائے ناتواں ہوکر
نہیں تشریح لیکن ہوتا ہے ظاہر قرینہ ہے — گئے مثلِ حسینؑ اس دہر سے تشنہ دہاں ہوکر
نہ شیرینی نہ شربت کے بھی قائل سے تھے کوسال — زبانِ حال سے کہتی ہے غیرت مدح خواں ہوکر
یہ سب غیرت حسینؑ ابن علیؑ کی تھی میتوں میں یا — شجاعت بھی تو ہی دنیا کو دکھلاتے جواں ہوکر
مسلمانوں انہیں کی پیروی تم سب کو لازم ہے — درست اخلاق اپنے کرو مقبول جہاں ہوکر
نمازوں پر تمسخر اور پھر دعویٰ دینداری — نہ کیوں اسلام رہ جائے حقیر و ناتواں ہوکر
سلام اسکو کہیگا کون ثابت مرثیہ یہ ہے — خدا چاہے تو رہ جائے گا مقبول جہاں ہوکر

قصیدہ ولادت جناب امیرؑ

ہر باغ ہے پھولا پھلا ہر باغباں ہے شادماں — مستانہ چلتی ہیں ہوائیں جھومتی ہیں ڈالیاں
آئی رجب کی تیرہویں وہ آئے ان دنوں میں — کر مدح رب العالمیں جس نے ہے دکھلا آسماں
گلشن میں پھل ہیں پھل ہیں پھولوں میں کھلی ہیں نکہتیں بو — قدرت خدا کی چار سو ہے آشکارا و نہاں
نسرین یاسمن نرگس حنا گلنار سوسن نیلوفر — سب نے اپنے رنگ میں ڈوبے ہیں مثل زعفراں
کلیاں بھی کھلکر ہنستی ہیں نکہت سے گلیاں بستی ہیں یا — خوشبوئیں کیسی بستی ہیں ہر گاہ ہے عنبر فشاں
پھولوں میں جتنے رنگ ہیں سب طائروں میں دیکھ لو — خوشبو گلوں میں ہے اگر انکی ہیں گلشن لیلیاں
بگلے کہ وہ شفاف ہیں جن پر پھسلتی ہے نظر — ہیں چاندنی کے پھول سے بڑھ کر مصفا خوشنما
طاؤس بلبل فاختہ سرخاب ہر اک کو کھلا — سب نے اپنے رنگ کی پہنے ہوئے ہیں وردیاں
بادل برابر چھائے ہیں رنگ سماں بھی لائے ہیں یا — ہے برف باری کا سماں رہ رہ کے اٹھتا ہے دھواں
شکلیں یہ رنگا رنگ ہیں فوٹو گرافر دنگ ہیں — اب عکس لینے کے لئے نکلے فلک پر کہکشاں
کروبیان عرش ہیں حیرت سے یہ ہی گفتگو — چمکا ستارہ خاک کا پھولا پھلا باغ جہاں

مطلع دوم

گذرے ہیں پورے تیس سال وہ شب نہ دیکھا تھا سماں — جس رات میں پیدا ہوئے تھے تاجدار مرسلاں
کعبے پہ ہے چھایا ہوا نور خدا نام خدا — موبانِ زریں میں نہاں فاران کی تھیں چوٹیاں
کیوں فرش سے ہیں عرش تک سامان ورود علیؑ کے — تعمیر ابراہیم پر کیوں آج حق ہے مہرباں

ما مِن لطیفٌ لم یزل اللطفُ بنا فیما نزل
اَنتَ القویّ نجّنا عن شرّ انباء الزّماں

دل مومنوں کے شاد رکھ سب خانداں آباد رکھ
اس بانیِ محفل کو دے ہر آفت و شر سے اماں

قصیدہ در تہنیت عید غدیر

کہاں ہے ساقیِ گلفام ساقیوں کے امیر
جگر کے زخم کے بھرنے کی جلد کر تدبیر

ہوائے سرد سے دل سرد ہو گیا ساقی
پلا شراب برستا ہے دیکھ ابر مطیر

یہ صحن باغ یہ عید غدیر یہ برسات
ہر ایک تختۂ گل ہے نظر میں خلد نظیر

وہ دے شراب کہ جس سے سوا ہو عقل و شعور
وہ دے شراب جو مشہور ہے شراب غدیر

پلا شراب۔ پلا۔ قرض وام ہے ساقی
ادا کرے گا کہ آقا ہے میرا کل کا امیر

بتا دوں نام بھی آقا کا اپنے کیا تجھ کو
علیؑ جہاں کا خبرگیر اور خیبر گیر

وہی علیؑ کہ جو سو کر نبیؐ کے بستر پر
ہوا بحکم خدا جانشین و خویش و وزیر

علیؑ امام من است و منم غلام علیؑ
ہزار جان گرامی فدائے نام امیرؑ

وہی علیؑ کہ جو ہوا آج جانشین رسولؐ
کہ یادگار ہے جس کا یہ جشن عید غدیر

سُنا دوں قصۂ خم خانۂ غدیر خم
دکھا دوں احمدؐ و حیدرؑ کی ایک جا تصویر

پڑھوں وہ مطلع انور کہ دل منور ہو
وہ قلب جس میں کہ ہے الفت جناب امیرؑ

مطلع

لبالب آب مصفا سے اسطرح ہے غدیر
کہ جیسے نور سے معمور آفتاب منیر

سہم جو اُٹھتی ہیں موجیں تو یہ اشارہ ہے
کہ آج دل سے ملو ہے یہ روز عید غدیر

گھنے گھنے وہ ببول اور زرد زرد وہ پھول
کہ جس کے سایہ میں ہو شاد بیٹھ کر رہگیر

کہیں پہاڑ کہیں غار اور گرد عیاں
زمیں۔ جہاں کے نشیب و فراز کی تصویر

بنا بحکم پیمبر کجاووں کا منبر
اور اس کے گرد ہوا مجمع صغیر و کبیر

مدینہ و یمن و مصر و شام کے وہ لوگ
جدا ہر ایک کا ملبوس و لہجہ و تقریر

کسی کو فکر معاش اور کسی کو خوف معاد
کسی کو دولت دنیا کی حرص دامنگیر

کوئی یہ کہتا ہے یہ لو یہ دوپہر یہ دھوپ
کھنچے ہیں آج کہاں آ کے صورت نخچیر

کوئی مطیع الٰہی ہے خرم و شاداں
طلوع مہر سے یہ ہے مراد مومن کی
وہ لوگ جمع تھے سب ایک لاکھ بیس ہزار
خدا کی حمد و ستائش سے جب ہوئے فارغ
سفر قریب ہے اس عالم فنا سے مرا
میں چھوڑے جاتا ہوں تم میں بحکم حق ثقلین
تمسک ان سے جو رکھا نہ ہوگے تم گمراہ
ملینگے آکے یہ مجھ سے کنارِ کوثر پر
تمہارے نفسوں سے اولیٰ نہیں میں کیا بولو
ہوا تھا جبکہ الستُ بربکم کا سوال
خدا کی طرح پیمبرؐ نے بھی لیا اقرار
اوٹھایا ہاتھ جو بغلوں میں یکے حیدرؑ کو
کیا بلند یہاں تک علیؑ کو آقا نے
کہا بغور انہیں دیکھ لو علیؑ ہیں علیؑ
علیؑ بھی اس کا ہے مولا میں جسکا مولا ہوں
علیؑ کا ہو جو عدو اس سے تو عداوت رکھ
مدد کر اس کی علیؑ کی مدد کرے جو شخص
دعا کا وقت ہے حضار بھی کہیں آمین
عبث ہی معنیٔ مولا میں ناصحا حجت
مناسبت ہے پیمبرؐ کو جو کہ امت سے
من آنچہ شرط بلاغ است با تو میگویم
عنانِ اشہب خامہ کو روک اے ثابت

کہ اب طلوع ہوا چاہتا ہے مہر منیر
کہ عنقریب سنیں گے رسولؐ کی تقریر
گئے کجاوؤں کے منبر پہ جب بشیر و نذیرؐ
تو یوں سبھوں سے مخاطب ہوئے رسولؐ قدیر
یہ حج تھا آخری حج میرا اے گروہ کثیر
وہ ایک مصحف حق ایک عترت تطہیرؑ
بہم رہیں گے ہمیشہ یہ تا بروز عسیر
یہ کہہ کے آپ نے فرمائی اسطرح تقریر
بلےٰ سبھوں نے کہا بے تامل و تاخیر
بلیٰ خدا سے بھی کہہ آیا تھا یہ جمّ غفیر
مگر یہ سہرِ خلافت بلا کی تھی تقریر
عیاں ہوئی بغلِ پاکؐ صاف کی تنویر
کہ زیب و زینتِ منبر ہوئے جنابِ امیرؑ
انہیں کے باب میں آیا ہے آج حکمِ قدیر
علیؑ کے دوست کو رکھ دوست اے علیم و خبیر
مخجل کر اسکو علیؑ کو چھوڑ دے جو بے پیر
دعا یہ مانگ کے منبر سے اوترے شاہؐ وزیر
اور اس کے ساتھ ہی صلِّ علیٰ مع تکبیر
رسولؐ پاک کی تو صاف صاف ہے تقریر
وہی علیؑ کو بعینہ ہے نسبت اے تحریر
تو خواہ از سخنم پند خواہ رنج بگیر
کہ دشمنانِ علیؑ ہو چکے ذلیل و حقیر

مصنفہ ۱۴ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۴ ہجری مطابق ۱۳ اگست سنہ ۱۹۱۶ء

قصیدہ بمدح مزار اقدس حضرت شہید ثالث

کیا مزار فائز الانوار کیا درگاہ ہے
دیکھکر قبریں ہمیں یاد آ گیا دار السلام
حضرت موسیٰ کہاں جاتے ہو کوہ طور پر
کھینچتا ہے اسکی طرف کچھ خود بخود مشتاق دل
کربلا کے جانیوالے پہلے آ جا اس جگہ
اس جگہ پہنچا جو مومن جوش ایمان رہ گیا
دل سے کی جس نے دعا دل کی مرادیں مل گئیں
کربلا جانا نہیں ممکن تو آ جا اس جگہ
اوس زیارت کا بدل ہوگی یہاں کی حاضری
اس عقیدے پر اماموں کی حدیثیں ہیں گواہ
آگرہ دیکھو کہاں ہے اور کس جا شوشتر
بہر تلقین و ہدایت آئے اتنی دور سے
رہنمائی کا عوض دنیا میں کیا ہے رہزنی؟
بڑھ گئی ہیں منزلوں تک لین ڈوری ظلم کی
یاد آتے ہیں بہت اہل و عیال و ہموطن
کہتے ہیں میرے لئے ہند جگر خوارہ ہے ہند
ایک دن حضرت کی پیشین گوئی پوری ہو گئی
چند روزہ کی حکومت عدل و انصاف سے
دودھ کا دودھ اور پانی کا کیا پانی سدا
یہ حکومت چار دن کی چاندنی ہے واقعی
خود نہ رشوت لی اور نہ لینے دی کسی ماتحت کو

خاک مرقد نور ہے یہ قبر نور اللہ ہے
کیا مکاں ہے کیا فضا ہے کیا وقار و جاہ ہے
آؤ دیکھو نور حق کی یہ تجلّی گاہ ہے
کہربا خاک لحد ہے دل ہمارا کاہ ہے
سورۂ الحمد وہ ہے اور یہ بسم اللہ ہے
قبر کا تعویذ گویا نقش حسبۃً للہ ہے
کعبۂ مقصود یہ درگاہ عالی جاہ ہے
بخشنے والا ثواب و اجر کا اللہ ہے
یہ عقیدہ اوس کا ہے جو مرد حق آگاہ ہے
جسکے رہبر صادق و کاظم ہیں یہ وہ راہ ہے
کالے کوسوں دور اس ظلمت کدہ کی راہ ہے
وائے غربت کوئی بھی اپنا نہیں ہمراہ ہے
خون کا سید کے پیاسا فرقۂ گمراہ ہے
عہد اکبر ہو چکا اب دور غافل شاہ ہے
شکوۂ ہندوستاں میں لب پہ اکثر آہ ہے
کھائے گی آخر کلیجا میرا دل آگاہ ہے
جسکو دنیا کہتے ہیں دراصل عبرت گاہ ہے
وہ دیانت کی رعیت جس سے کل آگاہ ہے
ارث حسید ریائی کسا تو قر و عز و جاہ ہے
پھر اندھیری رات ہوگی دنیا بھی ظلمت گاہ ہے
عدل اس کا نام ہے ایمان کی یہ راہ ہے

خون کے پیاسے اسی باعث سے تھے اکثر پلید
بس یہی وجہ شہادت آپ کی واللہ ہے

گو نہیں معصوم لیکن پاک طینت ہے ضرور
ساتھ ہے اللہ جس کے یہ وہ نور اللہ ہے

بھوکے پیاسے کربلا والے تو افضل ہیں ہی ہیں
اور باقی سب شہیدوں کا یہ شاہنشاہ ہے

شبرؑ و شبیرؑ دل زاہر کے ہیں یاروں کا دل
قلب مومن میں ولا ہے دل سے دل کو راہ ہے

لاکھ کافر دل سے کارہ ہوں ہمیں کیا وہ انہیں
بجھ نہیں سکتا بجھانے سے یہ نور اللہ ہے

دیکھ غافل انقلاب دہر چشم غور سے
اب جہانگیر ان کا قاتل ہے نہ اوس کا جاہ ہے

ریت کے ذرے چمکتے ہیں تو ہوتا ہے خیال
خاک میں سب ملگیا وہ خیمہ و خرگاہ ہے

دیکھ تو مظلوم سید نائب حجت کی قبر
مہبط رحمت سراپا نور کی درگاہ ہے

پست باطل ہوتا ہے انجام میں حق سربلند
حق علیؑ کے ساتھ ہے حق کے علیؑ ہمراہ ہے

غم نہیں کرتا جہانگیر ستمگر کا کوئی
ان کے مرنے کا جہاں کو صدمہ جانکاہ ہے

شمع بزم دیں کو جاہل نے بجھایا آہ آہ
شمع کیسی شمع جو دراصل نور اللہ ہے

کیوں فلک اس پھول سے تن پر ہو درہ خاردار
بے وفا کچھ تو بتا یہ کیسی رسم و راہ ہے

اب میں سمجھا تھے جو نسل سید سجادؑ سے
ارث انکی ورثے کھانا فی سبیل اللہ ہے

تین دن تک لاش بے کفن و دفن رہی
غالباً یہ ورثہ شبیرؑ عالی جاہ ہے

غیر مانیں یا نہ مانیں مانتے ہیں اہل حق
خون سید خون فرزند رسول اللہ ہے

ان کو صدیقہ نے فرمایا ہے اپنا لخت دل
قابل عزت کہ جو پہلو میں دل آگاہ ہے

اللہ اللہ کیا تبحر ہے عیاں تصنیف سے
جس سمندر کا کنارہ ہے نہ جسکی تھاہ ہے

لکھ کے تردید نواصب کر دیا احقاق حق
ایک عالم پر یہ روشن مثل مہر و ماہ ہے

اہل باطن کو مجالس لکھ کے زندہ کر گئے
جو ہیں ظاہر بیں یہاں ان کی نظر کوتاہ ہے

اک ہزار و انیس ۱۰۱۹ سنہ ہجرت کے ہیں سال وفات
آگرہ مشہد ہے اور ششتر ولادت گاہ ہے

قاضی حق سے ہوا سال شہادت آشکار
مختصر یہ نظم ثابت حسبۃً للہ ہے

۹۱۱+۱۰۸=۱۰۱۹ سنہ ہجری
ان کے صدقے میں خدا نے کی دعا میری قبول
کیا توسل کیا تصرف کیا حشم کیا جاہ ہے

لکھنؤ کو ٹے سے جاتا ہی لوا آتا ہے یہاں
اس سے یہ ثابت ہی ثابت نسبۃ درگاہ ہے

تضمین غزل حسان الہند محمود اختر نواب محمد رضوان علی صاحب رضوان مرادآبادی مرحوم - کہ کتابے از مخمسات شعرا مرتب کردہ حصن ظفر ۱۳۲۹ھ نامش فرمودہ ارادہ طبعش داشتند معلوم نیست کہ کتاب مذکور بقالب طبع درآمد یا نہ - ایں قصیدہ بخدمت شان فرستادہ بودم

مخمس نعتیہ

زقید غم بکس آزاد یا رسول اللہ ... تو ئی جواد تو ئی راد یا رسول اللہ
نہ ہست زاد جلہ نے زاد سفر یا رسول اللہ ... دلم کند ز تو فریاد یا رسول اللہ
بستغیث بدہ داد یا رسول اللہ

کنم بکوے تو فریاد یا رسول اللہ ... دلم بلطف بکن شاد یا رسول اللہ
کہ سنگ بر سرم افتاد یا رسول اللہ ... عدو ست بر سر بیداد یا رسول اللہ
بیا بیا پے امداد یا رسول اللہ

مثال آئینہ حیرانم اے شہ خوشخو ... کہ باز نرد جفا باخت چرخ عربدہ جو
نہادہ ام بسر تشویش بر سر زانو ... بسوخت آتش ہجرت چنانکہ در پہلو
کباب دل شدہ فریاد یا رسول اللہ

نبات چند نشاط ست در نگاہم زہر ... بیاد مرقد والا ت جنگل ست ایں شہر
فرارم از ہمہ خویشاں چو آب نہر ز نہر ... بجست و جوئے تو آوارہ ام بگلشن دہر
برنگ نکہت بر باد یا رسول اللہ

زدست بر و خزاں رنگ بوستاں بشکست ... فتاد بر سر کشتی و بادباں بشکست
چہ تیر آہ کند کار چوں کماں بشکست ... دلم بہ پہلوئے من جور آسماں بشکست

بسنگ شیشہ ام افتاد یا رسول اللہ

زدست دوست نہ راحت نہ از عدو آرام
مدام بر سر بیداد چرخ نیلی فام
کجا روم چہ کنم یا کہ گویم ایں پیغام
نہ ہمچو من پسرے زاد مادر ایام

حزین و مضطر و ناشاد یا رسول اللہ

زوال بقائے من اعدا نہ آشنا خواہند
جفا کنند و زمظلوم خود وفا خواہند
اگر غلط نکنم از غرض ہوا خواہند
منم شکستہ پر و در قفس مرا خواہند

چہ باغباں و چہ صیاد یا رسول اللہ

دلم بآتش ہجرت کہ دانۂ اسپند
زدود آہ بگردوں دوں رساند کمند
جہاں بگشتم و دیدم ہزار پست و بلند
بشوق گلشن کوئی تو نالہ کش تا چند

دلم چو بلبل ناشاد یا رسول اللہ

بیاد روضۂ رشک بہشت و مطلع نور
نہ ذوق میوۂ جنت نہ شوق وصلت حور
تریب از دلم واز نظر لطا بر دور
مرا کہ بلبلم از گلشن حرم مہجور

زدام غم بکن آزاد یا رسول اللہ

خوشا رواق و زہے صحن و حبذا تربت
نسیم است بباب السلام ہم برکت
ہزار جان من و بلکہ جملۂ امت
فدائے نقش و نگار ضریح درگاہت

بہار گلشن ایجاد یا رسول اللہ

بغیر مہر تو قرب قلب دل گیراں
زدست روسیہ صحراست گلشن ایراں
کنوں حدیقۂ نو رست گلخن نیراں
نمود خانۂ دل ہجر تو چناں ویراں

ہنوز گشت نہ آباد یا رسول اللہ

سلام بر شہدا و تمام احبابت
صلوٰۃ بر ہمہ اجداد و جملہ اعقابت
رسد ز روز حق بہر مادر و بابت
بذات اقدس و بر نیک آل و اصحابت

مدام رحمت حق باد یا رسول اللہ

اگرچہ ہست بمدح تو ہمسر حساں
مگر بہ سر سپرسد کسے ۔ بجز حرماں

مثال ثابت معصوم وزشت وہیچمداں	بہ ہند خانہ بہ وتش ہست کو بکو رضواں
بکوئی خویش بکن یاد یا رسول اللہ

مخمس غزل آتش

بولا عمر سے حرؓ یہ ہے کارخانہ کیا	رکھے گا بند شاہ پہ تو آب و دانہ کیا
سمجھا ہے اپنی عمر حیات زمانہ کیا؟	سن تو بھی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا
کہتی ہے تجھکو خلق خدا غائبانہ کیا

اوس نے دیا جواب کہ شبیرؓ ہیں مدہال	اون کا دیا جو ساتھ تو پچتائے گا کمال
حرؓ نے کہا کہ بکتا ہے کیا او زبون خصال	طبل و علم ہے پاس ہمارے نہ ملک و مال
ہمسے خلاف ہوکے کریگا زمانہ کیا؟

دولت وبال ہوتی آخر کو تیا تلف	ڈھو کر کہیں لگاتے ہیں پارس کو ذی شرف
لٹتے ہی دیکھا ہے تو منعم کو ہر طرف	زیر زمیں سے آتا ہے جو گل سو زر بکف
تاروں نے راستے میں لٹایا خزانہ کیا

نو جیب ہیں سد راہ تو کیا خوف اضطرار	جنت ہے بزم بادشہ آسماں وقار
جاتا ہوں اب ہیں مع فرزند گلعذار	اوڑتے ہیں شوق راحت منزل سے راہوار
مہمیز کسکو کہتے ہیں اور تازیانہ کیا

دل کہہ رہا ہے شاہ کے قدموں پہ جان دوں	مرنے ہی کی ٹھہر گئی اب تو جو ہو سو ہو
وہ کیا ڈرے اجل کا ہو امیدوار جو	آتی ہے کس طرح سے مری قبض روح کو
دیکھوں تو موت ڈھونڈھ رہی ہے بہانہ کیا

اس لشکر کثیر سے کیا مجھکو بیم و باک	ہوں طالب عروج شہادت میں دردناک
معراج ہے رفاقت سبط رسول پاک	زینہ صبا کا ڈھونڈھتی ہے اپنی مشت خاک
بام بلند شاہ کا ہے آستانہ کیا؟

بولا عمر سے شمر شقی آتے ہی قریب	میں سن چکا ہوں رات سے حال اسکا ہے عجیب

پھندے میں اپنے اب یہ آئے گا بالنصیب   صیاد۔ اسیر دام رگ گل ہے عندلیب
دکھلا رہا ہے چھپ کے اسے آب و دانہ کیا

للکارا حر کہ بھر نہ دم سرد مدعی   واقف ہوں میں تو مکر میں ہے فرد مدعی
دشمن ہے میرا تو۔ نہیں ہمدرد مدعی   ہوتا ہے زرد سن کے جو نامرد مدعی
رستم کی داستان ہے ہمارا فسانہ کیا

شیروں سے آنکھیں چار تو کر او دغا شعار   پہنے ہوں دل زرہ پہ نہ ڈر ہے نہ اضطرار
کیا دیکھتا ہے مجھکو کنکھیوں سے بار بار   ترچھی نظر سے طائر دل ہو چکا شکار
جب تیر کج پڑیگا اڑیگا نشانہ کیا

پیاسے تڑپ رہے ہیں پیمبر کے مہ جبیں   تم کیسے کلمہ گو ہو کہ مطلق اثر نہیں
صدمہ ہے لو نکلی روح کو جنکو ہے درد دیں   بیتاب ہے کمال ہمارا دل حزیں
مہماں سرائے جسم کا ہو گا روانہ کیا

ہو کر شہید پاؤنگا ہر فکر سے فراغ   تازہ ہے اس خیال سے اس دم دل و دماغ
رضواں وہ ہے وہ خلد وہ تسنیم کا ایاغ   صیاد گلعذار دکھاتا ہے سیر باغ
بلبل قفس میں یاد کرے آب و دانہ کیا

آئینہ ہو کہ آب ہو یا مردم نظر   بیدار ہو کہ خواب کے عالم میں ہو بشر
مرقد ہو یا کہ حشر کا میدان پر خطر   چاروں طرف سے صورت حیدر ہو جلوہ گر
دل صاف ہو ترا تو ہے آئینہ خانہ کیا

عابد کا صبر کہتا تھا اے دل نہ ہو ملول   پیش نظر ہے کوثر و جنت کا عرض و طول
تلووں میں خار دشت بھی فردوس کے ہیں پھول   جو رنج راہ دوست میں ہوں کیجئے قبول
زنجیر کیا ہے طوق ہے کیا تازیانہ کیا

عشق نبی و آل نبی کے معاملے   ہیں جا بجا کلام میں تیرے چھپے ہوئے
ثابت ادا شناس یہ کہتا ہے اس لئے   یوں مدعی حسد سے نہ دے داد تو نہ دے
آتش غزل یہ تو نے کہی عاشقانہ کیا

تاریخی نام نعت رسول ممتاز

جب کہ پیدا ہوا وہ مرجع حاجت طلبی
دست بوسی سے مشرف ہوا ہر ایک نبی
بولی یوں روح خلیل اے قرشی مطلبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

رخ انور کی صفائی کا عجب ہے عالم
جس پہ قربان دل و جاں سے ہو سارا عالم
دم مجو د آئینہ ہو سامنے گر جس دم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی

خوش نما خلعت لولاک خدا نے بخشا
تو نہ ہوتا تو نہ کچھ ہوتا بجز ذات خدا
باعث خلقت عالم ہے تو اے صل علیٰ
نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی

خاتمہ تجھ پہ فصاحت کا ہے یا خیر انام
پھول جھڑنے لگے جس وقت کیا منہ سے کلام
کیا اثر پھیلا ہے شیریں سخنی کا یہ تمام
نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام

زاں شدہ شہرۂ آفاق بشیریں رطبی

حق نے آدم سے بھی پہلے کیا پیدا ترا نور
نام نامی صحف سابقہ میں ہے مسطور
تیرے اوصاف سے معمور ہیں توریت و زبور
ذات پاک تو کہ در ملک عرب کردہ ظہور

زاں سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

حبذا صل علیٰ قرب رسول لولاک
مرتبہ تیرا بیاں کس سے ہوا اے سید پاک
تھا نہ موسیٰ سے بھی اللہ کا اس درجہ تپاک
شب معراج عروج تو گزشت از افلاک

بمقامیکہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی

نور حق سے تری خلقت ہے یہ ہے اوس کا اثر
نظر مہر ہو جگنو پہ تو ہو رشک قمر
عرض کرتا ہے یہ ثابت بھی کہ یا خیر بشر
چشم رحمت بکشائے سوئے من انداز نظر

اے قریشی لقب و ہاشمی و مطلبی

حشر میں سب سے گنہگار کہیں گے یا شاہ حدت مہر جہانتاب سے عاصی ہیں تباہ
حصر ممکن نہیں اس درجہ کئے ہم نے گناہ عاصیانیم زما خوبی اعمال مخواہ
سوئے ما روئے شفاعت بکن از بے سببی

کیا کہوں روضۂ پرنور کا اوج و اعزاز زائروں کو نظر آتے ہیں سراسر اعجاز
بعد مردن بھی در فیض و سخاوت ہے باز بر در فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز
زنگی و رومی و ہندی یمنی و حلبی

بار فردوس میں جب پائیں گے سب تنگ صفات لب کوثر پہ کھڑے ہونگے شہ عالی ذات
انبیا ہاتوں کو پھیلا کے کہیں گے یہ بات ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات
لطف فرما کے ز حد میگزرد تشنہ لبی

سگ دنیا ہے مرا نفس شقی و اظلم سگ رہتے میں آ ہوئے حرم سے نہیں کم
پھر یہ ناپاک کہاں اور کہاں آہوئے حرم نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بسگ کوئے تو شد بے ادبی

ساری دنیا کے زبردست ہیں تجھ سے مغلوب تیرا مداح ہے ثابت تو خدا کا محبوب
جو کہ قدسی کا ہے مقصد وہی اسکا مطلوب یا طبیب الفقرا انت شفاءُ القلوب
آمدہ پیش تو قدسی پئے درماں طلبی

نام تاریخی مخمس ہذا معراج نظم

شب معراج گئے خلد کے در پر جو نبیؐ بڑھ کے رضواں نے کہا اے شہ والا نسبی
حبذا عاشق رب طالب حق مطلبی مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

پہنچے فردوس میں حضرت تو عجب تھا عالم خیر مقدم کی صدا دیتی تھیں حوریں باہم
ہر کوئی کہتی تھی اے مہر منیر عالم من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال ست بدیں بوالعجبی

تیری عزت ہی بڑی پیش خدا اے مولا — واسطہ دے کے ترا کی جو ہیں آدم نے دعا
ترک اولیٰ کو اوسی وقت خدا نے بخشا — نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی

شاہد عدل ہے لولاک کہ یا خیر انام — ذات اقدس سے ہے اس گلشن عالم کا قیام
بار بار آتا ہے بلبل کی زباں پر یہ کلام — نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام

زاں شدہ شہرۂ آفاق بشیریں رطبی

ہر زباں پہ تجھے اللہ نے بخشا تھا عبور — عربوں کو تھا مگر اپنی فصاحت پہ غرور
اون کو زک دینا ہوا رب علا کو منظور — ذات پاک تو دریں ملک عرب کرد ظہور

زاں سبب آمدہ قرآں بزبان عربی

نظر مہر جو کی تو نے بوقت گل گشت — بھر دیا سونے سے خورشید جہاں گرد کا طشت
عقل طے کر نہ سکے کیونکر رفتنے وہ دشت — شب معراج عروج تو ز افلاک گزشت

بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

سب اسریٰ ہوا جب چرخ چہارم پہ گزر — استرنی مہر کی عیسیٰ نے دکھائی او ٹھکر
عرض کی اے شہ کونین و حبیب داور — چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر

اے قریشی لقب و ہاشمی و مطلبی

چشمۂ فیض و کرم ہے شہ ابرار کی ذات — ملتجی آپ سے اس واسطے ہیں نیک صفات
خضر و الیاس و مسیحا کی صدا ہے دن رات — ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات

لطف فرما کہ ز حد میگزرد تشنہ لبی

سگ دنیا ہیں پرورش افضلیت مومن کی ہم — اور سگ نفس سے بکار و شریر و اظلم
رات دن ہے یہی تشویش یہی رنج و الم — نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگ کوئی تو شد بے ادبی

زاہدوں کو تو مکاں خلد میں بخشیگا الہ — ہم گنہگاروں کا حال ہے دہشت سے تباہ
چشم رحمت سے ادھر بھی کوئے رہے ہو جانگاہ — عاصیانیم ز ما خوبی اعمال مخواہ

سوئے مار وُئے شفاعت بکن از بے سببی

اللہ اللہ ہے عجب روضۂ شہ کا اعزاز　　دراقدس ہے فرشتوں کے لئے جائے نماز
کچھ فرشتوں ہی پہ موقوف نہیں بندہ نواز　　بر در فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز
زنگی و ہندی و طوسی و یمنی و حلبی

ایک ہی قدسی و ثابت کا ہے شاہا مطلوب　　مرض الموت سے بدتر ہیں مرے ذنوب
ان عوارض کو کریں دفع عطا ہو وہ حبوب　　یا طبیب الفقرا انت شفاء القلوب
آمدہ پیش تو قدسی پے درمان طلبی

نام تاریخی مخمس بہ اسراج غم حال امام حسینؓ

جب کہ خیمے سے برآمد ہوا فرزند نبیؐ　　رفقا ہو گئے حاضر پئے رخصت طلبی
ہر کوئی کہتا تھا اے طالب رب مطلبی　　مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

عرض کرتے تھے حبیبؓ ابن مظاہر پر دم　　جسم ہے سارا جھلسا اور لو دے عالم
پھرتے ہیں آنکھوں میں اس وقت نبیؐ اکرم　　من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال ست بدیں بو العجبی

حرؓ جو آیا سوئے شہ باندھے مرنے پہ کمر　　بھائی ایک ساتھ تھا اور ایک غلام ایک پسر
نیچی آنکھیں کیے کہتا تھا یہی سر ما کر　　چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقب و ہاشمی و مطلبی

حرؓ کے بھائی نے یہ کی عرض کہ اے شاہنشاہ　　ہم گنہگار معاصی میں ہوئے سخت تباہ
دیجیے بہر خدا آتش دوزخ سے پناہ　　عاصیانیم ز ما خوبی اعمال مخواہ
سوئے مار وُئے شفاعت بکن از بے سببی

حرؓ کا فرزند ہوا ملتمس اے شاہ ہدا　　آپ اس دار فنا میں ہیں در فیض خدا
التجا لیکے کہاں جائیں بھلا اس در کے سوا　　نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی

عرض کی عہد وفادار نے بے وقت کرم | سگ در بنکے رہوں پاس میں یا شاہ امم
پھر یہ کہنے لگا کیا سخت خطا کی اس دم | نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگ کوئی تو شد بے ادبی

آئے رخصت کو نبیؐ سے جو حسینؑ غمناک | عرض کی در پئے آزار ہیں ناحق سفاک
گو کہ اس بات کو بھی جانتے ہیں یہ ناپاک | شب معراج عروج تو گزشت از افلاک

بمقامیکہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبیؐ

میرے بارے میں بہت کہہ چکے ہیں ان سے حضور | اس پہ بھی روضۂ اقدس سے مجھے کرتے ہیں دور
اور زباں سے بھی کہے جاتے ہیں یہ زرہ دور | ذات پاک تو دریں ملک عرب کرد ظہور

زاں سبب آمدہ قرآں بزبان عربی

رنگ بے رنگ زمانے کا ہے یا خیر بشر | اس لئے میں نے گوارا کیا یثرب سے سفر
منتظر حکم کا حضرت کے فقط ہے احقر | چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر

اے قریشی لقب و ہاشمی و مطلبی

کہکے یہ قبر سے لپٹے جو امام عالم | شہ بیکس کو نظر آئے رسول اکرم
رو کے فرماتے تھے اے نور نظر اے پر غم | من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمال ست بدیع العجبی

میرے روضے کی فقط تو ہی بہار اے گلفام | روک سکتا نہیں لیکن کہ یہ امت کا ہے کام
کہکے یہ نانا سے رخصت ہوئے سلطان انام | نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام

زاں شدہ شہرۂ آفاق بشیریں رطبی

حق سے کہتے تھے شب قتل شہ نیک صفات | ہم غریبوں کی مددگار ہے بس تیری ذات
پیاس میں صبر دے بچوں کو جوانوں کو ثبات | ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات

لطف فرما کہ ز حد میگزرد تشنہ لبی

کیا کہوں روضۂ شاہ شہدا کا اعجاز | شمع ساں ہے دل مومن کو وہاں سوز و گداز

زیرِ قبہ نظر آتے ہیں ہزاروں جاں باز
بر درِ فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز
زنگی و طوسی و ہندی یمنی و حلبی

یا حسینؑ آپ ہیں محبوبِ خدا کے محبوب
کثرتِ علتِ عصیاں سے ہی ثابت مجوب
آپ کو کہتے ہیں سب فخرِ مسیحؑ و ایوبؑ
یا طبیب الفقرا انت شفاء القلوب
آمدہ پیش تو قدسی پئے درماں طلبی

تضمین رنگین

از جناب سید ناظم حسین صاحب ناظمؔ

بر سلام جناب میر افضل حسین صاحب ثابتؔ رضوی لکھنوی

تم جو دنیا میں پئے شاہِ شہیداں ہو گئیں
فضلِ حق سے آبرو پا کر دُرِ افشاں ہو گئیں
دیدۂ بد دور دیکھو کیسی ذی شاں ہو گئیں
اے سلامی جب غمِ سرور میں گریاں ہو گئیں
اشک موتی اور آنکھیں ابرِ نیساں ہو گئیں

زحمتیں بڑھ بڑھ کے بہرِ روح سوہاں ہو گئیں
باعثِ خفقاں ہوئیں اور وجہِ ہیجاں ہو گئیں
مر گیا جس وقت دل رحمت کا ساماں ہو گئیں
حسرتیں جب یاس سے دستِ و گریباں ہو گئیں
مشکلیں جتنی پڑی تھیں سب وہ آساں ہو گئیں

بی بیاں افسوس وہ بافرقِ عریاں ہو گئیں
چادرِ تطہیر کی جو خاص شایاں ہو گئیں
بعد قتلِ شاہِ دیں کیسی پریشاں ہو گئیں
بیٹیاں زہراؑ کی جب محبوسِ زنداں ہو گئیں
پنجتن کی روحیں آ آ کر نگہباں ہو گئیں

خالقِ عادل ہمیشہ عدل کو ہے چاہتا
ظالموں کا وہ ازل کے روز سے دشمن رہا
باغِ عالم میں نہ کیوں پھولیں پھلیں عادل سدا
عدل کا نوشیرواں کی آل کو یہ پھل ملا
بنتِ کسریٰ سیدِ سجادؑ کی ماں ہو گئیں

رات دن روتے ہیں مومن بہرِ ابنِ بوترابؑ
آہ تھا ہر چیز کو وقتِ شہادت پیچ و تاب

آج تک اس کا اثر دیکھیں جہاں میں شیخ و شاب　　ماتم شبیرؑ میں بادل بھی چشم پر آب

بجلیاں قلب فلک کو آہ سوزاں ہو گئیں

خانۂ زہراؑ کی بربادی کو ہم بھولے نہیں　　شرط الفت کی یہی ہے آفریں صد آفریں

کس طرح اس میں سیرت آ کے ہوئی جاگزیں　　ایک عالم پر رہا ویرانۂ قلب حزیں

بستیاں کتنی بسیں اور کتنی ویراں ہو گئیں

تھا فدائی جان و دل سے جو شہ دلگیر کا　　پھر حضرت ساتھ چھوڑا لشکر بے پیر کا

کیوں ستارہ اوج پر ہوتا نہ پھر تقدیر کا　　تیسرے فاقہ میں جب مہماں ہو شبیرؑ کا

نیکیاں سارے جہاں کی حرؑ کی مہماں ہو گئیں

صاحب حشمت تھے جو اور حکمراں شیخ و شاب　　اب وہ قبروں میں پڑے سوتے ہیں با حال خراب

دیکھئے تیرے دور میں گردوں عجب ہے انقلاب　　جنکی خاک پاک تھی عطر گل عرق عطر گلاب

کیوں فلک وہ صورتیں مٹی میں پنہاں ہو گئیں

گو لٹا ہر بار مردہ خانماں برباد ہیں　　خانۂ دل میں ہمارے پر ابھی آباد ہیں

ہجر میں ان اپنے ہم پیاروں کے ناشاد ہیں　　صورتیں آنکھوں میں پھرتی ہیں وہ نقشے یاد ہیں

کیسی کیسی صحبتیں خواب پریشاں ہو گئیں

ناامیدی اپنے حصہ میں ہی گویا آ گئی　　رحمت حق ہم سے پر لا تقنطو فرما گئی

سامنے عقبیٰ کے کیا ہمکو یہ دنیا بھا گئی　　سب امیدیں دل سے نکلیں یاس حسب دم چھا گئی

شیشہ خالی رہ گیا کافور پریاں ہو گئیں

پنجتن کی ہے فقط مدح و ثنا اس نظم میں　　رہتی ہے تائید حق شامل سدا اس نظم میں

بلبل دل پھر نہ کیوں پائے مزا اس نظم میں　　باغ تازہ جب مضامیں کا کھلا اس نظم میں

پھول لفظیں بن گئیں بیتیں خیاباں ہو گئیں

ہے مثل مشہور عالم ہر کمالے را زوال　　فصل گل ہو جاتی ہے جور خزاں سے پائمال

بلبلیں روتی ہیں گلشن میں یہی کر کے خیال　　ہر خوشی کا باغ عالم میں تباہی ہے مآل

کھل کھلا کر جب ہنسی کلیاں پریشاں ہو گئیں

پائیں گے وہ ساقئ کوثر سے پیہم آبِ خلد — ہیں انہیں کے واسطے موجود سب اسبابِ خلد
ہے یہی اپنا عقیدہ اور یقیں در بابِ خلد — دوستوں پر ان کے وا کیونکر نہ ہوگا بابِ خلد
الفتیں جن کی کلیدِ بابِ عرفاں ہو گئیں

زندگی کا اپنی بھی ہم کو نہیں کچھ اعتماد — کرتی ہے مجبور پر دنیا کی رسمِ اتحاد
سب بھلا دیتا ہے آخر اس جہاں کا استداد — دوستوں کی موت تو موت اب نہیں صورت بھی یاد
سیکڑوں تصویریں بے طاقِ نسیاں ہو گئیں

کیوں نہ سردارِ حسینانِ جہاں مصطفےٰ ہوں — بن گئے روزِ ازل ہی سے یہ محبوبِ خدا
آپ کے جسمِ اقدس کا یہ ادنیٰ وصف تھا — جس طرف نکلے نبیؐ خوشبو سے کوچہ بس گیا
ساری گلیاں شہر کی پھولوں کی کلیاں ہو گئیں

ہیں سراپا آپ ہمشکلِ حبیبِ کبریا — وہی صورت وہی سیرت وہی جملہ دست و پا
نور کی پانی ہے صورت واہ رے نسلِ علیؑ — حسنِ اکبر جس نے دیکھا محوِ حیرت رہ گیا
آئینہ تو آئینہ آنکھیں بھی حیراں ہو گئیں

حق کے یہ محبوب کے محبوب کا محبوب تھا — خوبصورت سب سے بڑھکر کیوں نہ ہو پھر بھلا
ہے یہی مصداق دیکھو اس ہمارے قول کا — حسنِ اکبر جس نے دیکھا محوِ حیرت ہو گیا
آئینہ تو آئینہ آنکھیں بھی حیراں ہو گئیں

واقعی تھا دلبرِ زہراؑ ہی کا یہ حوصلہ — ایسے بیٹے کو کیا حضرتؐ نے امت پر فدا
پہنچے میدانِ شہادت میں جو وہ بہرِ وغا — حسنِ اکبر جس نے دیکھا محوِ حیرت ہو گیا
آئینہ تو آئینہ آنکھیں بھی حیراں ہو گئیں

کاہیکو ہونگے اب دنیا میں ایسے حق شناس — بعدِ خالق کے یہی ذی رتبہ ہیں بس نیک اصل
با پایہ عز و شرف ہر امتحاں میں ہو کے پاس — قتل غارت۔ قید غربت زہر ضرب بھوک پیاس
سب بلائیں پنجتنؑ کے گھر میں مہماں ہو گئیں

خوض جب میں نے کیا جاتے رہے ہوش و حواس — پنجتنؑ کا حال لکھنے سے ہوا دل کو ہراس
کچھ مصائب نظم کرتا ہوں بطورِ اقتباس — قتل۔ غارت۔ قید۔ غربت زہر ضرب بھوک پیاس

سب بلائیں پنجتن کے گھر میں مہماں ہو گئیں

واقعی حق سا بھلا ہے کب کوئی بندہ نواز　　اس کی رحمت سے بشر ہوتے ہیں فوراً سرفراز
عاشق جانباز تھے کیونکر نہ کرتے حق پہ ناز　　صبر شہ کہتا تھا میں تجھ پر فدا اے چارہ ساز
درد دل کی لذتیں بڑھ بڑھ کے درماں ہو گئیں

کس قدر سفاک تھی آفاق میں فوج یزید　　آل احمد کی شہادت سے ہوئی تھی اوسکو عید
کیوں نہ ہو زیر و زبر اس غم سے فرقان حمید　　مصحف ناطق کے سیپارے ہوئے جب دم شہید
صورتیں سب پارہ پارہ ہو کے قرآں ہو گئیں

ہل گیا اس ظلم سے اظلم کے چرخ چنبری　　زلزلہ میں آ گئے طبقات خشکی و تری
گو کہ صابر تھے مگر اس دم تھی تن میں تھرتھری　　شہ نے آہ سرد کھینچی اور ناوک کی سری
دل امنڈ آیا تو آنکھیں ابر گریاں ہو گئیں

حوصلہ شبیر کا سا حق نے بخشا ہے کسے　　بڑھ کے صابر ہے کوئی دیکھو شہ ابرار سے
لب پہ کلمات شکایت کچھ نہ آئے آپ کے　　چوم کر حلقوم فرمایا خدا کا شکر ہے
آج ساری حسرتیں پوری مری جاں ہو گئیں

حامل بار شہادت تھے جو شاہ باتمیز　　خود نہ چاہی آپ نے فتح و ظفر بھی گو کنیز
حق کی خوشنودی سے بہتر وہ نہ سمجھے کوئی چیز　　دل سے مولا نے رہ خالق میں دی جان عزیز
آرزوئیں جرأت و ہمت پہ قرباں ہو گئیں

شمر اظلم سا نہیں کوئی شقی خانہ خراب　　موزے پہنے صدر قرآں پہ چڑھا وہ بے حجاب
ہے اشارہ ایک ہی کافی برائے پیچ و تاب　　ہائے پہنچا خاک تک کب جسم ابن بوتراب
یا جب سینہ سے سب تیروں کی سریاں ہو گئیں

شاکی امت نہ تھی ہمشیر شاہ دل ملول　　بہر خوشنودی حق اپنی اسیری کی قبول
حور سے دیکھو ہوا انکو عجب رتبہ حصول　　آسیہ حوا خدیجہ۔ آمنہ۔ سارا۔ بتول
صبر زینب دیکھ کر حیراں پریشاں ہو گئیں

آپ ہی کے نور سے ہر چیز دنیا میں بنی　　ان سے ہی پائی ہے خورشید نے بھی روشنی

گرد پڑنے سے نہ تھی چہروں کی ضو میں کچھ کمی — خانۂ زنداں میں جب داخل ہوئی آلِ نبیؐ
نور کی شمعیں اندھیرے میں درخشاں ہو گئیں

آہ و غم آلِ محمدؐ پر ہے غم کی انتہا — جس نے دیکھا آپ کو بیساختہ وہ رو دیا
اہلِ دل ہیں یہ تو سب لسان کا یاں ذکر کیا — جب پسینہ پائے عابدؑ پر بہا ثابت ہوا
چشم گریاں دونوں زنجیروں کی گریاں ہو گئیں

رات دن روتی تھی شہ کے ہجر میں وہ ہائے لے — مر گیا جب باپ تو بیٹی اوسے کیونکر بھلائے
در کو پکڑے خانۂ زنداں پہ بیٹھی سر جھکائے — ماں سے کہتی سکینہ بابا جاں اب تک نہ آئے
سب زمانہ کی جفائیں ہم پلہ ماں ہو گئیں

قلب کو ناظم کے تھا خوف مصائب کس قدر — اب فلاکت سے ہلاکت کا گماں تھا سر بسر
دستگیر دو جہاں ایسا ہو اور ایسا راہبر — دیکھ ثابت ہے یہ علیؑ کے اسم عالی کا اثر
مشکلیں پڑنے نہ پائی تھیں کہ آساں ہو گئیں

سلام

اے سلامی تو جو سوئے کربلا پھر جائے گا — گرد سر اوج سعادت کا ہما پھر جائے گا
میرا منہ تربت میں سوئے کربلا پھر جائے گا — ہو گا قبلہ جس طرف قبلہ نما پھر جائے گا
کس کو تھی امید چرخ کج ادا پھر جائے گا — حلق شہ پر خنجر جور و جفا پھر جائے گا
حر یہ کہتا تھا کہ اے آقا نہ تھا مجھکو یقیں — آپ سے یوں فرقۂ اہل جفا پھر جائے گا
جب نہ مسجد سے گیا محروم سائل یا علیؑ — تیرے در سے کسطرح خالی گدا پھر جائے گا
اے مریض درد عصیاں آ عزاخانہ میں آ — یاں علم کا پنجہ دست شفا پھر جائے گا
مومنوں کے قاتلوں کو جنتی کہتے ہیں جو — اُن سے پوچھو قول سے اپنے خدا پھر جائے گا
تنگدستی۔ تندرستی ہیں جہاں میں ساتھ ساتھ — پیٹ بھر جانے پہ سر سے آسیا پھر جائے گا
دست زائر کاٹ کر عباسیہ کہتے تھے یوں — کیوں زیارت کرنے سوئے کربلا پھر جائے گا
کہتی تھی فضہ نبیؐ زادوں کو گھیرے ہیں لعیں — آئے گا بہر مدد جو باوفا پھر جائے گا

بے خبر سکان خیبر تھے نہ آیا ذہن میں — کیا یونہیں بے فتح در۔ دست خدا پھر جائے گا
بدعتیں مٹ جائیں گی جب ہوگا قائم کا ظہور — ابر تر برسا تو خود روئے ہوا پھر جائے گا
رجعت مہر مبیں کہتی ہے تیرے زور سے — پنجۂ خورشید لے دست خدا پھر جائے گا
پھر رہا ہے تو جو خاصان خدا سے اے فلک — پائے گا تعزیر ایسی سر ترا پھر جائے گا
دیکھ لے گا چشم عبرت سے جو نیرنگ جہاں — نعمت دنیا سے دل اوس شخص کا پھر جائے گا
سرمۂ خاک شفا قلزم میں ہے زائر کے پاس — آ کے اولٹے پاؤں طوفان بلا پھر جائے گا
بھاگنے والوں کے ساتھی ہونگے کب ثابت قدم — پاٹ پھرنے سے نہ قطب آسیا پھر جائے گا
روبروئے گنبد پر نور آ کر آفتاب — بہر طوف مرقد موسیٰؑ رضا پھر جائے گا
حق علیؑ کے ساتھ پھرتا ہے تو پھر لازم ہوا — جو پھرے حیدر سے خود اوس سے خدا پھر جائے گا
دیکھکر روضہ رضا کا ہوگی دل میں روشنی — جب مری آنکھوں میں ایوان طلا پھر جائے گا
کہتی تھی لیلیٰ مجھے بلوے میں دیکھے گا اگر — شرم سے اکبر شبیہ مصطفیٰ پھر جائے گا
جب چھدی مشک سکینہؑ بولا سقائے حسینؑ — کیا خبر تھی یوں نصیبا پیاسوں کا پھر جائے گا
وقت رحلت رو کے عترت سے پیمبر کہتے تھے — اب زمانہ تم سے اے آل عبا پھر جائے گا
قفل زنداں بند جب ہوتا سکینہ کہتی تھی — آ کے میرا چاہنے والا چچا پھر جائے گا
صورت باقی بنا آجائے گا رونا یوہیں — کعبۂ اخلاص کو روکے ریا پھر جائے گا
مل چکا زاہد کو طاعات ریائی پر بہشت — مال کھوٹا روز بازار جزا پھر جائے گا
تیرے بیمار اور سے کارہ ہیں اے خاک شفا — پانی پانی ہوکے خود آب بقا پھر جائے گا
تجھ پہ مرنے والے مستغنی ہیں اے خاک شفا — کیمیا گر لیکے اپنی کیمیا پھر جائے گا
بیٹھ جا ثابت در حیدر پہ اس امید میں — سوئے حاجت خود رخ حاجت روا پھر جائے گا

تمام شد

دربارِ حسینؑ

اُردو زبان میں شعرائے ہند کے اکثر تذکرے لکھے گئے لیکن جس عام پسندی کا سہرا آبِ حیات مولفہٗ حضرت آزاد دہلوی کے سر رہا وہ کسی دوسرے کو نصیب نہ ہوا۔ چونکہ آبِ حیات میں صرف غزل گو حضرات کے حالات ہیں اس لیے دل میں رہ رہکر یہ خیال آتا تھا کہ خال و رخ کی تعریف کرنے والوں کے حالات جمع کرنے میں ایک قدردانِ اُردو کی طرف سے یہ کدوکاوش لیکن مداحانِ آلِ محمدؐ کی زندگی کے واقعات اس قدر گہری تاریکی میں کہ روزِ روشن میں تلاش کرنے والوں کو کچھ پتہ نہ ملے۔ خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس قابلِ ملامت کمزوری کو مولوی سید افضل حسین صاحب ثابت رضوی لکھنوی وکیل ریاست کوٹہ راجپوتانہ جیسے نباضِ زمانہ اور کاملِ اکمل شاعر نے اپنی دماغ سوزی سے حیاتِ تازہ کے قالب میں جلوہ گر کردیا اور مرثیہ گو حضرات کی لائف اس خوبی سے قلمبند کیگئی ہے کہ زبان ہر مقام پر اُسی روزمرہ کے چٹخارے لیتی ہے جو لذت کہ آبِ حیات کی جرعہ نوشی میں ہے۔

دربارِ حسینؑ کی یہ پہلی جلد ہے جو ہم نے اعلیٰ درجہ کی طباعت قابلِ تعریف کتابت اور بہترین کاغذ پر چھاپ کر شیعیانِ ہند کے سامنے پیش کی ہے ضخامت اس کتاب کی ۲۹۴ صفحہ اور قیمت اصل لاگت کے مطابق تین روپیہ رکھی ہے۔ دو سو صفحات تک مداحانِ اہلبیتؑ کی سوانح عمری ہے اور آخر میں ہر ایک مداح کا ایک ایک مرثیہ بطور نمونہ درج ہے چنانچہ حضرت اوج مرحوم کا وہ بےنظیر مرثیہ جس کا شباب نے حیدرؑ کا عقلی موجود ہے جو قلمی ہونے کی صورت میں ۱۰ روپیہ کو بھی صحیح لکھا ہوا دستیاب نہ ہوتا تھا اسمیں موجود ہے اسی طرح حضرت صفیر بلگرامی کا حدیث بساط والا وہ لائق صد مدح و ثنا مرثیہ جو پوشیدہ خزانوں میں مخفی تھا حضرت خلیل بلگرامی کی بدولت منظرِ عام میں آگیا۔ دیکھنا یہ ہے کہ قدردانِ والاشان ہمارا کہانتک دل بڑھاتے ہیں اگر یہ پہلی جلد ہاتھوں ہاتھ نکل گئی تو ہم انشاءاللہ محرم الحرام سے پہلے پہلے "دربارِ حسینؑ" کی دوسری جلد بھی شائع کردینگے۔

(مینیجر مطبع اثنا عشری دہلی)

جلاء العینین فی سیرۃ علی ابن الحسینؑ

(سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام کی سوانح عمری)

جتنی قومیں اس وقت زندہ رہکر حقیقی عزت سے زندگی بسر کررہی ہیں اگر غور سے دیکھو گے تو انکی حیات کا راز سربستہ اس میں مخفی نظر آئے گا کہ اُنھوں نے اپنے بزرگوں کی یاد کو ہر وقت دلوں میں تازہ رکھا اور صرف زبانی دعوؤں کی بنا پر نہیں بلکہ سلف صالحین کے کارنامے اور سوانح عمریاں اُنھوں نے شائع کرکے دنیا کو شاہراہ حقیقی کی پگڈنڈی پر لگا دیا۔

کسقدر افسوس اور شرم کا مقام ہے کہ وہ فرقہ جو حقانیت کا مدعی اور معصومین کی تاسی کو اپنا شعار قرار دینے والا ظاہر کرتا ہو اُسکے جمود وغفلت پر غیر اقوام مضحکہ اڑاتی ہیں۔ کسقدر حیرت و استعجاب کا مقام ہے کہ جس مظلوم کی یادہ پائی اور وادی محبت میں کانٹوں پر چلکر تلوؤں کے فگار ہوجانے والے واقعات کو سُن سنکر آنکھوں سے اشک خونی بہائے جائیں اس بزرگوار کی تاریخ ولادت و وفات تک نہ معلوم ہو۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان واقعات حاضرہ پر نظر کرتے ہوئے ہم نے ہزاروں روپیہ صرف کرکے آئمہ علیہم السلام کی سوانح عمریاں زیور طبع سے آراستہ کرکے ملک اور قوم کی خدمت میں پیش کیں لیکن ان کی جلدیں کثیر تعداد میں طاق نسیاں کی نذر ہورہی ہیں اور قوم کی ناقدری کی یہ حالت ہے کہ طرحدار لونڈی کی خریداری کو باعث نجات اور جناب امام زین العابدین علیہ السلام کی سوانح عمری پڑھنے کو تضیع اوقات سمجھتے ہیں۔ بہرصورت ہم جناب مولانا مولوی سید مظہر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی کی یہ جدید ترین تصنیف جو ہر حیثیت سے حضرت امام زین العابدینؑ سید الساجدینؑ کی مکمل سوانح عمری ہے محبانِ حسینؑ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور یہ دیکھنے کے لئے چشم براہ ہیں کہ بازار مصطفےٰ میں کون خریدار مرضات الہٰی کا گرانبہا خلعت زیب جسم کرنے کے لئے آگے بڑھتا ہے۔ قیمت عہ

مینیجر مطبع اثنا عشری دہلی